الانوار المحمدیۃ

فی

السیرۃ المصطفویۃ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

قادری کتب خانہ ۰ تحصیل بازار سیالکوٹ

الانوار المحمدیہ

فی

السیرۃ المصطفویہ

حصہ اوّل

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری علیہ الرحمۃ
سجادہ نشین دربارِ عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مؤلفہ

مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر
قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــــ الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ (حصہ اوّل)
تالیف ــــــــــــ مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری کوٹلوی سیالکوٹ
کتابت ــــــــــــ جمیل مرزا، بی اے رنگ پورہ سیالکوٹ
طباعت ــــــــــــ بار دوم
ناشر ــــــــــــ قادری کتب خانہ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

صفحات ــــــــــــ ۳۴۴
تاریخِ اشاعت ــــــــــــ ۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
قیمت ــــــــــــ مجلد

marfat.com

وَصَلَّی اللہ عَلٰے نُورٍ کز و شُد نُور ہا پیدا
زمیں در حُبِ او ساکن فلک در عشق او شیدا

دو چشمِ نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند
دو زلف عنبر ینش را کہ واللیل اذا یغشٰے

اگر نامِ محمّد را نیاورد ے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرقِ نجینا

زسر سینہ اش جامی الم نشرح لک بر خواں
زمعراجش چہ می پُرسی کہ سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسرٰی

(علامہ جامی علیہ الرحمۃ)

نگین ختم رسالت محمّد عربی
شفیعِ روزِ قیامت محمّد مُختار

اگر نہ واسطۂ روئے و موئے او بُوے
خدائے خلق نہ گفتے قسم بہ لیل و نہار

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

اِنتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پُرنور، نورٌ علیٰ نور، شافعِ یوم النشور، رسولِ مکرم، شفیعِ معظم، نورِ مجسم، سیّدِ مرسلاں، شفیعِ عاصیاں، نبیِ غیب داں، وسیلۂ بیکساں، سیّاحِ لامکاں، مالکِ کون ومکاں، محبوبِ ربِ دوجہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین، رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوبِ کردگار، سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، منبعِ کمالات، مختارِ کائنات، خلاصۂ موجودات، حبیبِ کبریا، مالکِ ہر دوسرا، شافعِ روزِ جزا، رازدارِ ربِ العلا، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کی بارگاہِ بیکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ
بروز جمعرات

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ
سیالکوٹ

marfat.com

فہرست

۱۔ ماخذِ کتاب ۹

۲۔ دعوتِ غور و فکر ۱۷

۳ مقصودِ تالیف ۱۹

۴۔ حرفِ آغاز ۲۴

۵۔ مدنی تاجدار ۳۱

۶۔ خُطبہ ۳۶

۷۔ قد جاءکم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ استند مفسرین سے تفسیر ۳۷

۸۔ قد جاءکم من اللہ نور کی وہابیوں دیوبندیوں کے دس مفسرین سے تفسیر ۴۵

۹۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ آیتہ کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر ۵۱

۱۰۔ سراجاً منیراً کی اکابرین سے تشریح۔ ۵۵

۱۱۔ سراجاً منیراً کی دیوبندیوں اور وہابیوں سے تشریح ۵۶

۱۲۔ نورِ مصطفوی کے متعلق نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۴ کا عقیدہ۔

۱۳۔ سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۶۶

۱۴۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ۔ ۶۹

۱۵۔ سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ ۷۱

۱۶۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۷۲

۱۷۔ اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۷۴

۱۸۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۷۵

۱۹۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۷۶

۲۰۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۷۷

۲۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ۔ ۷۸

۲۲۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۷۹

۲۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۰

۲۴۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۲

۲۵۔ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۳

۲۶۔ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۴

۲۷۔ سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ کا عقیدہ۔ ۸۴

۲۸۔ سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۵

۲۹۔ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۵

۳۰۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۷

۳۱۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۸

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن زبعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۸

۳۳۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۹

۳۴۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۸۹

۳۵۔ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ۔ ۹۰

۳۶۔ مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ۔ ۹۱

۳۷۔ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ۔ ۹۱

۳۸۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ۔ ۹۲

۳۹۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۴

۴۰۔ سیدہ اُمِّ عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۵

۴۱۔ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۶

۴۲۔ ہمدانی صحابیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۷

۴۳۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۸

۴۴۔ سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۹۹

۴۵۔ سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ۔ ۱۰۰

marfat.com

۴۶۔ حضرت ہند بنت اثاثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۔ ۱۰۱
۴۷۔ مفسرین، محدثین اور سلف صالحین کا عقیدہ ۔ ۱۰۴
۴۸۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۔ ۱۰۴
۴۹۔ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۔ ۱۰۷
۵۰۔ حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ ۔ ۱۰۸
۵۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۱۰
۵۲۔ امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۱۱
۵۳۔ علامہ نیشا پوری اور قسطلانی کا عقیدہ ۔ ۱۱۲
۵۴۔ امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۱۳
۵۵۔ علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجدد الف ثانی کا عقیدہ ۔ ۱۱۴
۵۶۔ علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۱۵
۵۷۔ امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ ۔ ۱۱۶
۵۸۔ علامہ جلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ ۔ ۱۱۶
۵۹۔ شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۱۸
۶۰۔ شیخ احمد بدوی، احمد بغدادی اور ملا علی قاری کا عقیدہ ۔ ۱۱۸
۶۱۔ علامہ سہیلی، قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ ۔ ۱۲۰
۶۲۔ سید عبدالرحمٰن العیدروس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ ۔ ۱۲۱
۶۳۔ علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ ۔ ۱۲۲
۶۴۔ علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۳
۶۵۔ علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۴
۶۶۔ شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۴
۶۷۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۵
۶۸۔ علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۶
۶۹۔ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۱۲۸
۷۰۔ علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۸
۷۱۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۱۲۸
۷۲۔ علامہ عبدالرحمٰن جامی، فریدالدین عطار اور محمد غزیرم کا عقیدہ ۔ ۱۲۸
۷۳۔ شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۲۹
۷۴۔ شاہ ولی اللہ کا عقیدہ ۔ ۱۳۱
۷۵۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۳۳
۷۶۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۳۷
۷۷۔ ۱۳۱ اکابرین وہابیہ اور دیابنہ کا عقیدہ ۔ ۱۳۹
۷۸۔ ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات ۔ ۱۶۳
۷۹۔ تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول ۔ ۱۷۰
۸۰۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا ۔ ۱۷۲
۸۱۔ حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ۱۷۳
۸۲۔ اول ما خلق اللہ نوری ۱۷۴
۸۳۔ اصل کائنات حضور ہیں ۔ ۱۷۵
۸۴۔ من نورہٖ کا مطلب ۔ ۱۸۱
۸۵۔ جبریل امین کی عمر ۱۸۲
۸۶۔ حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں ۔ ۱۸۳
۸۷۔ لولاک لما خلقت الافلاک ۱۸۵
۸۸۔ پیشانی آدم میں نور محمدی ۱۸۷
۸۹۔ نور محمدی کی تسبیح کی آواز ۱۸۸
۹۰۔ حضرت حوا کی پیدائش اور مہر ۱۸۹
۹۱۔ حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک ۱۹۰
۹۲۔ پیشانی شیث میں نور محمدی اور عہد نامہ کا تذکرہ ۱۹۱
۹۳۔ زوجہ شیث کو مبارک اور انوش سے عہد نامہ ۱۹۲
۹۴۔ انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا ۔ ۱۹۲
۹۵۔ مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ ۱۹۵
۹۶۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ ۔ ۱۹۷
۹۷۔ نور محمدی کی برتری اور عظمت ۱۹۹
۹۸۔ ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ۲۰۰
۹۹۔ دعائے خلیل اور نوید مسیحا ۔ ۲۰۱

marfat.com

۱۰۰۔ کتبِ سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۰۳

۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے ان کے وسیلہ سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔ ۲۰۸

۱۰۲۔ وَکَانُوا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور وہابی مولویوں کی کتب سے تفسیر۔ ۲۰۹

۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی ۲۱۵

۱۰۴۔ ہجرتِ مصطفیٰ کا تذکرہ۔ ۲۱۸

۱۰۵۔ بنی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا تذکرہ۔ ۲۱۹

۱۰۶۔ حضور پرنور کی تشریف آوری کا انتظار ۲۲۱

۱۰۷۔ شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار ۲۲۱

۱۰۸۔ ۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔ ۲۲۴

۱۰۹۔ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا ۲۲۵

۱۱۰۔ تورات میں سیرتِ مصطفیٰ ۲۲۶

۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا اور ذکرِ رسول کرنا ۲۲۷

۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔ ۲۳۱

۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب ۲۳۲

۱۱۴۔ وَاللّٰہِ اَنَا ذَالِکَ النُّوْرُ ۲۳۳

۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ ۲۳۵

۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات ۲۳۶

۱۱۷۔ اسمِ محمد کو چومنے کی برکت۔ ۲۳۸

۱۱۸۔ اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام ۲۳۹

۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نورِ محمدی کو کوئی بجھا نہیں سکتا۔ ۲۴۰

۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ ۲۴۱

۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی پھوپھی کا بیان ۲۴۲

۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ ۲۴۳

۱۲۳۔ حضرت حسان بن ثابت کا بیان ۲۴۴

۱۲۴۔ حضرت عبدالمطلب کا خواب ۲۴۵

۱۲۵۔ اہلِ کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی ۲۴۶

۱۲۶۔ اُمتِ محمدیہ کی شان ۲۴۷

۱۲۷۔ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان ۲۴۸

۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام ۲۴۹

۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔ ۲۴۹

۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۵۲

۱۳۱۔ نور کی گواہی ۲۵۵

۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی ۲۵۵

۱۳۳۔ دُنیا کا سردار ۲۵۶

۱۳۴۔ شانِ مصطفوی کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار ۲۵۸

۱۳۵۔ مقوقس شاہِ مصر کا بیان ۲۶۱

۱۳۶۔ سطیح نامی کاہن کا بیان ۲۶۱

۱۳۷۔ رسالتِ مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔ ۲۶۲

۱۳۸۔ آلِ غالب کے لیے دُعا۔ ۲۶۳

۱۳۹۔ شاہِ ہرقل کے پاس تصویر ۲۶۴

۱۴۰۔ حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان ۲۶۷

۱۴۱۔ شاہِ حبش اور حضرت عبدالمطلب ۲۷۰

۱۴۲۔ اُمیہ بن الصلت کا واقعہ ۲۷۲

۱۴۳۔ حضرت جارود بن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں ۲۷۳

۱۴۴۔ ورقہ بن نوفل کی شہادت ۲۷۴

۱۴۵۔ حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا ۲۷۵

۱۴۶۔ احمدِ مجتبیٰ کی آمد ۲۸۰

marfat.com

۱۴۷۔ انجیل برناباس کے حوالہ جات ۲۸۱
۱۴۸۔ نبیوں کا سرتاج ۲۸۱
۱۴۹۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ ۲۸۲
۱۵۰۔ آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسمِ محمد لکھا جانا۔ ۲۸۲
۱۵۱۔ مالک و مختار، حضور کی آمد کی خواہش ۲۸۳
۱۵۲۔ شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی ۲۸۴
۱۵۳۔ باعثِ تخلیقِ کائنات، نبی کریم کے صدقے میں برکت۔ ۲۸۵
۱۵۴۔ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۸۶
۱۵۵۔ قیامت کو شانِ محبوبی ۲۸۷
۱۵۶۔ مقامِ محمود، شفاعتِ کبریٰ ۲۸۹
۱۵۷۔ رسولوں کی گواہی ۲۹۰
۱۵۸۔ انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی ۲۹۲
۱۵۹۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو ۲۹۳
۱۶۰۔ بادل کا سایہ کرنا ۲۹۳
۱۶۱۔ چاند کا کلام کرنا ۲۹۴
۱۶۲۔ مبارکبادی کی لہر، رحمۃ للعالمین ۲۹۵
۱۶۳۔ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۸
۱۶۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۹۸
۱۶۵۔ دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔ ۳۰۰
۱۶۶۔ زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ ۳۰۱
۱۶۷۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی۔ ۳۰۲
۱۶۸۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا ۳۰۵
۱۶۹۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکرِ خاتم الانبیاء۔ ۳۰۶
۱۷۰۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ ۳۰۷
۱۷۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۳۰۷
۱۷۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۰۸
۱۷۳۔ حضرت ذکریا علیہ السلام ۳۱۰
۱۷۴۔ حضرت ارمیاء و سلیمان علیہما السلام ۳۱۱
۱۷۵۔ حضرت شعیا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی ۳۱۳
۱۷۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام ۳۱۴
۱۷۷۔ حضرت حبقوق حضرت دانیال علیہما السلام ۳۱۵
۱۷۸۔ بتوں اور جنوں کی گواہی ۳۱۷
۱۷۹۔ سواع نامی بت کی گواہی ۳۱۷
۱۸۰۔ غسان عامری کا ایمان لانا ۳۱۸
۱۸۱۔ ضمار نامی بت کی گواہی ۳۱۹
۱۸۲۔ درختوں اور پتھروں کی گواہی
۱۸۳۔ درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی کا مسلمان ہونا۔ ۳۲۷
۱۸۴۔ سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا ۳۳۷
۱۸۵۔ کیکر کے درخت کی گواہی ۳۳۸
۱۸۶۔ درخت کا صدیقِ اکبر کو پہلا مسلمان ہونے کی بشارت دینا ۳۳۹
۱۸۷۔ کھجور کے گچھے کی گواہی ۳۳۹
۱۸۸۔ درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا ۳۴۰
۱۸۹۔ در و دیوار کا آمین کہنا ۳۴۱
۱۹۰۔ غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا ۳۴۱
۱۹۱۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر ۳۴۲
۱۹۲۔ کتابوں کے اشتہار ۳۴۳

marfat.com

ماخذِ کتاب

١۔ قرآنِ پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

٢۔ تفسیرِ کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ

٣۔ تفسیر ابو السعود از امام ابو السعود علیہ الرحمۃ

۴۔ تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

۵۔ تفسیر در منثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

۶۔ تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ

٧۔ تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ

٨۔ تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ

٩۔ تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ

١٠۔ تفسیر عرائس البیان از

١١۔ تفسیر ابنِ جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ

١٢۔ تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شربینی علیہ الرحمۃ

١٣۔ تفسیر مدارک از امام عبد اللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ

١۴۔ تفسیر ابنِ عباس از سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

١۵۔ تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بغوی علیہ الرحمۃ

١۶۔ تفسیر بیضاوی از امام عبد الرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ

١٧۔ تفسیر صاوی از امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ

١٨۔ تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ

١٩۔ تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ

٢٠۔ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ

٢١۔ تفسیر فتح العزیز از شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

٢٢۔ تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ

٢٣۔ تفسیرِ جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

٢۴۔ تفسیر محاسن التاویل از محمد جمال الدین قاسمی

٢۵۔ تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

وہابی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

٢۶۔ تفسیر ثنائی از ثناء اللہ امرتسری

٢٧۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن از ثناء اللہ امرتسری

٢٨۔ تفسیر محمدی از حافظ محمد آف لکھوکے

٢٩۔ تفسیر فتح القدیر از قاضی محمد بن علی شوکانی

٣٠۔ تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

٣١۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی

٣٢۔ تبویب القرآن از وحید الزماں

٣٣۔ تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی

٣۴۔ معارف القرآن از ادریس کاندھلوی

٣۵۔ معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

٣۶۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ

٣٧۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ

٣٨۔ جامع ترمذی از امام ابو عیسےٰ محمد بن عیسےٰ ترمذی علیہ الرحمۃ

٣٩۔ ابنِ ماجہ از امام ابو عبد اللہ محمد علیہ الرحمۃ

۴٠۔ مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خاں علیہ الرحمۃ

۴١۔ فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۴٢۔ طبرانی شریف از امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ

۴٣۔ مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمۃ

۴۴۔ سنن دارمی از امام عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

marfat.com

۴۵۔ سُننِ نسائی از امام احمد بن شعیب النسائی علیہ الرحمۃ
۴۶۔ اشعۃ اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۴۷۔ مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ
۴۸۔ مستدرک از امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
۴۹۔ تلخیص المستدرک از علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد ذہبی
۵۰۔ ابوداؤد طیالسی از علامہ سلیمان بن داؤد طیالسی علیہ الرحمۃ
۵۱۔ سُننِ ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمۃ
۵۲۔ مصنف عبدالرزاق از امام عبدالرزاق محدث علیہ الرحمۃ
۵۳۔ منتخب الصحیحین از امام یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ
۵۴۔ بہجۃ النفوس از امام ابومحمد عبداللہ بن ابوجمرہ علیہ الرحمۃ
۵۵۔ عمدۃ القاری از امام بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ
۵۶۔ ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

اکابر محدثین اور اہلِ سیر محققین کی مستند کُتب

۵۷۔ تاریخ کبیر از امام محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ الرحمۃ
۵۸۔ مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ
۵۹۔ زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی علیہ الرحمۃ
۶۰۔ حلیۃ الاولیاء از امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی علیہ الرحمۃ
۶۱۔ دلائل النبوۃ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۲۔ خصائص الکبریٰ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
۶۳۔ انیس الجلیس از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۴۔ مسالک الحنفاء از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۵۔ مقامات السندسیہ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۶۔ الدرج المنیفہ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۷۔ التعظیم و المنۃ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۸۔ نظم العقیان از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۶۹۔ دلائل النبوت از امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمۃ

۷۰۔ کتاب الوفا از امام عبدالرحمٰن بن جوزی علیہ الرحمۃ
۷۱۔ تلبیسِ ابلیس از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۲۔ بیان میلاد النبوی از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۳۔ جواہر البحار از علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ
۷۴۔ حجۃ اللہ العالمین از علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ
۷۵۔ شواہد الحق از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۶۔ جامع کرامات الاولیاء از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۷۔ انوار المحمدیہ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۸۔ طیب الغراء 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۷۹۔ الدلالات الواضحات از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۰۔ افضل الصلوٰۃ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۱۔ وسائل الوصول از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۲۔ شفاء شریف از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۳۔ نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ
۸۴۔ شرح شفاء از ملا علی قاری علیہ الرحمۃ
۸۵۔ جمع الوسائل از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۶۔ موضوعات کبیر از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۷۔ شرح قصیدہ امالی از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۸۸۔ کتاب الموفق از امام موفق بن احمد مکی علیہ الرحمۃ
۸۹۔ وفاء الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ
۹۰۔ اعلام النبوۃ از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمۃ
۹۱۔ شرح الطحاویہ از صدر الدین علی۔
۹۲۔ نزہۃ المجالس از علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ
۹۳۔ القول البدیع از علامہ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی علیہ الرحمۃ
۹۴۔ مقاصد الحسنہ از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۹۵۔ الضوء اللامع از 〃 〃 〃 〃 〃 〃
۹۶۔ طبقات ابنِ سعد از

marfat.com

۹۷۔ سیرت حلبیہ از علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ

۹۸۔ فتاویٰ حدیثیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۹۹۔ شرح قصیدہ ہمزیہ از علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ

۱۰۰۔ مجمع الزوائد از ″ ″ ″ ″ ″

۱۰۱۔ بستان العارفین از فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

۱۰۲۔ عمدۃ التحقیق از علامہ ابراہیم مالکی علیہ الرحمۃ

۱۰۳۔ الابریز از امام احمد بن مبارک سلجماسی علیہ الرحمۃ

۱۰۴۔ طبقات الکبریٰ از امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ

۱۰۵۔ میزان الکبریٰ از ″ ″ ″ ″

۱۰۶۔ روض الانف از علامہ عبد الرحمٰن سہیلی علیہ الرحمۃ

۱۰۷۔ دلائل الخیرات از علامہ عبد الرحمٰن جزولی علیہ الرحمۃ

۱۰۸۔ مطالعہ المسرات از علامہ محمد المہدی بن احمد فاسی علیہ الرحمۃ

۱۰۹۔ سیرت النبویہ از علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ

۱۱۰۔ موطا امام محمد از امام محمد علیہ الرحمۃ

۱۱۱۔ قصص الانبیاء از علامہ عبد الواحد علیہ الرحمۃ

۱۱۲۔ شواہد النبوت از علامہ عبد الرحمٰن جامی

۱۱۳۔ کلیات جامی از ″ ″ ″

۱۱۴۔ مکتوبات شریف از شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ

۱۱۵۔ مولد النبی از امام برزنجی علیہ الرحمۃ

۱۱۶۔ مفردات از امام راغب اصفہانی علیہ الرحمۃ

۱۱۷۔ قصیدہ بردہ شریف از علامہ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ

۱۱۸۔ قصیدۃ النعمان از امام نعمان بن ثابت علیہ الرحمۃ

۱۱۹۔ مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ

۱۲۰۔ دقائق الاخبار از امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ

۱۲۱۔ شجرۃ الاولیاء از امام محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ۔

۱۲۲۔ اسعاف الراغبین از شیخ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ

۱۲۳۔ زیلعی از امام زیلعی علیہ الرحمۃ

۱۲۴۔ ریاض النضرہ از امام ابو جعفر احمد علیہ الرحمۃ

۱۲۵۔ الاستیعاب از امام ابن عبد البر علیہ الرحمۃ

۱۲۶۔ شمائل ترمذی از علامہ محمد بن عیسےٰ ترمذی علیہ الرحمۃ

۱۲۷۔ شرح شمائل محمدیہ از علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ

۱۲۸۔ معارج النبوت از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ

۱۲۹۔ تقریب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۱۳۰۔ تہذیب التہذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۱۳۱۔ اصابہ از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۱۳۲۔ دیوان حسان از

۱۳۳۔ تذکرۃ الحفاظ از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی

۱۳۴۔ میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ

۱۳۵۔ قصص الانبیاء از علامہ عبد الواحد علیہ الرحمۃ

۱۳۶۔ لسان العرب از علامہ ابو الفضل محمد بن مکرم الانصاری

۱۳۷۔ نخبۃ اللآلی از علامہ محمد بن سلیمان حلبی علیہ الرحمۃ

۱۳۸۔ تاریخ ابن ہشام از علامہ ابن ہشام المعافری علیہ الرحمۃ

۱۳۹۔ سیرت ابن ہشام از ″ ″ ″ ″ ″

۱۴۰۔ الملل والنحل از علامہ عبد الکریم شہرستانی علیہ الرحمۃ

۱۴۱۔ احادیث المنتقاۃ از علامہ عبد اللہ بن محمد الغماری علیہ الرحمۃ

۱۴۲۔ تاریخ طبری از علامہ محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ

۱۴۳۔ الانوار مصباح السرور والافکار از علامہ احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ

۱۴۴۔ بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ

۱۴۵۔ النوافح العطریہ از علامہ محمد عنبریم علیہ الرحمۃ

۱۴۶۔ عصیدۃ الشہدہ از علامہ عمر بن احمد خرپوتی علیہ الرحمۃ

۱۴۷۔ شرح بردہ از علامہ محمد بن مصطفیٰ الشیخ زادہ علیہ الرحمۃ

۱۴۸۔ مدارج النبوت از شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

۱۴۹۔ جذب القلوب از ″ ″ ″ ″

۱۵۰۔ ماثبت من السنۃ از ″ ″ ″ ″ ″

marfat.com

۱۵۱- انفاس رحیمیہ از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۱۵۲- انتباہ فی سلاسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۱۵۳- اطیب النغم از " " " " " " " "
۱۵۴- ہمعات از " " " " " " " "
۱۵۵- قرۃ العینین از " " " " " " " "
۱۵۶- تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
۱۵۷- بستان المحدثین از " " " " "
۱۵۸- اسنی المطالب از شیخ محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ
۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
۱۶۰- مثنوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
۱۶۱- نالۂ امداد غریب از " " " " " "
۱۶۲- جہاد اکبر از " " " " " "
۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ
۱۶۴- ارمغان حجاز از " " " "
۱۶۵- اسرار و رموز از " " " "
۱۶۶- اقبال نامہ
۱۶۷- سیف الملوک از میاں محمد جہلمی علیہ الرحمۃ
۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی
۱۶۹- الفوائد البہیہ از " " " "
۱۷۰- حجۃ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی
۱۷۱- رد المختار از
۱۷۲- تنویر القلوب از
۱۷۳- ختم النبوۃ از علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ
۱۷۴- صلوٰۃ الصفا از " " " " " "
۱۷۵- حدائق بخشش از " " " " " "
۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
۱۷۷- تاریخ الخمیس
۱۷۸- حدیقہ ندیہ
۱۷۹- موارد الصنیہ
۱۸۰- خیر المؤانس
۱۸۱- فوائد جلیبیہ
۱۸۲- انسان کامل
۱۸۳- التوسل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

دیوبندی اور وہابی اکابرین کی کتب

۱۸۴- الجواب الصحیح از ابن تیمیہ
۱۸۵- اعلام الموقعین از ابن قیم
۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم
۱۸۷- زاد المعاد از " "
۱۸۸- بدائع الفوائد از " "
۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہم
۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قتیل
۱۹۱- منصب امامت از " " "
۱۹۲- نفح الطیب از نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی
۱۹۳- ہدیۃ السائل از " " " " "
۱۹۴- خطیرۃ القدس از " " " " " "
۱۹۵- آثار القیامہ از " " " " " " "
۱۹۶- المقالۃ الفصیحۃ از " " " " " "
۱۹۷- اتحاف النبلاء از " " " " " "
۱۹۸- افاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی
۱۹۹- ارواح ثلاثہ از " " "
۲۰۰- حسن العزیز از " " "
۲۰۱- قصص الاکابر از " " "
۲۰۲- نشر الطیب از " " "

marfat.com

۲۰۳۔ اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی
۲۰۴۔ بہشتی زیور از 〃 〃 〃
۲۰۵۔ شیخ الصدور از 〃 〃 〃
۲۰۶۔ التذکیر از 〃 〃 〃
۲۰۷۔ النور از 〃 〃 〃
۲۰۸۔ جمال الاولیاء از 〃 〃 〃
۲۰۹۔ کلید مثنوی از 〃 〃 〃
۲۱۰۔ دعوات عبدیت از 〃 〃 〃
۲۱۱۔ شکر النعمہ از 〃 〃 〃
۲۱۲۔ امداد المشتاق از 〃 〃 〃
۲۱۳۔ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
۲۱۴۔ قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی
۲۱۵۔ تحذیر الناس از 〃 〃
۲۱۶۔ معیار الحق از میاں بدر الدین دہلوی
۲۱۷۔ البدر الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
۲۱۸۔ سیرت النبی از شبلی نعمانی
۲۱۹۔ ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی
۲۲۰۔ التوسل از مشتاق احمد دیوبندی
۲۲۱۔ براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی
۲۲۲۔ خطبات مدراس از سلیمان ندوی
۲۲۳۔ شیم الحبیب از مفتی الٰہی بخش کاندھلوی
۲۲۴۔ اکمال الشیم از عبد اللہ گنگوہی
۲۲۵۔ دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں صدیقی
۲۲۶۔ سیرت المصطفیٰ از ادریس کاندھلوی
۲۲۷۔ عقائد الاسلام از 〃 〃
۲۲۸۔ مقدمہ مقامات حریری از ادریس کاندھلوی
۲۲۹۔ بشائر النبیین از 〃 〃

۲۳۰۔ آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
۲۳۱۔ راہ سنت از سرفراز گکھڑوی
۲۳۲۔ تبرید النواظر از 〃 〃
۲۳۳۔ تبلیغ الاسلام از 〃 〃 〃
۲۳۴۔ سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچوی
۲۳۵۔ میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
۲۳۶۔ معارف مثنوی از محمد اختر دیوبندی
۲۳۷۔ حیات اشرف از غلام محمد
۲۳۸۔ رحمۃ للعالمین از عابد میاں
۲۳۹۔ اسلام از عاشق الٰہی میرٹھی
۲۴۰۔ تذکرۃ الخلیل از 〃 〃 〃
۲۴۱۔ عقیدۃ الاسلام از انور شاہ کاشمیری
۲۴۲۔ امداد السلوک از رشید گنگوہی
۲۴۳۔ بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
۲۴۴۔ عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
۲۴۵۔ عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
۲۴۶۔ المہند از حسین احمد مدنی
۲۴۷۔ شہاب الثاقب از 〃 〃 〃
۲۴۸۔ مجموعہ کمالات عزیزی از
۲۴۹۔ فضائل درود شریف از ذکریا سہارنپوری
۲۵۰۔ شمع توحید از ثناء اللہ امرتسری
۲۵۱۔ ترک اسلام از 〃 〃
۲۵۲۔ مظالم روپڑی از 〃 〃 〃
۲۵۳۔ رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصورپوری
۲۵۴۔ سید البشر از 〃 〃 〃
۲۵۵۔ شرح اسماء الحسنیٰ از 〃 〃 〃
۲۵۶۔ الصلوٰۃ والسلام از 〃 〃 〃

marfat.com

۲۵۷۔ الجمال والکمال از قاضی سلیمان منصور پوری
۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی
۲۵۹۔ خطبات سلیمان از " "
۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سندھو بلوکی
۲۶۱۔ ہندوستان میں اہلحدیث کی خدمات از ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی
۲۶۲۔ تراجم اہلحدیث ہند از " " " "
۲۶۳۔ نقوش ابوالوفا از " " " "
۲۶۴۔ حیات النبی از اسماعیل سلفی گوجرانوالہ
۲۶۵۔ فضائل مصطفیٰ از نور حسین گرجاکھی
۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد صمصام
۲۶۷۔ تعلیمات محمدیہ از ملک حسن علی جامعی
۲۶۸۔ حیات وحید الزماں از عبدالحلیم شرر
۲۶۹۔ مسدس حالی از الطاف حسین حالی
۲۷۰۔ تاریخ اہلحدیث از ابراہیم میر سیالکوٹی
۲۷۱۔ سراجاً منیرا از " " "
۲۷۲۔ احیاء المیت از " " "
۲۷۳۔ واضح البیان از " " "
۲۷۴۔ علمائے اسلام از " " "
۲۷۵۔ بشارات محمدیہ از " " "

وہابیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی
۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی
۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثناء اللہ امرتسری
۲۸۰۔ فتاویٰ اہلحدیث از عبداللہ روپڑی
۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں، سکھوں، مرزائیوں اور عیسائیوں کی کتب

۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
۲۸۳۔ میثاق النبیین از عبدالحق ودیارتھی
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی لکشمن
۲۸۵۔ رسول عربی از پروفیسر جی ایس
۲۸۶۔ اتھروید از سام
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی صحائف کتب

۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
۲۸۹۔ انجیل برنباس
۲۹۰۔ تورات استثنار
۲۹۱۔ زبور
۲۹۲۔ یسعیاہ
۲۹۳۔ سفر پیدائش
۲۹۴۔ ملاکی
۲۹۵۔ مکاشفہ
۲۹۶۔ اکرنتھیوں
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار اہلحدیث امرتسر

۲۹۸۔ اہلحدیث امرتسر ۱۴؍دسمبر ۱۹۳۶ء
۲۹۹۔ " " ۱۲؍فروری ۱۹۳۷ء
۳۰۰۔ " " ۲۱؍اپریل ۱۹۳۷ء

marfat.com

۳۰۱- اہلحدیث امرتسر ۳؍ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲- 〃 〃 ۷؍اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳- 〃 〃 ۴؍فروری ۱۹۱۶ء
۳۰۴- 〃 〃 ۱۷؍جنوری ۱۹۴۱ء
۳۰۵- 〃 〃 ۴؍اکتوبر ۱۹۴۰ء
۳۰۶- 〃 〃 ۱۲؍جون ۱۹۱۴ء
۳۰۷- 〃 〃 یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸- 〃 〃 ۲۵؍فروری ۱۹۴۲ء
۳۰۹- 〃 〃 ۳۰؍مئی ۱۹۴۱ء
۳۱۰- 〃 〃 ۱۲؍فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱- 〃 〃 ۵؍نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۲- 〃 〃 یکم اگست ۱۹۴۱ء
۳۱۳- 〃 〃 ۱۹۳۱ء
۳۱۴- 〃 〃 نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۵- 〃 〃 ۱۰؍مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶- 〃 〃 ۲۴؍اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷- 〃 〃 ۲۶؍جون ۱۹۳۹ء
۳۱۸- 〃 〃 یکم اگست ۱۹۱۳ء
۳۱۹- 〃 〃 ۲۵؍مارچ ۱۹۳۶ء
۳۲۰- 〃 〃 ۱۲؍جنوری ۱۹۱۴ء
۳۲۱- 〃 〃 ۲۹؍جون ۱۹۴۰ء
۳۲۲- 〃 〃 ۳۰؍جولائی ۱۹۴۳ء
۳۲۳- 〃 〃 ۲۹؍اگست ۱۹۰۸ء
۳۲۴- 〃 〃 ۳؍جولائی ۱۹۱۳ء
۳۲۵- 〃 〃 ۵؍دسمبر ۱۹۳۶ء
۳۲۶- 〃 〃 ۲۰؍جون ۱۹۱۳ء
۳۲۷- 〃 〃 ۵؍ستمبر ۱۹۱۳ء

۳۲۸- اہلحدیث امرتسر ۲۸؍فروری ۱۹۴۳ء
۳۲۹- 〃 〃 یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰- 〃 〃 ۱۰؍اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱- 〃 〃 ۱۶؍اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲- 〃 〃 ۳۰؍جولائی ۱۹۴۴ء
۳۳۳- 〃 〃 ۱۴؍مئی ۱۹۴۳ء
۳۳۴- 〃 〃 ۱۳؍مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵- 〃 〃 ۲۱؍جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶- 〃 〃 ۷؍جون ۱۹۴۰ء
۳۳۷- 〃 〃 ۲۱؍جون ۱۹۴۰ء
۳۳۸- 〃 〃 ۲۹؍ستمبر ۱۹۴۱ء
۳۳۹- 〃 〃 ۶؍جون ۱۹۴۱ء
۳۴۰- 〃 〃 ۲۹؍جنوری ۱۹۴۳ء
۳۴۱- 〃 〃 ۳۰؍جون ۱۹۴۳ء
۳۴۲- 〃 〃 ۵؍فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳- 〃 〃 ۲۹؍اپریل ۱۹۳۶ء
۳۴۴- 〃 〃 ۹؍مئی ۱۹۳۹ء
۳۴۵- 〃 〃 ۵؍اکتوبر ۱۹۱۳ء

اخبار الاعتصام

۳۴۶- الاعتصام ۳؍فروری [illegible]
۳۴۷- 〃 [illegible]؍ستمبر [illegible]
۳۴۸- 〃 ۵؍جولائی [illegible]
۳۴۹- 〃 [illegible]
۳۵۰- 〃 [illegible]
۳۵۱- 〃 [illegible]؍دسمبر [illegible]
۳۵۲- 〃 [illegible]؍اگست [illegible]

marfat.com

۳۵۳۔ الاعتصام ۱۵ر جنوری ۱۹۷۱ء
۳۵۴۔ 〃 ۲۵ر اکتوبر ۱۹۵۷ء
۳۵۵۔ 〃 ۲۰ر جنوری ۱۹۵۶ء
۳۵۶۔ 〃 ۱۵ر فروری ۱۹۵۷ء
۳۵۷۔ 〃 ۳۰ر جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۸۔ 〃 ۸ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۳۵۹۔ 〃 یکم جولائی ۱۹۶۰ء
۳۶۰۔ 〃 ۱۴ر ستمبر ۱۹۵۶ء
۳۶۱۔ 〃 ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۳۶۲۔ 〃 یکم مارچ ۱۹۵۷ء
۳۶۳۔ 〃 ۷ر دسمبر ۱۹۵۶ء
۳۶۴۔ 〃 ۲۲ر جون ۱۹۵۶ء
۳۶۵۔ 〃 ۱۹ر اپریل ۱۹۷۴ء
۳۶۶۔ 〃 ۲۰ر فروری ۱۹۵۹ء
۳۶۷۔ 〃 ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۹ء
۳۶۸۔ 〃 ۳ر جون ۱۹۵۵ء
۳۶۹۔ 〃 ۱۹ر مارچ ۱۹۵۹ء
۳۷۰۔ 〃 ۲۹ر فروری ۱۹۵۲ء
۳۷۱۔ 〃 ۱۲ر اپریل ۱۹۷۴ء
۳۷۲۔ 〃 ۱۲ر جولائی ۱۹۵۷ء
۳۷۳۔ 〃 ۲۷ر جنوری ۱۹۵۶ء
۳۷۴۔ 〃 جون ۱۹۵۹ء

الارشاد جدید کراچی

۳۷۵۔ الارشاد جدید ۱۶ر مئی ۱۹۵۷ء
۳۷۶۔ 〃 〃 یکم مئی ۱۹۵۹ء

اخبار محمدی دہلی

۳۷۷۔ اخبارِ محمدی دہلی از ۱۵ر مئی ۱۹۴۲ء
۳۷۸۔ 〃 〃 〃 〃 ۱۵ر جولائی ۱۹۴۲ء
۳۷۹۔ 〃 〃 〃 〃 ۱۵ر مارچ ۱۹۴۲ء
۳۸۰۔ 〃 〃 〃 یکم ستمبر ۱۹۳۸ء
۳۸۱۔ 〃 〃 〃 یکم مئی ۱۹۴۲ء
۳۸۲۔ 〃 〃 〃 ۲۵ر مارچ ۱۹۴۲ء
۳۸۳۔ 〃 〃 〃 یکم جنوری ۱۹۴۲ء

دیگر ماہنامے اور ہفت روزہ رسائل

۳۸۴۔ خدام الدین لاہور ۱۱ر اپریل ۱۹۵۸ء
۳۸۵۔ ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۷۱ء
۳۸۶۔ تنظیم اہلحدیث روپڑ ۲۹ر فروری ۱۹۳۵ء
۳۸۷۔ سوادِ اعظم مرادآباد ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ
۳۸۸۔ الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء
۳۸۹۔ تنظیم اہلحدیث لاہور ۱۳ر نومبر ۱۹۵۹ء
۳۹۰۔ اہلحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء
۳۹۱۔ اہلحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

marfat.com

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلا وجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج فرقہ پرستی ہٹ دھرمی۔ عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیئے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا بھگتنا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و خوض کرے تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں ؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب الانوار المحمدیہ فی السیرۃ المصطفویہ ہے۔ اس کی ترتیب و تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مدِ نظر رکھا ہے کہ حضور پُر نور نورٌ علےٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسلّمہ اکابرین یا جن محدثین، مفسرین اور مؤرخین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مفسرین، محدثین اور مؤرخین مستند ہیں کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

لہٰذا عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجہ پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآنِ پاک، کتب احادیث اور کتب سلف صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

marfat.com

ہی کے اکابرین کی کُتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گردانی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کُتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گردانی کی اور کُتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

تعصّب، عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار تار کرنے کی خاطر اِس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسلّمہ اکابرین اور دیگر متفقہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کُتب کے حوالہ جات معہ صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اپنے پیارے محبوب سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات، منبعِ کمالات، سرکارِ دوعالم، شہنشاہِ عرب و عجم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین

الداعی

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

القول البدیع فی الصّلوٰۃ علی الحبیب الشفیع

علامہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ کی درود شریف کے موضوع پر عربی میں لاجواب تصنیف ہے۔

قیمت مجلد ۲۲ روپے

النعمۃ الکبرٰی علی العالم

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کی میلاد شریف کے موضوع پر بہترین تصنیف ہے۔ جس میں خلفاءِ راشدین سے میلاد شریف کا ثبوت اور فضائل درج ہیں۔ ادارہ نے اس کا ترجمہ کر کے عربی اُردو شائع کر دیا ہے۔

قیمت: ۹ روپے

marfat.com

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مقصودِ تالیف

زیرِ نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں ۔ جو سرورِ کائنات اور مفخرِ موجودات ہیں بلکہ کون و مکاں کا وجود انہیں کی ذاتِ والاصفات سے ہی معرضِ وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی ہستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کجا صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کماحقہٗ نہ بیان کرسکتا ہے اور نہ ہی احاطۂ تحریر میں لاسکتا ہے وُہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِ کریم نے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیان فرمایا ہے ۔ وُہ وجود باجود کس قدر مُبارک ہے ۔ جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کرسکتا ہے جس کی رضا قادرِ مُطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔ جس کے ذکرِ خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خُداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو ۔ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کرسکتا ہے ۔ جس کے لیے ربِ دوجہاں جُملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے ۔ جس کی محبُوبیت کا عالم تو یہ ہو کر ربِ انس و جاں ھُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی فرما کر اپنا تعارف کرائے ۔ اس کے جُود و سخا کا شمار کون کرسکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مُرسلینِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اُسی کے صدقہ میں ملا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کرسکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مُرسلین اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو ۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کرسکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علےٰ نبینا علیہ السلام کی لغزش معاف ہوئی ہو ، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرّے ذرّے کو وجود

marfat.com

حاصل ہو جس کے مقامِ قُرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قُرب مُرسلینَ انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قُرب کا بیان خود خالق کون و مکان جلّ جلالہٗ نے سورۃ النجم میں دَنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مُبارک الفاظ میں فرمایا ہے۔ جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مسلمہ ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی آیۂ کریمہ ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سیّد الملائکہ جس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع و اعلیٰ ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے ربّ ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی فخر ہو۔ اُس کی سیرت کا کائنات بھر میں کماحقہٗ بیان کرنے کا کس کو دعوےٰ ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دُنیا کی خیرات اور بھلائیاں جمع کرنا ہے۔ جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

ان سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسّرین، محدّثین، مورّخین اور اہلِ سیر نے اس ربّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہ عن کل عیوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ بیکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے دامنِ رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات ان کے ذکرِ اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا سرمایہ، عذاب سے بچنے کا وسیلہ، میدانِ محشر کی تپش گرمی اور پیاس سے محفوظ رہنے کا سبب، پُل صراط سے سلامتی سے گزرنے کی ضمانت، قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ ربِ جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی ہیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم میں یہ ہدیہ حقیر بعنایت سیدی، سندی، مرشدی، مربّی، مخدومی، محتشمی، منبع رشد و ہدایت، مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبزادہ محمد شفیع صاحب قادری دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین

marfat.com

آستانہ عالیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور دار و مدار اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی مجرم و ناکارہ سہی　　　اے وُہ کیسا ہی سہی ہے تو کریما تیرا

اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم رؤف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں مَیں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہمکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں

میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی!　　　مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

یہ مُدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہُوئے حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا　　　نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار!

دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہِ مُصطفوی میں فریاد لفظِ ندا سے اس طرح کرتے ہیں۔

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ　　　اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ

دستگیری کیجئے میرے نبی　　　کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی

لَیْسَ لِیْ مَلْجَاءٌ سِوَاكَ اَغِثْ　　　مَسَّنِی الضُّرُّ سَیِّدِیْ سَنَدِیْ

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ　　　فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!

غَشَّنِی الدَّهْرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ　　　کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ

ابنِ عبد اللہ زمانہ ہے خلاف　　　اے میرے مولا خبر لیجئے مری

لَیْسَ لِیْ طَاعَةٌ وَّلَا عَمَلٌ　　　بَیْدَ حُبِّیْكَ فَهُوَ لِیْ عُدَدِیْ

نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس　　　ہے مگر دل میں محبت آپ کی

یَا رَسُوْلَ الْاِلٰهِ بَابُكَ لِیْ　　　مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدِیْ

marfat.com

ابرِ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی ! ! ۔ میں ہوں بس اور آپ کا در - یا رسول اللہ

(نشر الطیب ص۱۶۴ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارفِ رُومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقائے تو جواب ہر سوال ۔ مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ الھادی ص۲۰ ماہ رمضان ۱۳۴۸ھ ، حیوٰۃ المسلمین ص۱۹ ، النخب ص۲۷)

مولوی قاسم نانوتوی ، مولوی رشید احمد گنگوہی ، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرت کے اکابرین میں سے ہیں کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہِ نبوی میں استغاثہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں ۔

جہازِ اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں ۔ بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں بے طرح گردابِ غم میں ناخدا ہو کر ۔ مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم ۔ تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ

(گلزارِ معرفت ص۱۲ مطبوعہ دیوبند)

مُحسن کاکوروی بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں ۔

عاشق کی التجا ہے فنا فی الرسول ہوں ۔ اے بحرِ فیض لے خبر اپنے احباب کی !

(سیرت الرسول ص۱۹)

فقیر کے اسی مُدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین وہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری کی عبارت سے بھی واضح ہو جاتی ہے ۔ یہ القاب اُنھوں نے نبیِٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ ذاتی کی سُرخی دے کر لکھے ہیں ۔

غریبوں کا مُحب ، مسکین کا ساتھی ، شاہوں کا تاج ، آقاؤں کا آقا ، غلاموں کا مُحسن ، یتیموں کا سہارا ، بے آسراؤں کا آسرا ، بے خانماؤں کا ماوا ، دردمندوں کی دوا ، چارہ گروں کا درمند ۔

(سید البشر ص۶۰ ج ۲)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہِ بیکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا میں فریاد

marfat.com

گناں ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے　　اُمت پہ تری آن کے عجب وقت پڑا ہے

(مسدس حالی ص)

سرِدارالوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالک ہر دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نعت شریف "کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے" نمایاں سُرخی سے درج کی ہے۔ جس میں مسلک حق اہلسنت وجماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔

کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے　　منجدھار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا

اے ناخدائے اُمت اب آ نکر ترا دو　　عالم سے ورنہ شاہا مٹتا ہے نام اپنا

(اہلحدیث امرتسر ص۶ ۷ رجولائی ۱۹۱۶ء)

فخرالوہابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی کا لڑکا راسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ

میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منتظر　　اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ

(الاعتصام لاہور ص۱ یکم مارچ ۱۹۵۷ء)

حضور قطب الاقطاب، فرد الافراد، غوث الاغیاث، سید الاسیاد، شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوث الاعظم، غوث العالمین، شہنشاہ بغداد سیدنا شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی الجعفری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کے وسیلہ سے اللہ کریم جل جلالہٗ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں اور دین و دُنیا کی نعمتوں سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

طالب شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ

خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ

تحصیل بازار سیالکوٹ۔

marfat.com

حرفِ آغاز

اہلِ دُنیا گتھیاں دُنیا کی سُلجھاتے رہیں   اپنا تو بس کام ہے مدح و ثنائے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

حمد بے حد ہے اس خالقِ یکتا کی جس نے ڈوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے آمنہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہا صَلَّی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناخدا بنا کر بھیجا اور رحمۃ للعلمین و خاتم النبیین جیسے مناصبِ جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح انہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام اُس سید ابرار پر جس نے بھولے بھٹکوں کو جادۂ اسلام پر ڈال کر ربّ العلمین کے دربار تک پہنچایا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وُہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وُہ اپنے خالق کو پہچانے، یہ مسئلہ سیدِ کل ختم الرسل حضور سرورِ دوسرا محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء نے حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضور احمدِ مجتبےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدائے پاک را   آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را

اور بقولِ اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔

حمد بے حد مر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم   آں کہ ایماں داد مشتِ خاک را

بات ایک ہی ہے انداز میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دُوسرے میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دُوسرے الفاظ میں "انسانیت" کی توجیہ اسی صُورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے "وجودِ خدا" (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جائے۔ وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادّے کو خدا ٹھہرا لیا اور "شکم" کی تاریک پگڈنڈیوں میں آوارہ ہو کر "جادہ و منزل" سے بے خبر ہو گئے۔ دوسروں نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بنا لیا اور اشرف المخلوقات ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا معبود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتابِ عالمتاب

marfat.com

اُبھرا جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحید و ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجسم رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جلوہ فرمائے گیتی ہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھُل نہ سکا!
وُہ راز اِک کملی والے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں!

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بخشا اور ضابطۂ اخلاق دے کر اُسے انسانیت کے حُسن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھوں سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دُنیا کو دیا پیغامِ سکوں، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے
اُس رحمتِ عالم نے احساں کیا کیا نہ دیا انسانوں کو!!
دستور دیا، منشور دیا، کچھ ساحل دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا۔ دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و فرش کے شہریار، ارض و سما کے تاجدار، حضور احمدِ مختار علیہ التحیۃ والثناء نے انسان کو اس کا اپنا بھی عرفان بخشا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی　　کھُلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور ٹھہرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سمیٹا اور اجنبیوں بیگانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ آج کی تہذیب و سائنس کی چکا چوند تو مغرب سے شروع ہوئی نہیں بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور کائناتِ عالم میں اس کی شعاعیں پھیلیں۔ وہم کی زنجیریں ٹوٹیں اور فکر کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اسی مہربان شہریار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی سرکار کا محتاج ہے۔ تہذیب، تمدن، فلسفہ و منطق، سائنس کی ترقی انسان کے لیے سب سے بڑا کمال نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ حضور ہی کی تعلیم تھی جو صدق، صفائی و حسن

marfat.com

میں جست، زمین کے سینے میں اُترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں مچھلیاں سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اُڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں ہاں چاند پر چڑھنا کمال نہیں۔ چاند کو مسخر کرنا کمال ہے (زیرِ تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقار کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند اشیار کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا! ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی ہے

نتیجہ یہ نکلا کہ

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا!
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دُنیا میں سفر کر نہ سکا!

یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں صرف انسانیت کے خواص اوجھل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں، انسان باہم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔ آدمیت چیخ رہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے، اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں، مروّت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف الٰہی کا دیا ہوا نسخۂ کیمیا ہے۔

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم حکمت اولا یزال است و قدیم
نوعِ انسان را پیامِ آخریں! حاملِ او رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت ہے۔ قد جاءکم من اللہ نورٌ وکتابٌ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اُمتِ مسلمہ کا جو خیر الامم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرضِ اولین ہے وُہ دور دراز تک سیرتِ مصطفےٰ کے انوار بھی پہنچائے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

marfat.com

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مؤرخین، اہلِ حال وقال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا خراجِ عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف ومحقق یعنی حضرت العلامہ مولٰنا محمد ضیاء اللہ القادری مدظلہٗ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چودھویں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے ادوار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی معاشی وسیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کرکے طرح طرح کے شکوک وشبہات پھیلائے جارہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جارہا ہے۔ اس بیرونی حملے کا کامیاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملّت کی شیرازہ بندی ہو۔ مگر ایسا بھی نہ ہوسکا۔ فرقہ بندی شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کبھی اختلاف نہ ہوا یاروں لوگوں کی جدّت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات شانِ رسالتماٰب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت ورفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علمِ غیب، حاضر وناظر، ندائے یارسول اللہ، یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دو رائیں نہیں ہوئیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ وجدل، بحث ومناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے۔ جب خود اُمتی ہی اپنے نبی کو عام "بشر" سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مُصر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم وافرہ وکثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولٰنا القادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پہ معرکہ آزمائی کے آداب سے خُوب اچھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزائیہ، ملاحدہ، نجدیہ، وہابیہ اور روافض وخوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولٰنا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدور بھر روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل وشواہد کے انبار لگاتے

marfat.com

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اُٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز شرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستۂ نعتِ حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا صرف پہلا حصہ ہے۔ مولٰنا مدظلہٗ نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے۔

۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اوّل الخلق ہونا۔

۲۔ حضورِ پُر نور کا نُور ہونا۔

۳۔ بشارات

اُمید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اُردو زبان پر کہیں بھی یکجا نہیں ملتیں مولٰنا اس دور میں اس فن (کثرتِ حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاغر و اکابر ان کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین دم بخود۔ یہ وُہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص سیرت غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوۃ السالکین، سیدی و مرشدی قبلۂ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امامِ سیاست، پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہٗ نے تقریظ کے رنگ میں مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔ مولٰنا نے اس کتاب سے فارغ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الورٰی رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الورٰی علیہ التحیۃ والثنا کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادری) فقیر کو سید الثقلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولٰنا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصداق ؎

دِل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پُرکاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بجلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الوند شکن معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوزِ دروں اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغام ہلاکت ہے۔

marfat.com

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاء میں عشقِ رسول کی رُوح پھونک دی اور یہ ان کا بہت بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ حاضر میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خارزارِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے تگ و دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالمِ دین، ژرف نگاہ مفکر، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کُتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب و رسائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ للکاروں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبۂ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھر دیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا ۔

یہ رُتبۂ بلند مِلا جس کو مِل گیا

خدا و مصطفٰے (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ اندازِ بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے "انوار المحمدیہ فی سیرت المصطفویہ" تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے۔ یعنی یوں تو حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر "محمدیت" حضور کی شانِ مظہریت کی طرف اشارہ ہے ۔

مصدرِ مظہریت پہ بے حد درُود ! مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام !

یہ رحمۃ للعالمین کی شانِ بے مثلی ہے ۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

کتاب کا نام بھی بتا رہا ہے کہ یکتائی کے انوار صرف ذاتِ مصطفٰے اور سیرتِ مصطفٰے میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب ۔ اب اس نقطۂ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

marfat.com

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس نکتے کی وضاحت کرے گا۔

دُعا ہے مولائے اکرم ربِ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ان کے تذکارِ جمیل کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ مولانا باقی حصص (جن میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے) لکھ سکیں اور ہم سب کو عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

ع اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰی آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

دُعاگو

عبید المصطفٰے محمد حسین آسی نقشبندی
ایم اے (اسلامیات) ایم اے (اُردو)
گدائے آستانِ لاثانی علی پور شریف
پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

marfat.com

مدنی تاجدار

از تبرکات عمدۃ المحققین، زبدۃ المفسرین، صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مُرادآبادی علیہ الرحمہ

ہستی کا پہلا نقش

دائرۂ کائنات کا مرکز، مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اوّل ہیں۔ گلزارِ خلائق کا سب سے نفیس پھول، آسمانِ وجود کا نیرِ اعظم وُہ تابان و درخشاں نورِ عالم افروز ہے جس کے ظہور نے اپنے پرتوِ جمال کے فیضان سے کائنات کو مالامال کر دیا۔ یہ کاتبِ قدرت کے قلمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و یکتائی خوبی و دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اُس کی صنعت و حکمت علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال۔ عزت و جلال کی برملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوٰت واطیب تسلیمات) اس کی شانِ والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستئ مقدس سے اُس کی ہستئ پاک پہچانی گئی۔ آیت۔ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ الآیۃ۔ آیت۔ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ الآیۃ۔ قرآنِ پاک ان آیاتِ طیبات میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عزوجلا تبارک وتعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وبارک وسلّم کے محاسن واوصاف کی معرفت ہے۔ عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ۔ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی اول پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مربُوط ہوتا ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصفِ اوّلیت میں لاثانی ہے اُس کا ثانی نہیں۔ اس ہستئ مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل، نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس رُوحِ مصور جانِ مجسم پر بے شمار دُرود جس کے وجود نے وجودِ بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا خُطبہ پڑھا۔ وُہ حُسنِ بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف غایت ظہور واشراق کمال خفا رواستتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجاب تا کے!

بیحد و پایاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوۂ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ انور میں نظر آیا آئینہ کی جلا نے یار کے رُخ سے بُرقع اُٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وُہ دِل میں سمایا جس کا پتہ نہ تھا وُہ رہنما ہُوا۔

marfat.com

عشاق کی راہِ طلب میں حیرانی و پریشانی دُور ہوئی۔ مراد طالب سے ہم آغوش ہے اور مطلب آرزومند کی تلاش بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حرماں نصیب اور دیدۂ حیراں کو دیدِ جمال میسر آئی۔ نظر بازی کے لطف اُٹھانے اور جان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھُپ کے پردے میں آنکھ کے وُہ حسیں　　دِل کے حجلے میں ہوگیا ہے مکیں!
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں!　　جلوہ گر گشت یار پردہ نشیں
غمزہ زن گشت حُسن در بازار!

حُسنِ ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ یہ ذاتِ برحق آئینہ حق نما ہے۔ عالم دُنیا میں اُس کا ورود ظہور اور پیکرِ بشری اور صورتِ انسانی میں اُس کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعینِ اوّل کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبدا اور نورِ الٰہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی نائبِ حق اور خلیفۂ مطلق ہے یہی آفرینشِ عالم کا مقصود ہے

مقصودِ ذات تست دگر جملگی طفیل!

حدیثِ قدسی | خلقت الخلق لاعرفهم كرامتك ومنزلتك علىّ لولاك لما خلقت الدنيا یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا تاکہ اے حبیب آپ کی کرامت و منزلت کی اُن کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دُنیا کو پیدا نہ کرتا۔

تمام دُنیا اسی پاک ہستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت اُسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود مرحمت ہوا سطوتِ الٰہیہ اور وجودِ حق اُسی کے وجودِ مبارک سے پہچانا گیا جمالِ کبریائی کی معرفت اُسی کی بدولت ہوئی۔ کاتبِ ازل نے سب سے پہلا جو دلکش نقش رقم فرمایا سب سے اوّل جس ذاتِ اقدس کو ہستی عنایت کی وُہ عربی تاجدار کا نورِ پاک تھا۔ یا جابر ان اللہ خلق نُورَ نَبِیِّكَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ اس نُورِ پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا۔ اُس کی خلافتِ عظمٰی و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرمانروائی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اورنگ و سریر پر متمکن فرما کر عزت و جلالت کا تاج زیبِ سرِ اقدس فرمایا۔ تخت نشینی و تاجپوشی کی دھوم مچی اور ابھی تک آدم (علیہ السلام) کی رُوح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابوالبشر کا پتلا بھی نہیں بنا کُنتُ

marfat.com

نَبِیًّا وَ آدمُ بَیْنَ الرّوحِ وَالجَسَدِ۔ کُنْتُ نَبِیًّا وَ آدم لمنجدل فِی طِینَتِہٖ۔

بابائے شفیق ہر دو عالم — فرزندِ خلف ترین آدم!

از عیسٰی مریمی مؤخّر — بر عالم و آدمی مقدم!

اے نامِ تو بر زمین محمّد!

خوانند بر آسمانت احمد

نیا مولود

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور، کسی نئے نقش کی نمود۔ کسی وجود کا نہاں خانہ عدم سے قدم نکالنا بڑی پُرلطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں۔ آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی ہو حتیٰ کہ انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی عقل و تدبیر کا نتیجہ ہیں۔ اُن پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استلذاذ کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان کے تذکرے کس لُطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں تجربہ شاہد ہے کہ ہر نئی چیز سے طبیعت کو ایک بشاشت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ کُلُّ جَدِیْدٌ لَذِیْذٌ جب ادنیٰ درجہ کی موجودات اور اپنے وہم و خیال کی بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالمِ ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وُقعت رکھتا ہے! اور فرح و انبساط کا موجب ہوتا ہے۔ دُنیا اُسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی اعلےٰ مخلوق کا پیکرِ وجود میں ظاہر ہونا اور صانع عالم کی قُدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مُرقع کا رُونما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت کس قدر فرح و طرب کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دُنیا میں اُس کے ظہور سے کیسی تجلی اور روشنی۔ کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ حمل سے وضع کی ساعت تک ماں باپ عزیز و اقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پُرلطف انتظار کرتے ہیں۔ دُعائیں مانگتے ہیں۔ اُمیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا مولود دُنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب پھول کی طرح کِھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مُبارکباد دیتے ہیں۔ دوست احباب کو مژدہ پہنچاتے ہیں۔ وہ سُن کر باغ باغ ہو جاتے ہیں خط لکھے جاتے ہیں۔ تار دیے

marfat.com

جاتے ہیں۔ شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں۔ عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و دہش کا بازار گرم ہوتا ہے۔ خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال سالگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھلائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہیم کے مالک تخت و سریر کے والی اپنے مہمان کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیا اولوالعزمیاں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ او جود میں۔ وہ اعلےٰ ترین کائنات جن کی پاک ہستیوں سے خدائے پاک کی ہستی پہچانی جائے عالم میں انقلاب کردیں۔ دنیا کو سبعی و بہیمی خواص کے پنجے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ متصف بنادیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی انوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دنیا کو دستگیر بن کر قعر ضلالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں۔ ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دور افتادوں کو منازل قرب تک پہنچائیں چھوٹے ہووں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسر کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضیاب ایسی پاک ہستیوں کا ظہور اور اس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی۔ کس شان و شوکت۔ کس دھوم دھام کی مستحق ہیں۔ آیت وَاِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ الآیۃ۔

جب ادنیٰ ادنیٰ ہستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلےٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے رونق افروز ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کارساز قدرت نے اس وجود اقدس کو نرالے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیاں ہوئیں۔ فصلی اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے ورود کی خبر دی۔ قحط سالی رفع ہوئی۔ تمام جہان مرفہ الحال ہوگیا۔ اس کو اس مولود مسعود کی دعوت عامہ اور ضیافت سرور کہیے خواہ صدقہ و خیرات سمجھئے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمت عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور چٹیل میدان سرسبز و شاداب ہوئے سوکھے درخت پھل لائے۔ دبلے جانور فربہ ہوگئے۔ بھوکے قحط زدہ سیر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

marfat.com

بدل گیا۔ دُنیا کی کایا پلٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم الشان تبدل نے ایک سرِّ الٰہی کے ظہور کا پتہ دیا۔ بُت خانوں میں ہل چل مچی۔ بُت سرنگوں ہوئے۔ جھوٹی خدائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل معبودوں کی رسوائی و خواری نے ان کے بُطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صدہا سالہ آگ سرد ہوئی۔ عزت و جبروت والے بادشاہوں کے قصر و ایوان زلزلہ میں آئے۔ فلک رفعت قلعوں کی کوہ ساماں دیواریں شق ہوئیں۔ کنگرے سربسجود ہوئے۔ شیاطین کے تخت اُلٹ گئے۔ ربانی انوار خطۂ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔ عالمِ ملائکہ میں دھومیں مچیں۔ روحانیات کے ورود سے صحنِ زمین پر ہو گیا۔ آرزو مندانِ جمال کی چشمِ تمنا وا ہوئی۔ نرگسِ منتظر کا فرش بچھا۔ رحمتِ الٰہی کا شامیانہ تنا۔ گلشنِ تمنا میں بادِ مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علمِ سبز نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا۔ جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ کیا۔ شبِ غم نے بستر اُٹھایا۔ صبحِ اُمید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ را پریل ۵۷۱ء یا ۱۲ ربیع الاول کو صبحِ صادق نے طلوع فرمایا۔ مکہ مکرمہ کے مقام پر عبدالمطلب کے گھر میں عبداللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے سرفرداریں کے تاجور نے آمنہ کے پہلو سے ظہور فرمایا۔ تشنگانِ جمال کو شرابِ دیدار سے سیراب فرمایا۔ آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نورِ الٰہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرحبا مرحبا کہا ؎

ولد الحبیب و مثله لا یولد ولد الحبیب و خده یتورد
ولد الحبیب مطیباً و مکحلاً فالنور من وجناته یتوقد

یا قوم علی النبی صلوا
توبوا و تضرعوا و ذلوا

(ماہنامہ السواد الاعظم ص ۱۰ تا ۱۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

marfat.com

الحمد لله الذي نحمده ونستعينه ونستغفره
ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور
انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل
له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له ولا ولد له ولا والد له ولا
مولود له ولا زوال له ونشهد ان سيدنا وسندنا
ومولانا وملجأنا ومأونا واولنا واعلنا وحبيبنا ومحبوبنا
ورؤفنا ورحيمنا وكريمنا وعليمنا وسميعنا وشفيعنا و
نصيرنا وبشيرنا ونذيرنا وخبيرنا وكفيلنا ومطلوبنا
ووكيلنا ومليكنا ومالك ملك ربنا باذن ربنا ووسيلتنا
ومطلوبنا ومقصودنا وموجودنا ونورنا ونور ايماننا ونور
اسلامنا ونور ديننا ونور ملتنا ونور شرعنا ونور ربنا و
نور ذات ربنا ونور صفات ربنا ونور سموات ربنا ونور
ارض ربنا ونور عرش ربنا ونور فرش ربنا ونور قلم
ربنا ونور لوح ربنا ونور كرسي ربنا ونور قبورنا و
نور صدورنا ونور قلوبنا ونور بيوتنا ونور عيوننا ونور
اجسادنا ونور اجسامنا ونور ارواحنا ونور يميننا ونور
ايدينا ونور اولنا ونور آخرنا ونور ظاهرنا ونور باطننا
ونور علومنا ونور قرآننا سيدنا محمد صلى الله تعالى
عليه وآله واولاده وخلفائه واصحابه وازواجه وذرياته
وعترته وبناته وعشيرته واحبائه واوليائه اجمعين

marfat.com

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِلِسَانِ نَبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالےٰ کے پیارے محبوب و مطلوب منزہ عن کُلِ عیوب، دانائے غیوب احمدِ مُختار، کُل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بیکسوں اور بے بسوں کے مددگار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مُبارک سیرت مُطہرہ لکھی جارہی ہے۔ رب العالمین جل جلالہٗ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید، فُرقانِ حمید اور برہانِ رشید کی اس آیت میں ان کی آمد آمد اور اُن کی شان بیان کرتے ہوئے اُن کو نورُ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اُمتِ محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اُن مستند مفسرینِ عظام محدثینِ کرام نے (جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو مسلمہ اور مُستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تقریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے ہیں) اپنی اپنی کُتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نوُر سے مُراد سرورِ کائنات، فخرِ موجودات منبعِ کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کی ذات بابرکات قرار دیا ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکینِ قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات پیشِ خدمت ہیں۔

تفسیر کبیر امام فخر الدین[1] رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُرَادَ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بیشک نور

---

[1] فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کو امام ہمام لکھا ہے۔ (باقی صفحہ ۳۸ پر)

marfat.com

سے مُراد محمد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیرِ خازن[1] امام علاؤالدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نُور یعنی محمد مصطفیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخرالدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے۔ جو اسم بامسمّٰی ہے۔ اسلامی کُتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ متقدمین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق بھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہلِ علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر کے) اُستادِ مکرّم حامل لوا السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علومِ عقلیہ و نقلیہ میں بامذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالقِ اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (اہلحدیث امرتسر ص ۴ ۲۷ جولائی ۱۹۱۴ء) وہابیہ کے مولوی عبد المجید سوہدروی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیرِ قرآن کے امام فخرالدین رازی کے بہت مدّاح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآنِ پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتصام لاہور ص ۵ ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیرِ کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲۰۵) وہابیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۶ یکم جنوری ۱۹۴۲ء) وہابیہ کے حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہلِ علم پر مخفی نہیں (درایت تفسیری ص ۹)

[1] ان تفاسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ وہابیہ غیر مقلدین کے سرخیل اور مقتدر رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ جُملہ تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَّاهُ اللهُ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ كَمَا يُهْتَدٰى بِالنُّوْرِ فِى الظَّلَامِ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے اسی طرح آپ کی ذاتِ بابرکات کی نورانیت سے راہِ ہدایت ملتی ہے۔

(تفسیر خازن ص۴۴۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

تفسیر بیضاوی میں امام عبدالرحمٰن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ يُرِيْدُ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(تفسیر بیضاوی ص۹۲)

تفسیر معالم التنزیل میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ يَعْنِىْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر معالم التنزیل ص۲۳ ج۲ برحاشیہ تفسیر خازن)

تفسیر ابن عباس سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) وخازن وکشاف وتفسیر ابی السعود وعباسی وبیضاوی وتفسیر ابن کثیر میں وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے معنے کفار کے ہاتھ سے خلاصی اور نجات لکھے ہیں (شہادۃ القرآن ص۱۴۰ ج ۱ از ابراہیم)

جب مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے معنے کفار ... آپ کے اور ہمارے نزدیک درست ہیں تو ہم ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد جاءکم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس وپیش کیا جاتا ہے بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ رَسُولُ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس صـــ۷۲ مطبوعہ مصر)

تفسیر مدارک میں امام ابوالبرکات عبداللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَالنُّوْرُ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ وَالسَّلَامُ لِاَنَّہٗ یُھْتَدٰی بِہٖ کَمَا سُمِّیَ سِرَاجًا۔

(تفسیر مدارک صـــ۲۰۶ ج ۱)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم شریف سراجاً رکھا ہے۔

تفسیر سراج المنیر میں امام محمد شربینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

(تفسیر سراج المنیر صـــ۳۶۰ مطبوعہ نولکشور)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

تفسیر ابوالسعود میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ قِیْلَ الْمُرَادُ بِالْاَوَّلِ هُوَ الرَّسُوْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَبِالثَّانِیْ اَلْقُرْاٰنُ۔

(تفسیر ابوالسعود صـــ۳۶ ج ۴ برحاشیہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب مفسرین کرام علیہم الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

ل تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراجاً منیرا میں بھی درج کیا ہے دیکھئے سراجاً منیرا ص۵۶ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

تفسیر جلالین[1] میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تفسیر ابن جریر[2] میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری[3] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ يَعْنِيْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ اَنَارَ اللّٰهُ بِهِ الْحَقَّ وَاَظْهَرَ بِهِ الْاِسْلَامَ وَمَحَقَ بِهِ الشِّرْكَ فَهُوَ نُوْرٌ لِمَنِ اسْتَنَارَ بِهِ يُبَيِّنُ الْحَقَّ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹۲ ج ۶ مطبوعہ مصر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔ آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور ہیں جن کے ساتھ روشنی ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔

---

[1] تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فقیر قادری)

[2] سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۵ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء)

[3] دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین اُن کے فضل و کمال وثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں۔ ان کی تفسیر کو احسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے کہ دنیا میں کسی کو اُن سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا۔ (سیرت النبی ص ۳۰-۳۱ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر مقلدین وہابیوں کا ترجمان لکھتا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر، محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لاہور ص ۹ - ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء)

[4] نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (المقالۃ النصیحۃ ص ۱۲)

marfat.com

تفسیر روح المعانی

میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللهِ نُوْرٌ اَیْ عَظِيْمٌ وَ هُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَ النَّبِیُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبیٔ مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ص۹۷ ج ۱)

تفسیر صاوی

امام احمد الصاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللهِ نُوْرٌ وَ هُوَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سُمِّیَ نُوْرًا لِاَنَّهٗ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيْهَا لِلْاِرْشَادِ وَلِاَنَّهٗ اَصْلُ كُلِّ نُوْرٍ حِسِّیٌّ وَ مَعْنَوِیٌّ۔

(تفسیر صاوی ص۲۷۵ ج ۱)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

تفسیر روح البیان

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللهِ نُوْرٌ وَ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ قِيْلَ الْمُرَادُ بِالْاَوَّلِ وَ هُوَ الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِیْ اَلْقُرْاٰنُ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ص۳۶۹ ج ۲)

نیز فرماتے ہیں کہ:۔

سُمِّیَ الرَّسُوْلُ نُوْرًا لِاَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ اَظْهَرَهُ الْحَقُّ بِنُوْرِ قُدْرَتِهٖ مِنْ ظُلْمَةٍ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

marfat.com

اَلْعَدَمِ كَانَ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ۔ (تفسیر روح البیان ص۳۷۰ ج ۲)

ظاہر فرمایا اور وُہ نورِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وُہ میرا نور ہے۔

تفسیر حسینی میں علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔

گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

مفسرین کرام علیہم الرحمہ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص۱۴۲ مطبوعہ نولکشور)

تفسیر مظہری[۲] علامہ قاضی ثناء اللہ[۱] پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوِ الْاِسْلَامَ۔ (تفسیر مظہری ص۶۷ ج ۳ مطبوعہ دہلی)

---

[۱] غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ کے لیے بیہقیٔ وقت اور علم الہدیٰ کے معزز القاب لکھے ہیں۔

[۲] تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفاسیر میں بیہقیٔ وقت عَلَم الہدیٰ قاضی ثناء اللہ پانی پتی المتوفیٰ (۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے ممدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔ حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقیٔ وقت کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ علومِ باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مُرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو عَلَم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے۔ جس کے بعض حصص کا ترجمہ فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص۱۵-۲۳) (فقیر ابوالحامد قادری غفرلہٗ)

marfat.com

تفسیر القاسمی میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءکم من اللہ نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ او النور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لانہٗ یھتدی بہٖ کما سمی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المسمی محاسن التاویل ص۱۹۲۱ ج ۶ مطبوعہ مصر)

شفائشریف[1] میں حضرت قاضی عیاض[2] علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

قَدْ سَمَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ نُوْرًا وَسِرَاجًا مُنِیْرًا فَقَالَ تَعَالٰی قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَکِتَابٌ مُبِیْنٌ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسمِ گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص۱۵۵ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-

سَمَّاہُ نُوْرًا فِیْ کِتَابِہٖ۔

(موضوعات ص۸۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ پاک میں نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔

ناظرین! قد جآءکم من اللہ نور کی تفسیر اُن حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتبِ فکر کے نزدیک مسلمہ مفسرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

---

[1] فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شفا کو بے نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا ص۵۸ الحدیث امرتسر ص۱۶ ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء)

[2] قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسے اصوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص۳۵۰ ج ۲) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

دیوبندی وہابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری[1] لکھتے ہیں کہ :-
قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ ۔ تمہارے پاس اللہ کا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور روشن کتاب قرآن شریف آئی ۔
(تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص۱۱ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے کہتے ہیں کہ نور سے مراد محمد یا اسلام جو دینِ ربانی ۔ (تفسیر محمدی ص۲۳ منزل دوم)

تبویب القرآن غیر مقلدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی حاشیہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت محمد یا دینِ اسلام ۔ (تبویب القرآن ص۱۴۹)

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلِ حدیث کے لیڈر ہیں (اہلحدیث امرتسر ص۵ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) مولوی ثناء اللہ کو فخرِ کل لکھا ہے (اہلحدیث امرتسر ص۷ یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراجاً منیرا ص۹۲) نیز مشائخ قوم اور اعیانِ ملت میں شمار کیا ہے (اہلحدیث امرتسر ص۵ ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام لکھتا ہے کہ حضرت العلامہ امرتسری کی ذاتِ گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی۔ کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسلمینِ ہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص۱ ۱۱ ستمبر ۱۹۵۹ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ (ثناء اللہ امرتسری) کا تبحر علمی اور قادر الکلامی مسلّم کل ہے ۔
(تاریخ اہلحدیث ص۱۴۴)

marfat.com

شرح اسماء الحسنیٰ میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان[1] منصور پوری لکھتے ہیں۔ کہ قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ اس آیت میں وجود باجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص۱۵۳)
وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسکا[2] مبارک نام سورۂ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ خازن و معالم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن جو کہ نواب صدیق حسن خاں[3] بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ زجاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔
(تفسیر ترجمان القرآن ص۵۰۸ ج ۱)

---

[1] شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الٰہی کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الٰہی کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قابلِقدر کتاب ہے۔
(اہلحدیث امرتسر ص۱۹ ۵ نومبر ۱۹۳۷ء)

[2] مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاعتصام ص۱۲ یکم جولائی ۱۹۶۰ء بحوالہ اخبار محمدی)

[3] نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجدد لکھا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۱، ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہلحدیث رؤسا میں خلد مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کرسکے گی۔
(اخبار محمدی دہلوی ص۹ یکم مئی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

marfat.com

تفسیر فتح البیان وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھوپالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ قَالَ الزَّجَاجُ النُّوْرُ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

(تفسیر فتح البیان صد تفسیر فتح القدیر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا ہے کہ نُور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شاید نُور سے خود نبی کریم صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین سے قرآنِ کریم مُراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص۱۴۳ برحاشیہ قرآنِ پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکیم الاُمت کے القاب سے پُکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے۔ اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو لفظ نُور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نُور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔

(اشرف المواعظ ص۱۳۵)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ جَآءَکُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ یہدی بِہِ اللّٰہُ کی ایک تفسیر یہ ہے کہ نُور سے مُراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ جَآءَکُمْ

marfat.com

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور صلا۳)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجیے کہ نور کی حقیقت ہے ظاہر بنفسہٖ مظہر لغیرہٖ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے آپ ہوں۔ (النور صلا۳)

مولوی ادریس کاندھلوی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے قتادہ اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے۔ (دیکھو روح المعانی صہ۸ ج ۶، تفسیر قرطبی صلا۱۱ ج ۶ (تفسیر معارف القرآن صلا۲۱۲ ج ۲)

مولوی مشتاق احمد دیوبندی اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ دہلوی، مولوی محمود الحسن اسیر مالٹا، مولوی شبیر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفار قاضی عیاض نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّهُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ قَتَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذاتِ پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نورِ مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ ذریعہ وسیلہ صراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس حضور سراسر نور یقیناً تمام اُمتِ محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے واسطے اللہ کے مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے

marfat.com

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وُہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دُنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جدِ امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نُور کے سبب حلِ مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوسل صـ ۲۲-۲۳)

نُور سے نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مُراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قارئین! مفسرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میں نور سے مُراد سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نُور سے نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مُراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

قَالَ اَبُوْعَلِيِّ الْجُبَائِيُّ عُنِيَ بِالنُّوْرِ الْقُرْآنُ لِكَشْفِهٖ وَ اِظْهَارِهٖ طُرُقَ الْهُدٰى وَالْيَقِيْنِ وَ اقْتَصَرَ عَلٰى ذَالِكَ الزَّمَخْشَرِيُّ۔

ابوعلی جبائی نے کہا ہے کہ نُور سے مُراد قرآنِ پاک ہے کیونکہ قرآنِ پاک کاکشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زمخشری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زمخشری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زمخشری صاحب تفسیر کشّاف ہیں۔ اور ان کا نام جاراللہ ہے اور زمخشری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وُہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زمخشری نے اپنی کُنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

marfat.com

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَ کَانَ صَاحِبُ الْکَشَّافِ یَکْنِیْ نَفْسَہٗ اَبَا الْمُعْتَزِلَۃِ۔ صاحب الکشاف نے اپنی کنیت ابو المعتزلہ رکھی تھی۔ (نبراس ص۲۸)

علامہ آلوسی نے ابو علی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وُہ ابو علی الجبائی بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابو علی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ اَبُوْ عَلِیٍّ جَبَائِیْ ھُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ مِنْ مُعْتَزِلَۃِ بَصْرَۃَ ابو علی جبائی جس کا نام محمد بن عبدالوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس ص۲۹)

شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضح القرآن جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضح القرآن[ل]

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ تحقیق آئی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر کی تاریکی کو دُور کرتی ہے۔ اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو۔ روشنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضح القرآن ص۱۰۲)

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ نے سُورۂ نُور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک، صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ و بارک وسلم کی نورانیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

ل فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی اپنے زمانہ کے جملہ اہلِ کمال کے حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھلملاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے بامحاورہ اُردو ترجمہ اور تفسیر موضح القرآن کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمے اور حواشی میں اختصار، سلاستِ زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اُردو زبان کے محاورات جاننے والے عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اُردو زبان میں نازل ہوتا تو ان ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا۔ جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برتی ہے (تاریخ اہلحدیث ص۴۱۹)

لہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضح القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المقالۃ النصیحۃ ص۱۱)

marfat.com

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ۔ (پ ۱۸ ع ۱۱)

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے نُور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے۔ وُہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔ وُہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا۔

اس آیۂ کریمہ میں مَثَلُ نُوْرِہٖ کی تفسیر کرتے ہوئے ہ ضمیر کا مرجع شہنشاہِ کون و مکاں سیدِ مرسلاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات کو قرار دیا ہے۔ مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن

امام علاؤالدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ وَقِیْلَ ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمہ نے فرمایا ہے کہ وُہ محمد مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے نُور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص۶۳ ج ۵)

تفسیر ابن جریر

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل نورہ میں محمد مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے نُور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص۹۵ ج ۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر دُرِ منثور

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ مَثَلُ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نُورِ مبارک فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر دُرِ منثور ص۴۹ ج ۵)

تفسیر معالم التنزیل

میں امام ابومحمد الحسین الفراء البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُوْرِہٖ وَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَالضَّحَّاکُ ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ مثل نورہ کے بارے میں حضرت سعید بن

ٖله سیدنا سعید بن جُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

جبیر اور حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وُہ حضرت نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (معالم التنزیل ص۶۳ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین النیشاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِیُّ نُوْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِیْرًا نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نُور ہیں اور سُورج ہیں نُور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص۹۳ ج ۱۸)

مواہبُ اللّدنیہ[1] زرقانی[2] شریف علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱)؛ فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس، ابنِ زبیر، ابنِ عمرو، ابنِ معقل، ابومسعود انصاری، ابوسعید خدری، ابوہریرہ، ابوموسےٰ اشعری، انس، ابوعبدالرحمٰن، سلمیٰ۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص۱۲ ج ۴)

ابنِ حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ اُن کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جُبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص۱۲ ج ۴، تذکرۃُ الحفاظ ص۷۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص۱۲۳) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ در بابِ خود بے عدیل ست۔ مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص۱۱۹)

[2] وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی والے نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (اکمل البیان التقلید ص۲) دیابنہ اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچوی، مولوی قاضی سلیمان منصورپوری، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کُتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ اور زرقانی کے حوالہ جات اِن کُتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات کے لیے نشر الطیب، سیرت خاتم الانبیاء، سیرت المصطفیٰ، سراجاً منیرا، رحمۃ للعالمین، سید البشر کُتب

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ اَلْمُرَادُ ھُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالےٰ کے فرمان مثل نورہ کمشکوٰۃ میں نور سے مُراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ صہ زرقانی شریف ص۱۷۱ ج ۳)

کتابُ الشفاء قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ میں کعب احبار اور ابنِ جبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

اَلْمُرَادُ بِالنُّوْرِ الثَّانِیْ ھُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی مَثَلُ نُوْرِہٖ اَیْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ۔

دُوسرے نُور سے مُراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس فرمان مَثَلُ نُورِہٖ کے معنے یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نُورِ مُبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ص۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

شرح شفاء میں ملّا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ مِنْ قَوْلِہٖ مَثَلُ نُوْرِہٖ ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالےٰ کے اس فرمان مَثَلُ نُورِہٖ میں اُس کے نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مُراد ہے۔ (شرح شفاء ص۱۰۹ ج ۱ برحاشیہ نسیم الریاض مطبوعہ مصر)

اس کے بعد ملّا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ وَالْاَظْھَرُ اَنْ یُّقَالَ الْمُرَادُ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ سب سے واضح اور ظاہر بات یہی ہے کہ اس آیت میں نُور سے مُراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مُبارک ہے۔
شرح شفاء ص۱۰۹ ج ۱ برحاشیہ نسیم الریاض)

(بقیہ صفحہ۵۲) دیکھیے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔ کہ زرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیلی کے بعد کوئی کتاب اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص۳۷ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

نسیم الریاض میں علامہ شہاب الدین الخفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں وَالْمَعْنٰی مَثَلُ نُوْرِہٖ اَیْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور مثل نورہ کے معنٰی نور محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(نسیم الریاض ص۱۱ ج ۱، ص۴۴۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ ہی فرماتے ہیں۔ اَنَّ النُّوْرَ اُطْلِقَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُنَا بیشک یہاں نور کا اطلاق محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض ص۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ کَانَ مُسْتَوْدَعًا فِی الْاَصْلَابِ۔ نورِ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفاء شریف ص۱۱ ج ۱، نسیم الریاض ص۱۱ ج ۱)

تفسیر محمدی غیر مقلدین وہابیہ کے مفسر مولوی محمد لکھوکے والے اس آیہ شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

ابن عباس تے کعب احباروں وچہ معالم لیایا
جو نور اللہ دا نبی محمد سینہ طاق ٹھہرایا
تے دل اوسدا قندیل جو شیشہ اندر طاق لگایا
تے دیوا نور نبوت دِل وِچ رکھ نبوت آیا

سراجاً منیرا نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبٰی محمد مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء کو اللہ تعالٰی نے سراجاً منیرا کی صفت سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

ؔ شفاء شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شمائل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفاء فی حقوق المصطفٰی قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔
(خطبات مدراس ص۶۲)

ؔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ وَالنَّبِیُّ نُوْرًا وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا اور نبی پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نور اور سراجاً منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ص۹۳ ج ۱۸)

marfat.com

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (پ۲۲ ع ۳) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب۔

علامہ راغب اصفہانی قدس سرہٗ النورانی السراج کا معنٰے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یُعَبَّرُ بِہٖ عَنْ کُلِّ مُضِیْءٍ۔ (مفردات ص۱۴۷ ج۱)

ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا ہے۔

اللہ کریم جل جلالہٗ نے سورج کو بھی قرآنِ پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّھَّاجًا اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ۳۰ ع۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

سُمِّیَ السِّرَاجَ لِاَنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ یُؤْخَذُ مِنْہُ السِّرَاجُ الْکَثِیْرُ وَلَا یَنْقُصُ مِنْ ضَوْئِہٖ۔ (زرقانی شریف ص۱۷۱ ج۳)

نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم شریف سراج اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کئی چراغ روشن کیے جا سکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری سراجًا منیرًا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَھُوَ السِّرَاجُ الْکَامِلُ فِی الْاِضَاءَۃِ وَلَمْ یُوْصَفْ بِالْوَھَّاجِ لِاَنَّ الْمُنِیْرَ ھُوَ الَّذِیْ

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم روشنی میں سراجِ کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاج (جلانے والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا۔ بلکہ منیرا

marfat.com

يُنِيْرُ مِنْ غَيْرِ اِحْرَاقٍ بِخِلَافِ الْوَهَّاجِ ۔

(مواہب اللدنیہ ص۱۷۱ ج ۲)

فرمایا کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیاء کو روشن کرے مگر جلائے نہیں بخلاف وہاج کے وہ روشنی کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلاتا بھی ہے۔

ابنِ قیّم[۱] دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابنِ قیّم رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام سراج منیر (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج وہاج (جلانے والا چراغ)۔ منیرا جلائے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور وہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص۸۳ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآنِ پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیرا فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو۔ مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات کو بھی اپنی نورپاشی اور ضیاپاشی سے منور فرماتا رہتا ہے۔

سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور مبارک دلوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابنِ جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سِرَاجًا لِكَوْنِنَا وَمُنِيْرًا عَلٰى وُجُوْدِنَا ۔ (بیان المیلاد النبوی ص۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

قاضی سلیمان منصور پوری[۲] غیر مقلدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذاتِ گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

---

[۱] مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابنِ قیّم کو مجددِ وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص۱۵ ا مئی ۱۹۳۲ء) (فقیر قادری)

[۲] مفسر الوہابیہ مولوی محمد دہلوی صاحب قاضی سلیمان صاحب منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دلکش ہوتا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص۱۵ ا جولائی ۱۹۳۲ء جلد ۱۹ ص۱۵ مارچ ۱۹۳۲ء)

marfat.com

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دُور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص۵ ج ۲)

قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظامِ شمسی میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظامِ ہذا کے جُملہ سیارگان کا قبلۂ اعظم جس کا طواف ان اجرام پر لازم ہے۔ یہی نیّرِ اکبر ہے۔ عالمِ کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اُس کی حرارت اس کا نُور ہر اک شئے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالمِ مادی کا آفتاب ایسا ہی ہے اب خداوندِ کریم عالمِ روحانی سے نیّرِ اعظم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے نُور میں دکھلاتا ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجاً منیرا کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے کہ جُملہ سیارگان سمائے نبوت کا مدارِ اعظم یہی ہیں۔ اور عالمِ شریعت کی بقائے دوام کی علّتِ اُولیٰ بھی۔ (صلی اللہ علیٰ نبیہٖ)

آفتاب رات کو تاریکی دُور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمتِ کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چُھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں کی مہیمن ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جرائم روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نُور نے بھی معاصی کو بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی۔ رسوم کے اندھیر رواج کی گھٹا۔ تقلید کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اُٹھا کر دلوں کو نورِ ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد صحیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتابِ مُبین کے مطالعہ سے۔ خلار کو نورانی تعلیم سے ڈھونڈے تذبذب کو دلائلِ ساطعہ سے تاریک ظنُون کو براہینِ مُبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک نے حقیقتِ اشیاء کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھ سکنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش کر بیٹھے تھے۔ اب خود اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ ثابت ہوئے۔ وہ جو عمایات سے راہ وہ رہنما گم کردہ تھے اب خود خضرِ راہ بنے۔

بعض شپرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں۔ اور بعض بُوم طبع رات کی تاریکی ہی میں پر و بال کھولتے ہیں۔ یہی حال اُن تیرہ درونوں کا ہے۔ جو انوارِ محمدی کی تاب نہیں لا سکتے۔ اور ضوِ رسالت سے مستنیر نہیں ہوتے۔ مومنین کو تو اس سراجِ ربانی پر پروانہ وار نثار ہونا ضروری ہے۔

(رحمت للعالمین ص۲۲۷، ۲۲۸ ج ۲)

marfat.com

ابراہیم میر سیالکوٹی جو کہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیرا کی ہی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو سراجاً منیرا (آفتاب عالمتاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ سے نورِ قلبی حاصل کریں۔
(سراجاً منیرا صفحہ)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لفظ منیرا کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیراً لازم بھی اور متعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور متعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسرں کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیرا ص۹) ابراہیم میر تفاسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیر معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے سماہ سراجاً لِاَنَّہٗ یُھْتَدیٰ بِہٖ کَالسِّرَاجِ یُسْتَضَاءُ بِہٖ فِی الظُّلْمَۃِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج فرمایا ہے کیونکہ آپ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی حاصل ہوتی ہے (ص۳ ج ۳) (سراجاً منیرا ص۱۱)

مولوی ابراہیم میر ہی توضیح تمثیل کی نمایاں سُرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ بابرکات آں سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو سراجاً منیرا ہونے کی درجہ سے خزانہ روشنی ہیں۔ اور زنگ مُرشد، شیخ یا پیر و اُستاد ہے۔ جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور دوسری طرف بلب ہے۔ جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنت صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہونا ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی کہ وہ فرائض و سُنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز کرنے والا ہو۔ پس ایسا پاکباز۔ متبع سُنت۔ شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہ روشنی سے قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلعم[1] (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نور حاصل کرے اور اُس کی انعکاسی

---

[1] صلعم لکھنا بدعت ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکمل لکھنا چاہیئے۔ (فقیر قادری عفرلہٗ)

marfat.com

شعاعیں مُرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجاً منیراً ص۲۶)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو حق تعالیٰ نے سِرَاجًا مُّنِیْرًا بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اوّل یہ کہ وائرنگ درست ہو یعنی پیرِ و مرشد متبع سنّت، صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اُس کا عکس مرید کے دِل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا خول وائرنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اُس کے اندر جو باریک سی تار بجلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منوّر ہوتی ہے۔ پس اُس کی سلامتی بھی ضروری ہے۔ (تفسیر سورۃ کہف ص۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجاً منیراً کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو" اس موقعہ پر آپکے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنیٰ تو لغتِ عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے حضور کو تشبیہہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہہ سے آپکے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑسکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مُراد لے لیا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی نِرے چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں والشمس سراج النھار (آفتاب دِن کا چراغ ہے)، کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر والسراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیۃ کریمہ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

marfat.com

کے معنے چراغ کے بھی لیے جا سکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ مِثْلَ السِّرَاجِ الَّذِىْ يُسْتَضَاءُ بِهٖ اَوْ مِثْلَ الشَّمْسِ فِى النُّوْرِ وَالظُّهُوْرِ۔ (لسان العرب ص۱۲۲ ج ۴)

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جائے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لیے جا سکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهٗ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا يَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنَّ الْمُرَادَ بِهٖ الْمِصْبَاحُ۔

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

بیضاوی نے بھی آیت میں دونوں احتمالوں کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ

وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اَوِ الْمِصْبَاحُ۔

(سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے) یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهٗ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا اَىْ وَاَمْرُكَ ظَاهِرًا فِيْمَا جِئْتَ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِىْ اِشْرَاقِهَا وَاِضَاءَتِهَا لَا يَجْحَدُهَا

سراج منیر کے معنے یہ ہیں کہ اے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوئے ہو جیسے

marfat.com

سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ اِلَّا مُعَانِدٌ۔ (تفسیر ابن کثیر مصری، سورۃ الاحزاب ص ۵۷۳)

بہرحال تفسیروں کا رُخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابنِ کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا" یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔

لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنے آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لقب ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مُراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سُورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔ اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شئے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا صرف یہ لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجیے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور ادھر قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس وحدۃ

marfat.com

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنیٰ قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر عین قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنیٰ آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات بابرکات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذاتِ اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ عین مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت صفحہ ۳۲ تا صفحہ ۳۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب وہاج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَ قَمَرًا مُّنِیْرًا ۔ وَالْقَمَرَ نُوْرًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنیٰ ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی (ذاتِ نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھیما پن نہیں کہ ظلمتِ شب کا فور نہ ہو سکے مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت وہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوتے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر ہر چیز میں راحت

marfat.com

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا) نمائندہ ہو کر وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دُنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور حقیقتِ پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنصِ حدیث آپ کے دانتوں سے نُور جھلکتا ہوا نظر آتا۔ بینیٔ مُبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بنصِ حدیث کانَ الشمس تجری فی وجھہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نُور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدیہ کو حدیث میں نُور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ رُوحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزنِ نور (حضرت) سے مناسبت رکھتا ہے۔ (آفتاب نبوت ص۴۲ تا ص۴۴)

---

marfat.com

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمتگذار عورتوں، سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمٰن کے عقائد

سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ

سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شئے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔ (تفسیر نیشاپوری ص۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص۲۳۸ ج ۱، تفسیر روح البیان ص۵۴۸ ج ۱، زرقانی شریف ص۳۷ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص۲ ج ۲، جواہر البحار

ل سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدیث امرتسر ص۶، ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص مطبوعہ دہلی) ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص۳۵ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی ملا علی قاری فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میر سیالکوٹی نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب شہادۃ القرآن کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزائیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار علی صاحب نے بھی عطر الوردہ ص۲۴ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

بیان المیلاد النبوی ص۲۴، مطالع المسرات ص۲۲، شرح قصیدہ امالی ص۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ، اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ ۱۶ اپریل ۱۹۰۱ء، عطر الوردہ ص۲۴، تفسیر حسینی ص۱۴۱)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقائے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شئے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبد الرزاق۔ مواہب اللدنیہ ص۹، زرقانی شریف ص۴۶ ج ا، سیرت حلبیہ ص۳۷ ج ا، مطالع المسرات ص۲۱۰، حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۸، انوار المحمدیہ ص۹، عقیدۃ الشہدہ ص۱۰۱، نشر الطیب ص۶ از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص۵۱ از ابن حجر مکی)

شارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جدِّ اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیبِ کردگار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

---

۱ اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

۲ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ابن حجر مکی مکہ شریف میں مفتی حجاز تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے (حاشیہ تاریخ اہلحدیث ص۲۹)

۳ دیوبندی حضرات کے مفسر اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب ص۵ مطبوعہ دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

marfat.com

فرمایا۔

كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَىْ رَبِّىْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ ص۱۰ ج ۱، زرقانی شریف ص۴۹ ج ۱، جواہر البحار ص۷۷۶، انوار المحمدیہ ص۹، نشر الطیب ص۷، تفسیر روح البیان ص۳۷۰ ج ۲، حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۱۶)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبیِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی ذات والاصفات کے متعلق فرمایئے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَأَتْ اُمِّىْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِىْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور جب میری والدہ ماجدہ مجھ سے حاملہ ہوئیں تو اُنہوں نے دیکھا کہ ایک نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

(دلائل النبوت بیہقی ص۱۱ ج ۱، دارمی شریف ص۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص۱۱ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص۳۶ ج ۴، زرقانی شریف ص۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار ص۱۱۴۴۔ ص۴۲، سیرت حلبیہ ص۷ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص۲۷۵ ج ۲، سیرت النبویہ للدحلان ص۲۷، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳۔)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

مخدومۂ دارین سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ سیدِ الکل ہادیٔ سُبل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ ہیں فرماتی ہیں:۔

marfat.com

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَرْجِیْ نُوْرٌ اَضَاءَ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ

جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے

(خصائص الکبریٰ صـــ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ صـــ۲۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رَاَیْتُ کَاَنَّ شِہَابًا خَرَجَ مِنِّیْ اَضَاءَتْ لَہُ الْاَرْضُ۔

میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منوّر اور روشن ہو گئی ہے[1]

(خصائص الکبریٰ صـــ۱۱۶ ج ۱ مواہب اللدنیہ صـــ۲۲، سیرت حلبیہ صـــ۷۷ ج ۱)

سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ

لَمَّا فَصَلَ مِنِّیْ خَرَجَ مَعَہٗ نُوْرٌ اَضَاءَ لَہٗ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہو گئی۔

(مجمع الزوائد لابن حجر صـــ۲۲۱ ج ۸،

مواہب اللدنیہ صـــ۲۲ ج ۱ خصائص الکبریٰ صـــ۱۱۵ ج ۱، زرقانی سیرتِ حلبیہ صـــ۹۱ ج ۱، انوار

---

[1] خصائص الکبریٰ لعلامۃ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعلامۃ الحلبی، زرقانی لعلامۃ محمد بن عبدالباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب ہیں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے معتبر مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب "سیرت خاتم الانبیاء" کے صفحات ۱۶-۸۸-۲۷-۲۵-۲۶۔ وہابیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب "رحمۃ للعالمین" جلد دوم کے صفحات ۲۷۸-۲۸۰-۱۰۶-۵۰-۷۰-۴۷ وغیرھم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان کتب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

marfat.com

المحمدیہ ص۱۶، البدایہ والنہایہ ص۲۶۴ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص۵۳)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ[1] میں روایت درج فرمائی ہے کہ:-

اِنَّ اُمَّہٗ رَأَتْ حِیْنَ وَضَعَتْہُ نُوْرًا اَضَاءَتْ مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ[2]

بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب اُنہوں نے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جنا تو حضورؐ کے نورؐ سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

(کتاب الوفا ص۳۶ ج ۱، ص۹۴ ج ۱، سیرت حلبیہ ص۹۲ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص۶۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص۲۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص۱۶، زرقانی شریف ص ج ۱، ماثبت من السنۃ ص۵۳، مجمع الزوائد ص۲۲۳ ج ۸، اسعاف الراغبین ص۱)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا

اِنِّیْ رَأَیْتُ خَرَجَ مِنِّیْ نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔

میں نے دیکھا کہ مجھ سے نورؐ نکلا ہے جس سے میں نے شام کے محلات روشن اور

---

[1] محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزائیوں کی تردید کرتے ہوئے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دُنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی ہے دیکھئے شہادۃ القرآن ص۲۱۹ ج ۱، الخبر الصحیح عن القبر المسیح ص۱۷۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ چھٹی صدی کے اکابر واعیان میں ایک عظیم وجلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامنِ رحمت میں آ چکے ہیں۔

[2] دیوبندیوں کے مولوی بدرعالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنہ ص۱۱۵ ج ۳ پر درج کی ہے دفیق قادری

منور ہوتے دیکھے۔ (دلائل النبوۃ بیہقی ص۹۵ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ)

دیوبندیوں کے مفسر اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصریٰ علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نشر الطیب ص۱۷)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص۱۱۵ ج ۱)

بےشک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے (سیرت المصطفیٰ ص۱۱۷ ج ۱)

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ آدَمَ اَرَاہُ بَنِیْہِ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

۱؎ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمنوا تھے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۲، ۳۰ جولائی ۱۹۴۲ء)

نیز ان کی تصنیف لطیف نشر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر تا وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱، ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء ص۲، ۱۳ مارچ ۱۹۲۱ء)

۲؎ اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا تذکرہ کرتے ہوئے پہلے بےشک کا لفظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری)

۳؎ عارف حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ بہتر مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبریٰ ص۴۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

marfat.com

فَجَعَلَ يَرَاى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ رَاٰى نُوْرًا سَاطِعًا فِى اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْنُكَ اَحْمَدُ وَهُوَ اَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ ۔

(خصائص الکبریٰ ص۹۶ ج ۱ مطبوعہ: سعودی عرب)

پیدا فرمایا تو اُن کی اولاد اُن کو دکھائی گئی۔ تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور وُہ اوّل اور وہی آخر اور وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔

محدث ابنِ[ل] جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں۔

فَلَمَّا اَيْقَنَ آدَمُ بِالْمَوْتِ اَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهٖ شِيْثَ وَقَالَ يَا بُنَىَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِىْ اَنْ آخُذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ اَجَلِ هٰذَا النُّوْرِ الَّذِىْ فِىْ وَجْهِكَ اَنْ لَا تَضَعَهٗ اِلَّا فِى الْاَطْهَرِيْنَ مِنَ النِّسَآءِ

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو اُنہوں نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اُس نورِ محمدی کے بارے عہد لوں جو تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے۔ کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص۶)

ل محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کَانَ مِنَ الْاَعْيَانِ وَفِى الْحَدِيْثِ مِنَ الْحُفَّاظِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ صَنَّفَ هٰذَا الرَّجُلُ ۔ محدث ابن جوزی علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فنِ حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماءِ اُمت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

marfat.com

سیّدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سیّدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمّد مصطفیٰ علیہ التحیۃ الثنا نے ابھی اپنے قدوم میمنت لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دُودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مُشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اُس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اُس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اِظْهَرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اِظْهَرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اِظْهَرْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اِظْهَرْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا نُوْرُ[1] مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ اِظْهَرْ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَظَهَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(بیان المیلاد النبوی ص۲۲)

اے رسولوں کے سردار ظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہوجائیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہوجائیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر الخلق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہوجائیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبداللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوتے۔

اَلصَّلٰوةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

---

[1] اِظْهَرْ يَا نُوْرُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

marfat.com

اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کا عقیدہ

سیدہ طیبہ | اُمّ المومنین عائشہ[1] صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

عارفہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں :-

كُنْتُ اُخِيْطُ فِي السَّحَرِ فَسَقَطَتِ الْاِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ (قصص الانبیاء ۲۶۶)؛

میں سحری کے وقت کچھ سی رہی تھی کہ سوئی گر گئی بڑی تلاش کے باوجود سوئی نہ ملی۔ اتنے میں رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمرہ میں تشریف لائے تو اُن کے چہرہ مُبارک کے نور کی شعاعوں سے سُوئی مِل گئی۔

خصائص الکبریٰ ص۱۵۶ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۸، القول البدیع ص۱۴۷، جھیدۃ الشہدہ ص۱۰۲)

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ شفا شریف کی شرح میں ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ طیبہ طاہرہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

كُنْتُ اَدْخُلُ الْخَيْطَ فِي الْاِبْرَةِ حَالَ الظُّلْمَةِ لِبَيَاضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میں تاریک راتوں میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کی چمک سے سُوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتی تھی۔

(قصص الانبیاء فارسی ص۲۶۶، خصائص الکبریٰ للسیوطی ص۱۵۶ ج ۱، حاشیہ نسیم الریاض ص۳۲۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ سیدہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

---

[1] فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی علمی فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) علمی مشکلات کے حل کرنے میں مرجع صحابہ تھیں (سراجاً منیرا ص۱۱۶)

marfat.com

دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا مَسْرُوْرًا وَ اَسَارِیْرُ وَجْہِہٖ تَبْرُقُ

(دلائل النبوت ص۵۳ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے ۔ تو آپ کے چہرۂ انور کے خدوخال سے بھی بجلی کی طرح نُور چمک رہا تھا ۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دیکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علاّمہ جلال الدّین سیوطی اور علاّمہ شہاب الدین خفاجی علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین وہابیوں کی مقتدر شخصیت قاضی سلیمانؒ منصور پوری نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے ۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پُوری کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں ۔

"حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے ۔ اور میں چرخہ کات رہی تھی میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیشانی مُبارک پر پسینہ ہو رہا ہے ۔ اور اُس پسینہ کے اندر ایک نُور ہے جو اُبھر رہا ہے ۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ میں سراپا حیرت بن گئی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نظر مجھ پر پڑی ۔ فرمایا عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ حضور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دمکتا نُور ہے ۔ (اس پاک نظارہ نے مجھے سراپا چشم کر دیا ہے)

اے خنک چشمے کہ او حیران اوست
وے ہمایوں دل کہ آں قربان اوست

۱؎ مفسرِ الوہابیہ مولوی محمد صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ 'رحمۃ للعالمین' کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن ۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے ۔ اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے ۔ محدثین اور مؤرخین فضلا سفراس کی صحت و برتری کے معترف ہیں ۔ (اخبار محمدی دہلی ص۱۹ ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء)

marfat.com

بخدا اگر ابو کبیر ہذلی (ایامِ جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سُنا دیئے۔

وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ ... وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْضِلِ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِهِ ... بَرَقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبرا ہیں۔ ان کے درخشاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عائشہ کی پیشانی کو چوما۔

(رحمۃ للعالمین ص ۱۹۷-۱۹۸ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۳۲۶ ج ۱، حلیۃ الاولیاء)

اُمّ المومنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ

سیدہ طیبہ طاہرہ اُمّ المومنین

اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مخدومۂ کل سرکار آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةَ وَضْعِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔

ابتہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا جس رات رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، کتاب الوفا لابنِ جوزی ص ۹۴، زرقانی شریف مواہب اللدنیہ ص ۲۲ ج ۱)

marfat.com

خلفاءِ راشدین اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خلیفۂ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

علامہ احمد قسطلانی قدس سرہ النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ كَدَارَةِ الْقَمَرِ ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۹)

رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا رُخِ انور چاند کی طرح منور تھا۔

(خصائص الکبریٰ ص۱۷۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص۲۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص۱۲۵، دلائل النبوۃ از ابونعیم)

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِيْنٌ مُصْطَفًى بِالْخَيْرِ يَدْعُوْا ۔۔۔ كَضَوْءِ الْبَدْرِ زَائِلَةِ الظَّلَامِ

حضرتِ سیّدنا محمد مُصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم امین ہیں۔ اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔

(دلائل النبوۃ ص۲۲۵ ج ۱. جواہر البحار ص للنبہانی)

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

سیّدنا علی المرتضےٰ، مشکل خُدا، مشکل کشا، کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ فرماتے ہیں۔

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُءِيَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ

حبیبِ کبریا، مالکِ ہر دوسرا، محمد مُصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

marfat.com

ثنایاہ[1] کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے درمیان سے نُور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللدنیہ ص۲۷ ج ۱، انوار المحمدیہ ص۱۳۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عَرَقُ وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤَ۔ آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی تھے۔

(دلائل النبوت ص۱۸۷ ج ۱ حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۹۲)

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

سیدنا و امامنا حسن مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سید الانس والجان محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک حُلیہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَأْلَأُ[2] وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بلند رُتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں

---

[1] حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص۱۶۳ ج ۱ شمائل ترمذی ص۳ پس واضح ہوا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری عفرلہٗ)

[2] یتلالؤ کے معنے اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

لَیۡلَۃَ الۡبَدۡرِ۔ رات کا چاند چمکتا ہے۔

(مجمع الزوائد صفحہ ۲۷۹ ج ۸، شمائل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی خصائص الکبریٰ ص ۱۸۵ ج ۱، جواہر البحار ص ۳۵، دلائل النبوت صفحہ ۲۲۲ نشر الطیب ص ۱۱۱)

سیدنا علی المرتضٰی، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والدِ محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان فرماتے ہیں کہ نبیِ غیب دان، سیدِ مرسلاں محمد مصطفٰی علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا۔

کُنۡتُ نُوۡرًا بَیۡنَ یَدَیۡ رَبِّیۡ قَبۡلَ خَلۡقِ آدَمَ بِاَرۡبَعَۃَ عَشَرَ اَلۡفَ عَامٍ۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ ص ۱۰ ج ۱، زرقانی شریف ص ۴۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جواہر البحار ص ۷۶ للنبہانی)

سیدنا عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ

غزوۂ تبوک سے فتح و نصرت حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) ———— معنٰی یتلالؤ یضیٔ

ویشرق کاللؤلؤ قولہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر ای مثل تلالؤا القمر لیلۃ البدر یعنی یتلالؤ کے معنٰی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور تلالؤ القمر لیلۃ البدر کے معنٰی یہ ہیں نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا رُخِ انور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

لہ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے۔ (دیکھئے نشر الطیب ص ۷ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مستند ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

marfat.com

سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات منبعِ کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و التسلیمات مدینہ منوّرہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شانِ اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مُنہ کو سلامت رکھے تو اُنہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیئے جاتے ہیں۔ جن سے عمِ رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مُبارکہ کا بھی واضح علم ہوجاتا ہے۔ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین نے اپنی مُبارک تصانیف میں بھی وُہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِیْ ذَالِكَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

(کتاب الوفا صـ ۳۵ ج ا، خصائص الکبریٰ صـ ۹۷ ج ا، انسان العیون صـ ۹۲ ج ا، السیرت النبویہ صـ ۳۷، جواہر البحار صـ ۴۰، انوار المحمدیہ صـ ۱۶/۸، حجۃ اللہ علی العالمین صـ ۲۲۲، مواہب اللدنیہ صـ ۲۳، الاستیعاب، مستدرک صـ ۳۲۷ ج ۳، البدایہ والنہایہ صـ ۲۵۸ ج ۲، نشر الطیب صـ ۹، کتاب الملل والنحل صـ ۲۴۰ ج ۲، مجمع الزوائد صـ ۲۱۷ ج ۸، تلخیص المستدرک صـ ۳۲۷ ج ۳)

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔

اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی۔ آپ کے نُور سے آفاق منور ہوگئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نُور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب صـ ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ

سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:-

اِذَا تَکَلَّمَ رَاَیْ کَالنُّوْرِ

نبیِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ

marfat.com

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان مبارک کے درمیان سے نورِ مبارک نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص۲۳ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸، شمائل ترمذی ص۳، خصائص الکبریٰ ص۱۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص۴۵، مجمع الزوائد ص۲۷۹ ج ۸، شیم الجبیب)

علامہ ابن عبد البر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل[۱] عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے

اَنَّ النَّبِیَّ هُوَ النُّوْرُ الَّذِیْ كُشِطَتْ
بِهٖ عَمَايَاتُ مَاضِيْنَا وَبَاقِيْنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں۔ جن کے سبب ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص۳۷۴ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرورِ کون و مکاں، محبوبِ ربِ دوجہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا نورِ مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْاٰنُ بِاَنَّهُ النُّوْرُ الْمُبِيْنُ فَاِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔

بے شک قرآن پاک میں آپ کو نورِ مبین فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص۲۸۲ ج ۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

---

[۱] اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہٗ)

marfat.com

اِذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَألَأُ فِى الْجُدُرِ - (عصیدۃ الشہدہ ص۱۰۱،

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبسم فرماتے تو دیواریں آپ کے نورِ مبارک سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرٰی ص۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص۲۷۱ ج ۱ - انوار المحمدیہ ص۱۳۳، حجۃ اللہ علی العالمین - شفا شریف ص۳۹ ج ۱، حاشیہ شمائل ترمذی ص۱۶، شرح لملا علی قاری بر حاشیہ نسیم الریاض ص۳۳۵ ج ۱، مدارج النبوۃ ص۱۰ ج ۲، نشر الطیب ص۱۳۳، حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ (ترمذی شریف ص۲۰۵ ج ۲، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبرٰی ص۸۰ ج ۱، عصیدۃ الشہدہ ص۱۰۱)

میں نے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ کے چہرۂ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِىْ دَخَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَىْءٍ -

جس دن رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہوگئی۔[2]

(ابن ماجہ ص۱۱۹، مشکوٰۃ شریف ص۵۴۷، ترمذی شریف ص۲۰۲ ج ۲۔ مواہب اللدنیہ ص۶۸ ج ۱، انوار المحمدیہ ص۳۸، جواہر البحار ص۶ ج ۱، سیرت حلبیہ ص۲۳۴ ج ۲، خصائص الکبرٰی ص۱۷۱ ج ۱، مدارج النبوۃ فارسی ص۸۱ ج ۲، طبقات ابن سعد ص۲۲۱ ج ۱، مستدرک ص۱۲ ج ۳، تلخیص المستدرک ص۱۲ ج ۳)

---

[1] علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ الشَّرِيْفَ بِالشَّمْسِ فِى الْاِشْرَاقِ وَالنُّوْرِ (نسیم الریاض ص۳۳۵ ج ۱ مطبوعہ مصر)

[2] مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے در و دیوار بھی روشن ہوگئے تھے (مظاہر حق ص۲۲۵ ج ۴، فقیر قادری)

marfat.com

عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَشَرِيْكٍ سَمِعَا اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ مُبارک اُٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں مُبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(صحیح بخاری شریف ص۱۶۸ ج ۱، ص۶۵ ج ۴، نسائی شریف ص۲۲۴ ج ۱ مسلم شریف ص دلائل النبوت ص۱۸۴ ج ۱، خصائص الکبرٰے ص۱۵۷ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْئٍ مِّنْ دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے استسقا کے کسی اور دُعا میں اپنے مُبارک ہاتھوں کو زیادہ اُونچا نہیں اُٹھاتے تھے۔ اور استسقا میں اتنے ہاتھ اُٹھاتے تھے کہ آپ کی مُبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

(صحیح بخاری شریف ص۱۶۸ ج ۱ مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص۱۳۱ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص۱۹۰، حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۴)

سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ[1] كَاَنَّ عَرَقَهٗ

رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینہ کے

---

[1] ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ازھر اللون کا ترجمہ ابیض نیرًا روشن آفتاب کیا ہے۔ (مرقات) علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزھرۃ فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضا زہرہ لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمائل محمدیہ ص۱۹)

marfat.com

اللُّؤْلُؤُ۔ مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۶، دلائل النبوت بیہقی صفحہ ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف صفحہ ۳۳ ج ۱، خصائص الکبرٰی صفحہ ۱۸۴ ج ۱، رحمۃ للعالمین صفحہ ۱۷۴ ج ۲)

سیّدنا حسّانؓ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سید العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسولِ کریم کی نعت بیان کرتے ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ
یَلُوْحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجٰے الْمُتَوَقِّدِ[۲]

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت صفحہ ۲۲۶ ج ۱، زرقانی شریف صفحہ ۹۱ ج ۴، الاستیعاب صفحہ ۳۴۱ ج ۱)

سیّدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

نُوْرٌ اَضَاءَ لَہٗ عَلَی الْبَرِیَّۃِ کُلِّھَا!
مَنْ یَّھْدِ لِلنُّوْرِ الْمُبَارِکِ یَھْتَدِیْ

آپ کے نُور مبارک کی نورانیت نے تمام دُنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

---

[۱] اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشئ احسن من شعر حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سُنے (ابن جریر صفحہ ۶۲ ج ۱۸، ترجمان القرآن صفحہ ۹۲۶ ج ۹)

[۲] قاضی سلیمان منصور پوری وہابی نے بھی اپنی کتاب رحمۃ للعالمین صفحہ ۲۱ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور ترجمہ کیا ہے جو کہ درج ہے جب شبِ تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیا اللہ عفرلہٗ)

marfat.com

مُبارک نُور سے مستنیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض صفحہ ۲۷۵ ج ۳، مطبوعہ مصر)

ابنِ کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسرِ قرآن بھی ہیں نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہِ مصطفوی میں پیش کردہ شعر البدایۃ والنہایہ میں درج کیا ہے۔

دَافٍ وَمَاضٍ شِهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِدِ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا نُور ایسا نُور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نورِ مبارک پُورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ ہے آپ کے نُور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نُور اور روشنی حاصل کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۰۱، البدایہ والنہایہ صفحہ ۳۳۶ ج ۳)

امامِ اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ العزیز نے بھی سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللهِ مِنْ نُورٍ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہرِ نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی طرف سے نُور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۹۴ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ — آپ کا چہرہ مُبارک بجلی کی طرح چمک رہا ہے

۱؎ امام ابنِ کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ کے حوالہ جات فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی دیئے ہیں۔ (دیکھئے سراجاً منیرا صفحہ ۱۲۱، صفحہ ۱۲۲)

marfat.com

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ۔

اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب خوش ہوتے تو آپ کا رُخِ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے

(صحیح بخاری ص۵۰۲ ج ۲، مستدرک ص۶۰۵ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص۱۸۷ ج ۱، نسیم الریاض ص۳۳۹ ج ۱، دلائل النبوۃ ص۱۵۳ ج ۱، دلائل النبوت ص۲۳۳ ج ۳ از ابو نعیم حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۹ منتخب الصحیحین للنبہانی ص۱۳۰)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وُہ اشعار جو اُنہوں نے حضور پُر نُور، نُورٌ علیٰ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ مُبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ اُن میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے۔ جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدْنَاهُ وَنُوْرُ اللهِ يَجْلُوْا!
دُجَى الظَّلْمَاءِ عَنَّا وَالْغِطَاءُ

اور ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دُور ہوگئی اور روشنی ہی روشنی ہوگئی۔ اور سب پردے اُٹھ گئے۔

(البدایہ والنہایہ ص۳۳۶ ج ۳ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

(صحیح بخاری ص۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سید مرسلان فخرِ کون ومکان محمد مُصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنار نے دُعا فرمائی اور اپنے دونوں نورانی دستِ مُبارک اُٹھائے تو میں نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی

سیّدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرورِ کائنات، منبعِ کمالات، محمد مُصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

marfat.com

والتسلیمات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ وَ لَيُظْهِرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُوْرٍ

يَقُوْمُ بِهِ الْبَرِيَّةُ أَنْ تَمُوْجَا

اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ صفحہ ۳ ج ۱، صفحہ ۲۹۶ ج ۲)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ۔

(کتاب الوفا صفحہ ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۲۷ ج ۱)

جب رسول معظم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نورِ مبارک سے ساری زمین روشن اور منوّر ہو گئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے

بلکہ یوں کہیئے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ مالکِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رُخِ انور تلوار کی طرح تھا تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ كَانَ مُسْتَدِيْرًا۔ (حجۃ اللہ صفحہ ۶۸۵)

نہیں! بلکہ آپ کا چہرۂ انور سورج اور چاند کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۵، شمائل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۵ ج ۱، انوار المحمدیہ صفحہ ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی صفحہ ۱۵۱ ج ۱، صفحہ ۱۹۳ ج ۱، شفا شریف صفحہ ۲۹ ج ۱، خصائص

marfat.com

الکبریٰ ص۱۷۰ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص۱۷۴ ج ۲، دارمی شریف ص۳۴ ج ۱ نشر الطیب ص۱۳۴، منتخب الصحیحین ص۱۳۶)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَآءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ۔

میں نے سید الشافعین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ حلہ مبارک لیے ہوئے دیکھا اور چاند بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودہویں رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف اور ایک نظر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت اور حُسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شمائل ترمذی ص۲، مشکوٰۃ شریف ص۵۱۸، اشعۃ اللمعات فارسی ص۔ ج ۴، مواہب اللدنیہ ص۲۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص۱۷۰ ج ۱۔ دلائل النبوت بیہقی ص۱۵۲ ج ۱۔ الانوار المحمدیہ ص۱۲۴، رحمۃ للعالمین ص۱۷۴ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص۲۶۶)

فروغِ مہر بھی دیکھا نمودِ گلشن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے

قارئین کرام:- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدۂ حیرت در جمال با کمال وے خیرہ میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیچکس را مجال نظر و ادراک حسن او را ممکن نبودے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال وکمال کو دیکھنے سے آنکھ چندھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباسِ بشری میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حُسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبہانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

marfat.com

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ لَمَا أَطَاقَتْ اَعْيُنُنَا رُؤْيَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (الانوار المحمدیہ)

نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا تمام نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر نہیں ہوا - اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لاتیں -

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نورِ مجسم رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح چمکدار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ - نہیں! بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

(صحیح بخاری شریف ص۵۰۳ ج ۱، ترمذی شریف ص۲۰۴ ج ۲، مسلم شریف، شمائل ترمذی ص۲، خصائص الکبرٰی ص۱۷۰ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص۲۴۹ ج ۱، الانوار المحمدیہ ص۱۲۲، مدارج النبوت فارسی ص ج ، دلائل النبوت بیہقی ص۱۵۱ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۶۸۵)

چاند اور سورج کی تشبیہ

کے متعلق محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

تَشْبِيْهُ بَعْضِ صِفَاتِهٖ بِنَحْوِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اِنَّمَا جَارٍ عَلٰى عَادَةِ الشُّعَرَاءِ وَالْعَرَبِ وَاِلَّا فَلَا شَيْءَ يُمَاثِلُ شَيْئًا مِنْ اَوْصَافِهٖ اِذْ هِيَ اَعْلٰى وَاَجَلُّ مِنْ كُلِّ مَخْلُوْقٍ -

رسولِ انس وجاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفاتِ مبارکہ کو سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے وگرنہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی صفت مبارک سے کوئی شے بھی برابری اور ہمسری نہیں کرسکتی - اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

marfat.com

(جمع الوسائل لشرح الشمائل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

اِذَا سَجَدَ یُریٰ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔
(خصائص الکبریٰ ص۱۵۷ ج ا طبرانی ص۹۸ ج ا)

جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھی جاتی تھی۔

یَعْلُوْ بَیَاضَہٗ النُّوْرُ وَالْاِشْرَاقُ
(شرح شمائل محمدیہ ص۲۵)

ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتی تھی۔

نیز فرماتے ہیں

اِنَّ الْمُرَادَ کَانَ نَیِّرًا الْبَیَاضِ
(شرح شمائل محمدیہ ص۲۵)

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد ہے۔

علامہ ابراہیم بیجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کَانَ یَعْلُوْ بَیَاضَہٗ النُّوْرُ وَالْاِشْرَاقُ۔

سیّدنا عبداللہ بن زبعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

نبی آخر الزمان محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صحابی سیّدنا عبداللہ بن زبعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب الاستیعاب[1] میں درج فرمایا ہے۔

---

[1] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابوعمر ابن عبدالبر کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبدالبر حفظ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔ (بستان المحدثین فارسی ص۶۵) فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب سے کثیر تعداد میں روایات درج کی ہیں دیکھیے سراجاً منیراً (ص۱۱۱، ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِيْكِ عَلَامَةٌ
نُوْرٌ اَغَرُّ وَخَاتَمُ مَخْتُوْمٌ

یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہرِ نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

وہابیہ نجدیہ کے مشہور محقق قاضی سلیمان منصور پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ۔ یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں[۱] یعنی جھوٹے کے چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔

(رحمۃ للعالمین ص۲۷۴ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرورِ کائنات، باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کی بارگاہ بیکس پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

---

[۱] یہ روایت وہابیہ ہی کے ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

[۲] وہابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رُخِ انور پر نورِ نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا۔ جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا متعدد احادیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نورِ نبوت کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص۱۳۵ ج ۱)

[۳] یہ شعر نواب صدیق بھوپالوی نے ادلۃ المسائل ص۲۱۶ پر بھی لکھا ہے۔

marfat.com

عنہ نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٗ

تحقیق رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے ننگی تلوار ہیں۔

(الاستیعاب ص۲۴۷ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص۱۷۱ ج ۱، الانوار المحمدیہ ص۱۲۶، زرقانی شریف ص۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص۳۷۱ ج ۱، مستدرک ص۵۸۲ ج ۳ تلخیص المستدرک ص۵۸۲ ج ۳)

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ الْھِنْدِ مَسْلُوْلٗ

تو خدا کے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُھَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٗ

قارئینِ کرام :- اگر حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اُس پر آپ خوش ہیں۔

فَصَلَّ اللّٰہ علےٰ نورٍ کز وشد نورہا پیدا
زمین در حبِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

marfat.com

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ۔

(صحیح بخاری ص۱۶۸ ج ۲، ص۹۴ ج ۱)

نبیٔ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں بغلوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔

مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُلْنَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا !
مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا
مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

(کتاب الوفا لابن الجوزی ص۲۵۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر ص۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص۱۶۸، ص۱۷۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص۳۵، سیرت حلبیہ ص۲۳۴ ج ۲۔ ص۲۴۴ ج ۲، دلائل النبوت ص۲۳۳ ج ۲)

سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ اُنہوں نے اذان کہی۔ پھر اُنہوں نے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابۂ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

marfat.com

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِيْضِ سَاقَيْهِ

(صحیح بخاری شریف ص۵۰۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم باہر تشریف لائے اور آپ کی پنڈلی مبارک کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے وہی چمک اور نورانیت ہے۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

اَمَّا الصُّوْرَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ اَعْضَائِهٖ فِیْ حُسْنِهَا فَقَدْ جَآءَتِ الْاٰثَارُ الصَّحِيْحَةُ وَالْمَشْهُوْرَةُ الْكَثِيْرَةُ بِذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَعَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

محدث قاضی عیاض[1] علیہ الرحمۃ شفا شریف[2] میں تحریر فرماتے ہیں۔

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورتِ مبارکہ حسن وجمال اور تناسب اعضاء شریفہ کے متعلق بہت سے آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔ جو حضرت علی، انس بن مالک، ابوہریرہ، براء بن عازب، اُم المومنین عائشہ صدیقہ، ابن

---

[1] غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض بن موسےٰ صوبہ غرناطہ کے شہر سبتہ کے قاضی، فقہ، تفسیر، حدیث وسائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ للعالمین ص۳۵۰ ج ۲)

[2] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو اُن کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو اُن کی اس حالت کو تاڑ گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفاء کو مضبوط پکڑے رہو اور اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص۱۳۰ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

marfat.com

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَہٗ وَاَبِیْ جُحَیْفَۃَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ وَاُمِّ مَعْبَدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ اَبِیْ ھَالَۃَ وَمُعَرِّضِ بْنِ مُعَیْقِبٍ وَاَبِی الطُّفَیْلِ وَالْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ وَخُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَیْرِھِمْ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ

ابی ہالہ، ابو جحیفہ، جابر بن سمرہ، اُم معبد، ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل، عدا بن خالد، غریم بن فاتک، حکیم بن حزام وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں۔

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ بھی ہیں۔

اِذَا افْتَرَّ ضَاحِکًا افْتَرَّ عَنْ مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَنْ مِثْلِ الْغَمَامِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ ثَنَایَاہُ۔ (شفاء شریف صـ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مُسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بجلی اور برف کے اولوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مُبارک دندان کے درمیان سے نُور نکلتا دکھائی دیتا

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آقائے نامدار حبیبِ کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔

ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَبُشْرٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَاَتْ اُمِّیْ حِیْنَ حَمَلَتْ بِیْ اَنَّہٗ خَرَجَ مِنْھَا نُوْرٌ

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میں وُہ نُور ہوں کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

لہ اس روایت کو وہابیہ کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ صـ۱۴۷ میں بھی درج کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

marfat.com

اَضَاءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (خصائص الکبریٰ صـ۱۱۱ ج ۱، تفسیر ابنِ کثیر صـ۳۶ ج ۴، دارمی شریف صـ۱۷ ج ۱،

تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن سے ایک نُور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ صـ۲۷ ج ۲، زرقانی شریف صـ۱۱۶ ج ۱، جواہر البحار شریف صـ۱۱۴۴ ج ۳، مستدرک صـ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف صـ۵۱۳، جواہر البحار صـ۲، سیرت النبویہ للدحلان صـ۳۷، دلائل النبوت بیہقی صـ۱۱ ج ۱ صـ۷۱ ج ۱، سیرت حلبیہ صـ۷۷ ج ۱، سیرت ابنِ ہشام صـ۱۶۶ ج ۱)

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

محدث ابنِ جوزی رحمۃ اللہ القوی روایت فرماتے ہیں کہ

اِذَا اَرْضَعْتُهٗ فِی الْمَنْزِلِ اَسْتَغْنِیْ بِهٖ عَنِ الْمِصْبَاحِ۔

جب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دُودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمِ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا۔ کہ

لَا وَاللّٰهِ لَا اَوْقِدُ نَارًا وَلٰكِنَّهٗ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (بیان المیلاد النبوی صـ۵۴)

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نُور اور روشنی نورِ مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نُور ہے۔

سیّدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکۃ مکرمہ میں حضورِ پُرنور

marfat.com

نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اُس وقت حسین منظر یہ تھا۔

فَاَشْفَقْتُ اَنْ اُوْقِظَهُ مِنْ نَوْمِهٖ لِحُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ فَدَنَوْتُ مِنْهُ رُوَيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِیْ عَلٰى صَدْرِهٖ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ اِلَیَّ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نُوْرٌ حَتّٰى دَخَلَ خِلَالَ السَّمَآءِ۔

(مواہب اللدنیہ صـ۲۸ ج ۱، انوار المحمدیہ صـ۱۹)

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا حُسن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا نامناسب سمجھا۔ پھر میں آپ کے قریب ہوتی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نُورانی آنکھوں سے نُور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

سیدہ اُمِ عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ اُمِ عثمان ثقیفہ سے جن کا نام فاطمہ بنت عبداللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَیْءٌ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فِی الْبَيْتِ اِلَّا نُوْرٌ وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَى النُّجُوْمِ تَدْنُوْ حَتّٰى اِنِّیْ لَاَقُوْلُ لَيَقَعُنَّ عَلَیَّ فَلَمَّا وَضَعَتْ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالدَّارُ حَتّٰى جَعَلْتُ لَا اَرٰى اِلَّا نُوْرًا۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

"آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب صـ۱۹)

پس جب ان کو میں نے جنا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفا شریف صـ۲۴ ج ۱، خصائص الکبرٰی صـ۱۱۳، مواہب

اللدنیہ صفحہ ۲۲، سیرت حلبیہ صفحہ ۹۴ ج ۱، سیرت النبویہ صفحہ ۳۰، جواہر البحار صفحہ ۵۷ ج ۱، دلائل النبوۃ بیہقی صفحہ ۹۱، ۹۲ ج ۱، انوار المحمدیہ صفحہ ۱۶، زرقانی شریف صفحہ ج ۱، شواہد النبوۃ صفحہ ۲۲ دلائل النبوت از ابونعیم صفحہ ج ۱، مجمع الزوائد صفحہ ۲۲ ج ۸)

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے
بلکہ یوں کہیے کہ سب دُنیا کی دُنیا نور ہے

حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمتِ کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلاۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَاَضَاءَ لِیْ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتّٰی نَظَرْتُ اِلٰی بَعْضِ قُصُوْرِ الشَّامِ۔

مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔

(کتاب الوفا صفحہ ۹۵ ج ۱، مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۳ ج ۱، خصائص الکبریٰ صفحہ ۴۷ ج ۱، جواہر البحار صفحہ ۵۷ ج ۱، سیرت النبویہ صفحہ ۳۸، مدارج النبوت فارسی صفحہ ۲ ج ۲، نشر الطیب صفحہ ۱۹، زرقانی شریف صفحہ ج ۱، دلائل النبوت از ابونعیم صفحہ ج ۱)

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔

یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً۔

اے بیٹے! اگر تو ان کے حسن مبارک کو دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اُٹھتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۲، مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۱۷، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۶۸۹، دلائل النبوت للبیہقی صفحہ ۱۵۴ ج ۱، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۷۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ صفحہ ۲۵۱ ج ۱،

marfat.com

طبرانی شریف، انوار المحمدیہ صفحہ ۱۲۵، رحمۃ اللعالمین صفحہ ۲۷ ج ۲، دلائل النبوت از ابونعیم صفحہ ۲۲ ج ۳)

ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ

علامہ ابن حجر عسقلانی[1] قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری[2] شرح صحیح بخاری میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

---

[1] فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخیہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ اہلحدیث صفحہ ۶۵) وہابیہ کے ہفت روزہ "الاعتصام" میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مورخ، نغز گفتار شاعر اور سحر نگار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس ۲۱ سال مصر کے قاضی القضاۃ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام صفحہ ۶ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان القاب سے ملقب کیا ہے۔ الحافظ الکبیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث وعللہ فی الازمنۃ المتاخرۃ (البدر الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فرید زمانہ وحامل لواء السنۃ فی اوانہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفتہ فحدث عن البحر ابن حجر ولا حرج (الضوء اللامع) علامہ جلال الدین السیوطی اور علامہ شمس الدین السخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

[2] فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمۃ الحفاظ حافظ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام صفحہ ۹۲) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سرتاج ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام صفحہ ۶ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء)

(فقیر محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہ)

marfat.com

واپس آئی تو ابو اسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حُلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص۴۶۱ ج ۶، مواہب اللدنیہ ص۲۵ ج ۱ خصائص الکبریٰ ص۱۷۹ ج ۱، دلائل النبوۃ للبیہقی ص۱۵۳ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحبِ جمال و صاحبِ کمال نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء ٹھہرے
حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ

حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی پھوپھی جان سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شبِ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نورِ وے بر نورِ چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص۲۲ از علامہ عبد الرحمٰن جامی)

طبقات ابنِ سعد[1] میں ہے کہ حبیبِ ربّ العالمین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

---

[1] دیوبندیوں اور وہابیوں کے معتمد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابنِ سعد اور اس کے مصنف محدث ابنِ سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابنِ سعد مشہور محدث ہیں خود قابلِ سند ہیں خطیب بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ لکھے ہیں كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَجَادَ فِيهِ وَأَحْسَنَ۔ (سیرت النبی ص۲۹) سردار الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے بھی طبقات ابنِ سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی نے طبقات ابنِ سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔ (خطبات مدراس ص۶۲)

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

marfat.com

افضل الصلوٰۃ والسلام کا انتقال پُرملال ہوا تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَی الْمُرْتَضٰی لِلْھُدٰی وَالتُّقٰی
وَلِلرُّشْدِ وَالنُّوْرِ بَعْدَ الظُّلَمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مُرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ مجسمۂ ہدایت اور تقوےٰ ہیں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نُور ہیں۔

(طبقات ابنِ سعد صـ ۳۲۹ ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

بِفَقْدِ الْمُصْطَفٰی بِالنُّوْرِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نُور ہیں

(طبقات ابنِ سعد صـ ۳۲۹ ج ۲)

سیدہ عاتکہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

حضور پُر نور، نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری پھوپھی جان سیدہ عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

یَا عَیْنُ فَاحْتَفِلِیْ وَسَحِّیْ وَاسْجُمِیْ
وَابْکِیْ عَلٰی نُوْرِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٖ

اے آنکھ آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نُور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَی الْمُصْطَفٰی بِالْحَقِّ وَالنُّوْرِ وَالْھُدٰی

marfat.com

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ اور سراپا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۳۲۶، ۳۲۷ ج ۲)

سیّدہ اروٰی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

محبوب ربِ اکبر، شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال پُر ملال پر آپ کی پھوپھی جان اروٰی بنت عبد المطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم والم کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ:-

عَلٰی نُوْرِ الْبِلَادِ مَعًا جَمِیْعًا
رَسُوْلِ اللّٰہِ اَحْمَدَ فَاشْرُ کِیْنِیْ

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابنِ سعد ص ۳۲۵ ج ۲)

سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

حضور اکرم، رسولِ معظم، فخر آدم وبنی آدم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انتقال پُر ملال پر ظاہری فرقت پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان کرتی ہیں۔

؎ فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دودھ پلایا۔ ام ایمن وُہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملی تھی۔ اور جو آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابوا سے مکہ شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا آنحضرت اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے باسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ کہ اُمّ ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد کر دیا۔ اور اپنے مولیٰ اور متبنیٰ زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسامہ بن زید حبِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ حضرت اُمّ ایمن کا نام برکت تھا اور تھیں بھی بابرکت اور مقبول درگاہِ الٰہی چنانچہ ابن حجر نے اصابہ میں ابن سعد سے نقل

marfat.com

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَالِكَ نُوْرًا
وَسِرَاجًا يُضِيْئُ فِى الظُّلْمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے۔ سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد صفحہ ۳۳۳ ج ۲)

حضرت ہند بنت اثاثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیہ حضرت ہند بنت اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتَ بَدْرًا وَ نُوْرًا يُسْتَضَاءُ بِهٖ
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِى الْعِزَّةِ الْكُتُبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد صفحہ ۳۳۲ ج ۲)

ناظرین کرام: مندرجہ بالا احادیث شریفہ دیوبندی، غیر مقلد وہابی اور اہلسنت وجماعت بریلوی حضرات ہر سہ فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے درج کی گئی ہیں۔ جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ نبی آخر الزماں، سیاح لامکاں، سید مرسلاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نور تھے۔ سرور کائنات احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ التسلیمات نے ناجی اور جنتی فرقہ کی نشاندہی مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِى یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین مسلک حق اہلسنت وجماعت کا عقیدہ فرمان مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب ام ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی۔ آسمان کی طرف سے ایک ڈول جس میں نہایت شفاف وسفید پانی تھا اترا۔ میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۱ ج ۱۔ اصابہ۔ البدایۃ والنھایہ)

marfat.com

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی سرفراز خان گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفاء اربعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتدا ہے۔ ان کا منفرد قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص۲۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیرہ امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص۳۷)

غیر مقلدین وہابیوں کے محدث اور مجتہد عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوال صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیٹھ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ رسالہ اہلحدیث ص۳۷)

مولوی بشیر احمد سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبان عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اترا۔ اس میں ان کے واقعات مذکور ہیں وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس ان کے اجماع یا ان کے جمہور علماء کے اقوال سے سر نہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص۳۹)

حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت یافتہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض جتنی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص۵)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر چلنے والا فریق حق پر ہوگا۔ جو اس کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص۵)

قارئین کرام:- احادیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوئے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو اہلحدیث کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریظ احمد سہسوانی کا تحریر کردہ

marfat.com

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے اہلحدیث رہ سکتے ہیں ؟

امرتسری صاحب لکھتے ہیں کہ اہلحدیثوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا۔ بلکہ ان کا طرزِ عمل یہی رہا۔ کہ کتاب الہٰی اور احادیث مصطفوی اور آثارِ صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (اہلحدیث دہلی ص۱ کالم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۴ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اہلسنت وجماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقہ پر ہوں۔ (الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد ص۶۵)

لہٰذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنے میں اہلسنت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

ناظرین کرام:۔ حضور پرنور نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، خلفاء راشدین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براہین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمتِ محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین وفقہاء اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتبِ فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیشِ خدمت ہیں۔

---

marfat.com

مفسّرین، محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

علامہ یوسف نبہانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور قطب الاقطاب سیدالاسیاد فرد الافراد غوث الاغیاث شیخ الملک والجن والانس علی الاطلاق سیدنا وسندنا ومُرشدنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ الربانی بارگاہِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ صلوٰۃ وسلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَ

لہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہلحدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بڑے پکے موحد اور پورے متبع سنت تھے۔ جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳، ۲ جون ۱۹۲۰ء) فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہلحدیث تھے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباعِ سنت کی تاکید کرتے اور شرک وبدعت سے منع کرتے ہیں۔ (تاریخ اہلحدیث ص۱۵) محدث الوہابیہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہلحدیث تھے۔ شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق اہلسنت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ص۱۴۰ ج ۱) اکابرینِ وہابیہ اور دیابنہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوثِ اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراطِ مستقیم فارسی ص۵۶، ۱۳۲، ۱۴۷ مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ج ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد المشتاق، فتاویٰ اشرفیہ ص۹ ج۱۔ تذکیر ص۱۰ ج ۲، دعوات عبدیت ص۱ ج ۵، ابراہیم میر سیالکوٹی کی تاریخ اہلحدیث ص۲۴، ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۸ ۲۱ جون ۱۹۲۰ء، ص۱۶ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۱ء، ص۱۲ ۶ جون ۱۹۲۱ء

marfat.com

مِنْ شَفِيْقٍ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ تُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا مُنْتَهٰى وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوۃً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ۔ (افضل الصلوات ص۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے عقیدہ کا بیّن ثبوت ہے علامہ فاسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ کے عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لفظُ سَيِّدِيْ عَبْدِ الْقَادِرِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلَقَ وَهٰذَا الْاَصْلُ فِيْهِ وَاللَّامُ بِمَعْنٰى فِيْ اَوْ عِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُوْلِ كَثِيْرًا وَيَحْتَمِلُ ذَالِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ اَنَّ كُلَّ مَخْلُوْقٍ نَا لسَّابِقُ لَهٗ نُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَمِنْ نُوْرِيْ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ ۔ سیدی عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لفظ کہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ اللہ تعالٰے

۲؎ علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا ۔ (افضل الصلوات ص۸۲) نیز امام سخاوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات حاصل کی ہیں ۔ شیخ محی الدین یمنی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اُس سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالٰے کے حفظ و امان میں آجاتا ہے ۔ متواتر اُس پر اللہ تعالٰے کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے اور تمام مشکل امور اُس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں (افضل الصلوات ص۸۳) شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مجھے اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی ۔ اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا ۔ (جذب القلوب فارسی ص۲۶۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا ۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

marfat.com

کا درود ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فِی (میں) کے معنی میں ہے۔ یا عِندَ (نزدیک) کے معنے میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مُراد مخلوق ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبیِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نُور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے ہے۔ اس لیے کہ وُہ نُور ایجاد اور امداد دبڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص۱۴۹)

علامہ یوسف نبہانی[1] قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوات میں لکھا ہے سیدنا غوثِ اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں ایک اور درود شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جُملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ مبارکہ کی وضاحت ہوجاتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الْبَھِیِّ وَالْعِیَانِ الْجَلِیِّ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَہٗ مِنْ نُوْرِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ خَلَقْتَہٗ مِنْ نُوْرِ ذَاتِکَ۔

(افضل الصلوات ص۱۸۱-۱۸۲-۱۸۴-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

رُخِ انور کی تجلّی جو قمر نے دیکھی!
رہ گیا بوسہ وُہ نقشِ کفِ پا ہو کر!

---

[1] علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ وُہ مستند اور معتقد علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیا عربی کا اُردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم الامت، معتبر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانہ بھون سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

marfat.com

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہِ رسالتمآب علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰی

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَائِكَ (قصیدۃ النعمان ص۲۳)

آپ وُہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نُور سے منور اور آپ ہی کے جمال و کمال سے سُورج روشن ہے۔

لہ وہابیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داؤد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ المصابیح کے مصنف محمد بن عبداللہ الخطیب کا ایک رسالہ الکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اُس میں اُنھوں نے ان صحابہ، تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا ہے۔ آئمہ اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً کچھ لکھا ہے۔ امام ابوحنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح وبسط سے لکھیں تو مضمون بہت پھیل جائے گا لیکن باایں ہمہ ہم ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہے جاسکتے ہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ عَالِمًا عَامِلًا وَرِعًا زَاهِدًا عَابِدًا اِمَامًا فِیْ عُلُوْمِ الشَّرِيْعَةِ۔ یعنی وُہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور علومِ شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص۳ ج ۱ مطبوعہ لکھنؤ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ اِمَامًا وَرِعًا عَالِمًا عَامِلًا مُتَعَبِّدًا كَبِيْرَ الشَّانِ آپ دین کے پیشوا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار، عالم باعمل عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے (تذکرۃ الحفاظ ص۱۵۱ ج ۱) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی امام الوہابیہ حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (جو کہ ابراہیم میر اور ثناء اللہ امرتسری کے اُستاد تھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اے جلوۂ نورِ خدا اے نورِ ذاتِ کبریا | ہے نور سے تیرے بجا ماہِ منور کی ضیاء
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخشندگی! | مہرِ درخشاں میں نہ تھی گر تو نہ ہوتا جلوہ زا

حضرت عبداللہ بن مُبارک رضی اللہ عنہ اور ابنِ جوزی کا عقیدہ

علامہ ابراہیم بیجوری اور علامہ محمد بن قاسم جسوس علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مُبارک اور محدث ابنِ جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آئمہ دین اور خصوصاً امام ابوحنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (تاریخ اہلِ حدیث ص۲۳۷ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص۱۲ اپریل ۱۹۶۷ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے: اِمَامُنَا وَسَیِّدُنَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ النُّعْمَانَ۔ نیز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے۔ (معیار الحق ص۵،۶) وہابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم ابوحنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوفِ الٰہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف اور آپ کے کمالاتِ امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کامل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں۔ پس نبوتِ محمدیہ کی تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص۹، ۱۹) اکابرینِ وہابیہ ثناء اللہ امرتسری، ابراہیم میر، داؤد غزنوی وغیرھم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے (المحدیث امرتسر ص۶ ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء احیاء المیت ص ، الاعتصام ص) فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم اللادب لوگ اس سے چڑیں نہیں (احیاء المیت ص۱)

لہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مُبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری اور سفیان بن عینیہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد حذاء رحمہم اللہ اجمعین اور دیگر کبار تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے علماء اور مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

marfat.com

الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهٗ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهٗ عَلٰى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْءُهٗ عَلٰى ضَوْءِ السِّرَاجِ۔

رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا سایہ نہ تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوتے تو آپ کا نورِ مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کا نورِ مبارک چراغ کے نور اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے فقیہ بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت سے صلحاء نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی ندا کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی بہشت بریں میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام صفحہ ۶۷-۶۸-۶۷) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قتیبہ بن سعید بلخی بغلانی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خَیْرُ اَھْلِ زَمَانِنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ ثُمَّ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل ہیں (البستان المحدثین فارسی صفحہ ۵۸) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ مِثْلَ بْنِ الْمُبَارِكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی صفحہ ۵۸) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولوی اشرف سندھو لوکی جو کہ وہابیوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک مرد چند اشخاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلبِ علمِ حدیث آئے اور یہ کہا کہ یَا عَالِمَ الْمَشْرِقِ حَدِّثْنَا یعنی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس جگہ تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ وَيْحَكُمْ عَالِمَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی صفحہ ۵۸ علمائے اسلام صفحہ ۶۷)

marfat.com

(سیرت حلبیہ صفحہ ۲۴۴ ج ۳، شرح شمائل محمدیہ صفحہ ۲۴ فوائد حلبیہ صفحہ ۳۶ ج ۱)

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام ابوالفرج جمال الدین ابن جوزی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَهُوَ السِّرَاجُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِيُ وَالْمَهْدِيُّ وَالْمُهْتَدِيُ وَالْمُرْتَضٰى وَالْمُصْطَفٰى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ الْمُبِيْنُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَالْمُبَارَكُ وَنُوْرُ الْاُمَمِ وَنُوْرُ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُطْفٰی سَیِّدُ النَّاسِ وَسَیِّدُ

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی مہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان، شاہد، مبارک، نور الامم اور اللہ تعالیٰ کے ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت، خیر الخلائق منبر اعلیٰ کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

ل دیوبندیوں اور وہابیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ اور بہت سے فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔ خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاعتصام گوجرانوالہ صفحہ ۶ ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء)

حافظ ابن ذہبی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، دقائق، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ بوستان صفحہ ۱۸)

marfat.com

اَلْبَشَرِ وَحُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْخَلْقِ وَخَیْرُ الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ الْاَعْلٰی وَاَکْرَمُ وُلْدِ آدَمَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ۔

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت وتکریم والے، رحمٰن جل جلالہٗ کے حبیب ہیں۔

(بیان المیلاد النبوی ص۱۵)

ایک دوسرے مقام پر بارگاہِ نبوی میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مُبَرْقَعَۃٌ تَجَلّٰی عَلٰی ذَالِکَ الْحِمٰی هِیَ النُّوْرُ لٰکِنْ ضَلَّ فِیْ حُبِّہَا عَقْلِیْ

وُہ جھرمٹ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت میں میری عقل خود رفتہ ہوگئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص۳۳)

امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ[1]

امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام اہلسنت علامہ ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں

قَالَ الْاَشْعَرِیُّ اِنَّہٗ تَعَالٰی نُوْرٌ لَیْسَ کَالْاَنْوَارِ وَالرُّوْحُ النَّبَوِیَّۃُ الْقُدْسِیَّۃُ لَمْعَۃٌ مِّنْ نُّوْرِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ شَرَرُ تِلْکَ الْاَنْوَارِ وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُّوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ۔

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوح اُسی نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چنگھاریاں ہیں۔ اور نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص۲۲۱ مطبوعہ مصر)

---

[1] امام ابوالحسن اسماعیل بن علی الاشعری نو واسطوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچپن ۵۵ تک پہنچتی ہے۔ آپ ۲۷۰ھ میں بصرہ میں پیدا ہوئے اور ۳۳۰ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

marfat.com

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسرِ قرآن ہیں اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِیْنَ عِنْدَ الْاِیْجَادِ لِاَمْرِ کُنْ کَمَا قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔

(تفسیر نیشاپوری ص۵۵ ج ۸ برحاشیہ تفسیر ابنِ جریر مطبوعہ مصر)

امرِ کُن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اوّل ہوں۔ جیسا کہ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی[1] شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :۔

اَیْ یُضِیْئُ فِی الْجُدْرِ اَیْ یُشْرِقُ نُوْرُہٗ عَلَیْہَا اِشْرَاقًا کَاِشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَیْہَا۔

(مواہب اللدنیہ ص۲۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نورِ مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشن ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

---

[1] دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابنِ حجر کے ہمرتبہ تھے (سیرت النبی ص۲۳ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل، جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مفتی محمد شفیع کی مصدقہ بھی ہے کے ص۲۳ پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیابنہ و وہابیہ مثلاً اشرف علی تھانوی۔ مفتی محمد شفیع۔ شبلی نعمانی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی۔ سلیمان منصور پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

marfat.com

امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ قرآنِ پاک کے عظیم مفسر امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے والضحیٰ سے نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور واللیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لِاَنَّہٗ وَجْھُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَدِیْدَ النُّوْرِ بِحَیْثُ یَقَعُ نُوْرُہٗ عَلَی الْجِدَارِ اِذَا قَابَلَھَا۔

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اُٹھتیں۔

(زرقانی شریف ص۲۱ ج ۶)

ہے کلامِ الٰہی میں شمس وضحےٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ جَبْھَۃِ اٰدَمَ۔

فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ص۳۰۲ ج ۲، جواہر البحار ص۵۵۴)

علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

قَدْ خُلِقَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا وَرَدَ بِہِ الْحَدِیْثُ

بیشک نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شئے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

ۓ فخرالوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد مکرم حامل لوا السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں باندازِ عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالقِ اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتابِ عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

marfat.com

الصَّحِیح ۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ) صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔

سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجددِ الف ثانی قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

نے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ اہلحدیث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذاتِ گرامی سے ایک دُنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت، ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں ان کی شہرۂ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صُورت میں موجُود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی زندگی ہی میں مرتب و مدوّن کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ اہلحدیث دہلی ص۸ یکم جنوری ۱۹۵۹ء) محدث الوہابیہ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنّت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور عُلمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصُول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور ص۳ ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی داؤد غزنوی کی زیرِ نگرانی شائع ہونے والا ہفت روزہ الاعتصام لکھتا ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نُصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امامِ ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبدالاحد السرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیانہ صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ شیخ احمد سرہندی نے نابغہ روزگار عُلماء فحول اساتذہ اور کبار فقہاء سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی تھی۔ (الاعتصام ص۵ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے پنہاں ہیں۔ (الاعتصام ص۳ ۳ جون ۱۹۵۵ء) امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی، قیوم زمانی جیسے معزز القاب لکھے ہیں (صراطِ مستقیم فارسی ص۱۳۲) قاضی سلیمان منصور پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۲ ج ۲) وہابیہ کا مشہور آرگن اہلحدیث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف ثانی مجدد وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وُہ اپنے زمانہ کی اسلامی خرابیوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنابریں حضرت ممدوح سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہا سوالات کیے اور شافی جوابات دے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۳ ۱۲ جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

marfat.com

میں اپنے عقیدہ مبارکہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُلِقْتُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ دیگراں برا ایں دولت میسر نشدہ است جاننا چاہیئے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت ومشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ جبکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص۱۹۱ ج ۳ مکتوب ۱۰۰)

علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر الہیتمی المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ نُوْرًا اَنَّهٗ اِذَا مَشٰى فِي الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهٗ ظِلٌّ لِاَنَّهٗ لَا يَظْهَرُ اِلَّا لِلْكَثِيْفِ وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّصَهُ اللّٰهُ مِنْ سَائِرِ الْكَثَافَاتِ الْجِسْمَانِيَّةِ وَصَيَّرَهٗ نُوْرًا صِرْفًا لَا يَظْهَرُ لَهٗ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح قصیدہ ہمزیہ۔

بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف شئے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی کثافتوں سے مبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا خالص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا افضل القریٰ از ابن حجر مکی)

---

[۱] دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ اکمال الشیم ص۶۳)

marfat.com

امام غزالیؒ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب دقائق الاخبار کی ابتدا ہی میں بَابُ فِی تَخْلِیْقِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص۲)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ اَھْلُ الظَّاھِرِ وَالشُّھُوْدِ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (تفسیر روح البیان ص۱۳۹ ج ۳)

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا۔

علامہ جلال الدینؒ سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام المحدثین علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ سَبُعٍ مِنْ خَصَائِصِہٖ اِنَّ ظِلَّہٗ

ابن سبع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ

۱؎ مفسر الوہابیہ محمد جوناگڑھی نے امام غزالی کو امام الزمان لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی ص۷ یکم جنوری ۱۹۴۲ء) وہابیہ نجدیہ کا آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ ان کی عبقریت نابغیت کا پوری دنیائے علم میں شہرہ ہے۔ اور ان کے ذہن و فکر کی بلند پروازیوں کا بڑے بڑوں نے لوہا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکمائے مغرب و مشرق نے انگریزی اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو داد تحقیق دی۔ (الاعتصام ص۶، ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء)

۲؎ وہابیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمان علم کا مہرو ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص۹ ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچھتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان الکبریٰ ص۴۴)

(باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْاَرْضِ وَاِنَّهٗ كَانَ نُوْرًا۔
(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۶۹ ج ۱)

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ نُور تھے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ

لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ اَيْ قَدَّرَ عَلٰى اَصْلِ الْوَضْعِ اللُّغْوِيِّ وَبِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ سُمِّيَ الْمُصْطَفٰى بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَبِاَبِي الْاَرْوَاحِ۔
(زرقانی شریف صفحہ ۲۷ ج ۱ مطبوعہ مصر)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وُہ میرا نُور ہے۔ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام مبارک نُور الانوار اور ابوالارواح رکھا گیا ہے۔

علامہ زرقانی[له] علیہ الرحمۃ حدیث كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لِخَلْقِ نُوْرِهٖ قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا نُور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (زرقانی شریف صفحہ ۱۶۴ ج ۳)

اَبْرَزَ الْحَقِيْقَةَ الْمُحَمَّدِيَّةَ مِنَ الْاَنْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں عَيْنَ النُّوْرِ الْاَحْمَدِيِّ لِمُشَارٍ اِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔ مَرْفُوْعًا يَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ اس سے مُراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔

له وہابیہ نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بلوکی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (تاریخ التقلید صفحہ ۳۰)

marfat.com

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی مرفوعاً حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا ہے۔ (زرقانی ص۲۷ ج ۱)

شیخ ابوالمواہب[1] شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالمواہب شاذلی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے

یَا سَیِّدَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ الْمَقْصُوْدُ مِنَ الْوُجُوْدِ وَاَنْتَ النُّوْرُ الَّذِیْ مَلَاءَ اِشْرَاقُہُ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ۔

اے ہمارے سردار اے رسول اللہ آپ ہی کائنات کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر دیا ہے۔

(افضل الصلوات ص۱۱۸)

شیخ احمد[2] بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بیکس پناہ رسالتمآب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَۃِ الْاَصْلِ النُّوْرَانِیَّۃِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ۔ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْیَسَارِ۔ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَآلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ۔

(افضل الصلوات ص۸۵-۸۶)

---

[1] علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین وہابیہ کے نزدیک بھی مسلمہ محقق ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالمواہب شاذلی بہت بڑے زیرک نیکوکار علماء راسخین اور ابرار میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف لکھیں (طبقات الکبریٰ عربی ص   ) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

[2] شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا تذکرہ لکھتا ہوں۔ (طبقات الکبریٰ ص   )

marfat.com

سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ العارفین سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ درود شریف ان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ[1] (افضل الصلوات ص۱۱۴)

مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

سند المحدثین مُلّا علی قاری[2] رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ هُوَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَلْبِهٖ وَقَالَبِهٖ نُوْرٌ یُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْوَانُ وَیُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْرَارُ۔ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا قلبِ مبارک اور بدنِ اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اُسی نور ہی سے روشن اور مستنیر ہیں۔ اور دلوں کے اسرار اور بھید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص ۔ برحاشیہ نسیم الریاض)

مُلّا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمار شریفہ میں سے طٰہٰ بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور طٰہٰ کے عدد حروفِ ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودھویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں۔ وَجْهُهٗ فِیْ غَایَةِ النُّوْرِ پس نبی کریم علیہ وآلہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے چہرہ مبارک کو نورٌ علیٰ نور ہونے کی وجہ سے بدر فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص۲۳ ج ۱)

مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیر میں فرماتے ہیں اَمَّا نُوْرُهٗ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَهُوَ فِیْ غَایَةٍ مِّنَ الظُّهُوْرِ شَرْقًا وَّغَرْبًا وَاَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرُهٗ وَسَمَّاهُ فِیْ كِتَابِهٖ نُوْرًا۔ لیکن نورِ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ شرقاً اور غرباً خوب ظاہر

---

[1] اے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیج ہمارے سردار جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر جو کہ نورِ ذاتی ہیں۔ اور ان کا نور تمام آثار۔ آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولادِ پاک اور صحابہ کرام علیہم الرضوان پر۔

[2] دیوبندی مولوی سرفراز صاحب گکھڑوی نے مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانۂ روزگار فقیہ و محدث لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص۔)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نورِ مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیر صفحہ ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ عبد الرحمٰن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نورِ محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روض الانف صفحہ ۸ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّہٗ کَانَ لَاظِلَّ لِشَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شفا شریف صفحہ ۲۴۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مشی فِی الشَّمْسِ اَوْ فِی الْقَمَرِ لَا یَکُوْنُ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ لِاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت حلبیہ صفحہ ۳۸۷ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّہٗ لَاظِلَّ لِشَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا۔ (مقاصد الحسنہ صفحہ ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

کَانَ نُوْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَبْھَۃِ اٰبَائِہٖ مِنْ اٰدَمَ اِلٰی اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ وَھُوَ نُوْرٌ حِسِّیٌّ کَالْقَمَرِ فِی اللَّیْلَۃِ الظَّلْمَاءِ۔ (شرح شفا شریف صفحہ ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

marfat.com

سید عبدالرحمٰن العیدروس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبدالرحمٰن العیدروس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

کَانَ نُوْرُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْاَصْلُ فِیْ تَکْوِیْنِ جَمِیْعِ الْاَشْیَآءِ۔

تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جواہر البحار شریف ص۱۷ مطبوعہ مصر)

سید سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات[1] شریف میں بارگاہِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں درود شریف کا ہدیہ ان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ

اے اللہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ

---

[1] مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے ستر سال بعد بلادسوس میں آپ کی قبر میں سے نعش مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون ہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا۔ جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برستی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بکثرت پڑھتے ہیں اور پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص۱۳۰، ۱۲۹۔ جامع کرامات الاولیاء، فضائل درود شریف ص۸۹)

[2] حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، اشرف علی تھانوی وغیرھم کو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المہند ص۱۶ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہم (شاہ ولی اللہ) کو اجازت ہمارے شیخ ابوطاہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادریس سے جو کہ محجوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا محمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مؤلف سید شریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص۱۴۳)

marfat.com

وَسِیۡلَتِیۡ اِلٰی سَنَادِ۔ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب بھیدوں کے بھید ہیں درود بھیج۔
(دلائل الخیرات صفہ ۵۹ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء مالکِ ہر دو سرا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسماء شریفہ لکھے ہیں جن میں ایک اسم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات صفہ ۳۶ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہٗ اورا نور نام وسراج منیر در غایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بوے طریق قرب و اصول و روشن شد بجمال وکمال وے ابصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جاء کم من اللہ نورٌ و کتاب مبین۔ حضرت حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوتے۔ اس سرور سے طریق قرب اور وصول۔ اور اس جناب کے جمال وکمال سے ابصار اور بصائر۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آ گیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت صفہ ۶ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتدا ہی میں فرماتے ہیں کہ بدانکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ و سائر مکونات علوی و سفلی از اں نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیقِ عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

ف فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے) مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم وفضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کمالاتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسنِ عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں۔ جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اہلحدیث صفہ ۳۹۵)

وہابیہ نجدیہ کے مشہور راسخ مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائلپور کے ایڈیٹر بھی ہیں لکھتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی حکمت نے جن عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس ظلمت کدہ میں اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلوے میں پھر سے ظاہر کریں۔ ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک سوتوں کو از سر نو جاری کر دیا۔ اسلام کے عقاید کو (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وُہ میرا نُور ہے جیسا کہ مکونات علوی وسفلی آپ ہی کے نُور سے ہیں۔

(مدارج النبوت فارسی صہ ج ۲)

آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نُور بُود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سر سے لے کر پاؤں مُبارک تک تمام نور ہی نُور تھے۔ (مدارج النبوت فارسی صہ ۱۳۷ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور یکے از اسماء آنحضرت است و نور را سایہ نمے باشد۔ نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسماء شریفہ میں سے آپ کا ایک اسم شریف نُور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی صہ ۱۲ ج ۱)

عبد العزیز دباغ[1] علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

غوث صمدانی سیدی عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی نُوْرُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وُہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نُور مُبارک تھا۔

(الابریز صہ ۲۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو داعی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے۔ علماء سُو کو بے نقاب کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور واشگاف کیا گیا کہ ان کے اقوال اس قابل تو ضرور ہیں کہ انہیں جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن تین پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دُنیائے اسلام مجدد الفِ ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبد الحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا سوم الشیخ احمد بن عبد الرحیم جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام صہ ۵ ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء) وہابیہ نجدیہ کی اہلحدیث کانفرنس دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ دسویں صدی ہجری میں حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن وحدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (اہلحدیث امرتسر صہ ۱۲ ۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء)

[1] دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبد العزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ القادری)

marfat.com

علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ عمر بن احمد خرپوتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نُور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(عصیدۃ الشہدہ صـ۷۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ زادہ شارح قصیدہ بردہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

اِنَّ الْمُکَوَّنَاتِ تَکَوَّنَتْ بِاِفَاضَۃِ فَیْضِ نُوْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ھُوَ الْمُسْتَفِیْضُ مِنَ الْفَیْضِ الْاَوَّلِ فَوُجُوْدُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامِ۔

موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وُہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجودِ اول آپکے نُورِ مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اُسی نُور سے ہے۔

(شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ برحاشیہ عصیدۃ الشہدہ صـ۱۱)

ہے اُنہیں کے نُور سے سب عیاں ہے اُنہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صُبح تابش مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں!

مولانا رومؒ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نُورِ حق را کس نجوید زاد و بُود
خلعتِ حق را چہ حاجت تار پود!

(مثنوی شریف صـ۲۴۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نُورِ حق کے لیے کوئی زاد و بُود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعت حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نورِ حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اُس کے

ـــہ وہابیہ کے مستند مولوی تقریظ احمد سہسوانی کی زیر ادارت شائع ہونے وہابیوں کے اخبار اہلحدیث دہلی میں لکھا ہے کہ مولانا رسم اہلحدیث تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے (باقی اگلے صفحہ)

marfat.com

آباؤ اجداد تھوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ ؎

کمتریں خلعت کہ بدہد در ثواب! بر فزاید بر طرازِ آفتاب!

یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے بڑھ جاوے تو بھلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے۔ خوب سمجھ لو۔

(کلیدِ مثنوی ص۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی صاحبِ تفسیرِ حسینی[1] علیہ الرحمۃ

(بقیہ صفحہ ۱۲۴) بحرِ تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقتِ حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سردارِ اہلِ توحید پختہ اہلحدیث اور صاحبِ تحقیق تھے۔ (اہلحدیث دہلی ص۱۲ یکم ستمبر ۱۹۵۴ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مثنوی مولوی معنوی ہست قرآں در زبانِ پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اُس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اُس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (التذکیر ص۱۶ حصہ سوم۔ امداد المشتاق ص۳۳-۳۷) دیوبندیوں کے اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے درس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ) صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کریں۔ (ارواحِ ثلاثہ ص۲۲۶)

[1] سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شیعہ حضرات کی تردید کرتے ہوئے تفسیرِ حسینی کا حوالہ حجت کے طور پر پیش کیا ہے۔ دیکھئے اخبار اہلحدیث امرتسر ص۵ ، ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَہٗ نَظِیْرٌ فِی النُّجُوْمِ وَالْاِنْشَاءِ وَلَہٗ مُشَارَکَۃٌ فِیْ سَائِرِ الْعُلُوْمِ مَعَ الْفُضَلَاءِ وَلَہٗ تَصَانِیْفُ کَثِیْرَۃٌ مِنْہَا جَوَاہِرُ التَّفْسِیْرِ (الفوائد البہیہ ص۸۶-۸۷)

marfat.com

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اوّل چیزیکہ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ بنور قدم از ظلمت کدہ عدم بوجود آوردہ نور وے بُود صلی اللہ علیہ وسلّم کہ اوّل ماخلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے ظہور او موجود گردانید۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز حق سُبحانہٗ وتعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمتکدۂ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کا نور تھا۔ کہ اوّل ماخلق اللہ نوری۔ اس کے بعد تمام دُنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نُور کے واسطے موجود کیا۔

نُور او چوں اصل موجودات بود !
ذات او چُوں معطی ہر ذات بُود

(تفسیر حسینی فارسی صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ نولکشور)

علامہ یوسفؒ نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہٗ النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

وَھُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ اَصْلُ الْبَرَایَا حِیْنَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَّاءَ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نُور ہیں جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرا فی مدح سید الانبیاء صفحہ ۱۸)

کَانَ اِذَا تَبَسَّمَ فِی اللَّیْلِ اَضَاءَ الْبَیْتُ۔ (جواہر البحار صفحہ ۲۲) آپ جب رات کو مُسکراتے تو گھر روشن اور منوّر ہو جاتا۔

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

لہ دیوبندیوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ مدنیہ لاہور والے لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے آپ کو جو والہانہ عشق تھا۔ اُس کی حرارت آپ کی تحریروں میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت کا اعجاز تھا۔ جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفحات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاقِ حسنہ پر تحریر کرائے۔ (شمائل رسول صفحہ ۹ مطبوعہ لاہور) (فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری)

marfat.com

علامہ نبہانی علیہ الرحمۃ جواہر البحار[1] شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ

اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا ظِلَّ لِشَخْصِہٖ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ لِاَنَّہٗ کَانَ نُوْرًا۔ (جواہر البحار ص۵۸)

بے شک نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہیں تھا کیونکہ آپ کی ذات خود نور تھی۔

جواہر البحار شریف میں ہی فرماتے ہیں کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرًا اَضَاءَ الْعَالَمِیْنَ۔ (جواہر البحار ص۶۱)

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ایک نور تھے جن کی روشنی سے سارے جہان روشن ہو گئے۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے!
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب "افضل الصلوات" میں درود شریف لکھا ہے جس میں حبیب کبریا، مالکِ ہر دوسرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان القاب سے ندا کی ہے جن سے علامہ نبہانی کا عقیدہ بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ یَا نُوْرَ الْحَقِّ یَا سِرَاجَ الْعَوَالِمِ یعنی اے نورِ حق۔ اے جہانوں کے سراج۔ (افضل الصلوات ص۱۶۹)

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ دلائل الخیرات کی شرح الدلالات الواضحات میں فرماتے ہیں۔

المتقدم المخلوق نُوْرُہٗ مِنْ نُوْرِکَ قَبْلَ جَمِیْعِ الْخَلْقِ۔ (الدلالات الواضحات ص۶۲ مطبوعہ مصر)

تمام مخلوق سے پہلے اُن (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور مبارک اے اللہ تیرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔

علامہ نبہانی اسم شریف "اَلْفَاتِح" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرُہٗ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز سب سے پہلے پیدا فرمائی، وہ

---

[1] علامہ نبہانی نے وسائل الوصول میں بھی اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرًا فَکَانَ اِذَا مَشٰی بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَا یَظْھَرُ لَہٗ ظِلٌّ۔ (وسائل الوصول ص۱۲۷) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہٗ)

marfat.com

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا۔ ان کا نور مبارک تھا اور ان کے نور مبارک سے کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

(الدلالات الواضحات ص۵ برحاشیہ دلائل الخیرات ص۸۲)

علامہ دحلان[1] مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ احمد ذینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ بارگاہِ مصطفوی میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار رہے ہیں۔

اَوَّلُ الْخَلْقِ نُوْرُهُ كَانَ قِدْمًا مِنْهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ وَثَمَّا
حَلَّ نُوْرٌ لَهُ بِظَهْرِ اَبِيْهِ آدَمَ ثُمَّ فِيْ كِرَامِ بَنِيْهِ

(افضل الصلوٰت ص۲۰۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمٰن کا عرشِ معلٰی اُس جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ تک منتقل ہوتا گیا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ

کلیمے کہ چرخِ فلک طور اوست ہمہ نورہا پرتو نور اوست!

آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخِ آسمان آپ کا طور ہے۔ سب نور آپ کے نور مبارک کا عکس ہیں۔

(بوستان فارسی ص۲ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا علامہ جامی قدس سرہ السامی کا مرہونِ منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

فَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نُوْرٍ کزو شد نورہا پیدا
زمیں در حبِ او ساکن فلک در عشق او شیدا (کلیاتِ جامی)

---

[1] علامہ احمد ذینی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے مقتدر مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر مکہ مکرمہ میں شیخ المشائخ مولانا الشیخ احمد دحلان مفتی شافعیہ سے روایت واجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ الخلیل ص۲۸)

marfat.com

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت ادریس کاندھلوی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریائے یقین ! نور عالم رحمۃ للعالمین ! !

آنچہ اول شد پدید از جیب غیب بود نور پاک او بے ہیچ ریب

(عقائد الاسلام ص۷۷-۷۶)

علامہ محمد غبریم المالکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

علامہ محمد غبریم بن محمد الداعزی المالکی الاشعری علیہ الرحمۃ فَانْقَذَهُمْ نُوْرٌ یَدُلُّ وَیَکْلَأُ شعر کی تشریح کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

فَانْقَذَهُمْ خَلَّصَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ نُوْرٌ اَلَّذِیْ هُوَ جِسْمُهٗ اِذْ مِنْ اَسْمَائِهِ النُّوْرُ قَالَ تَعَالٰی قَدْ جَاءَکُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ وَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَهٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ یَدُلُّ ذَالِکَ النُّوْرُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَیَکْلَأُ یَحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ وَالرَّدِیِّ الْمَحْمُوْدِ بِذَالِکَ النُّوْرِ۔

(النوافح العطریہ ص۱۹ مطبوعہ مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے۔ جو اس نور سے ہٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ النوافح العطریۃ فی حل الفاظ العشرینیۃ فی مدح خیر البریۃ میں

کُلُّ ضِیَاءٍ دُوْنَهٗ فَهُوَ دَهْمَۃٌ !

marfat.com

بَدَا وَ بِقَاعِ الْاَرْضِ ظُلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَکُلُّ ضِیَاءٍ دُوْنَهٗ دُوْنَ ذَالِکَ النُّوْرِ الْکَائِنِ فِی الْمَدِیْنَةِ فَهُوَ ضِیَاءٌ دُهْمَةٌ ظُلْمَةٌ شَدِیْدَةُ السَّوَادِ بَدَا ذَالِکَ النُّوْرُ الْمُسَمّٰی مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

پس ہر روشنی اُس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہے کے آگے بالکل ہیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے (النوافح العطریۃ ص۲۳-۲۴)

علامہ عنبریم علیہ الرحمۃ هُوَ الْعَبْدُ حَقًّا قَرَّبَتْهُ عِنَایَةٌ کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ ھُوَ کَانَ فِیْ وَقْتِ الْاِسْرَاءِ عَبْدًا نُوْرًا خَالِصًا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عبد ہیں۔ آپ معراج کی شب خالص نور عبد تھے۔ (النوافح العطریۃ ص۳۵-۳۶)

نیز فرماتے ہیں کہ تَزَیَّنَتِ الدُّنْیَا بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ تمام دنیا نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور پاک سے زینت حاصل کی ہے۔ (النوافح العطریۃ ص۴۷)

سعد السعود فی مدح سید الوجود

قصیدہ میں بھی علامہ محمد عنبرم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُوْرٌ تَکَوَّنَ قَبْلَ نَشْاَةِ آدَمٍ!
صَحَّتْ نُبُوَّتُهٗ وَتَمَّ رُسُوْمُهٗ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوم ثابت تھیں۔ (النوافح العطریۃ ص۱۲)

یَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُرًّا نُوْرُهٗ
یَا ذَا الَّذِیْ اَحْیَا الْاَنَامَ قُدُوْمُهٗ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوافح العطریۃ ص۴۲)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کَانَ جِسْمُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مُنَوَّرًا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

marfat.com

جسم شریف منور تھا۔ (شجرالاولیاء صفحہ ۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

تَنَقَّلَ اَحْمَدُ نُوْرًا عَظِیْمًا تَلَأْلَأَ فِیْ جِبَاہِ السَّاجِدِیْنَا۔

احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔

(المقامات السندسیہ ص۱۲، مسالک الحنفا ص۳۵، الدرج المنیفہ ص۱۶)

علامہ شہرستانی کا عقیدہ

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبدالکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

"نورِ محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِبَرَکَۃِ ذَالِکَ النُّوْرِ دَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَرَّ اَبْرَہَۃَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کا شر دفع کر دیا۔ (کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص۲۳۸ ج ۲، مسالک الحنفا للسیوطی ص۲۱، الدرج المنیفہ ص۱۶، التعظیم والمنتہ ص۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

اِنْتِقَالُ النُّوْرِ الَّذِیْ کَانَ فِیْ وَجْہِ عَبْدِ اللّٰہِ وَالِدِہٖ اِلٰی وَجْہِھَا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نورِ محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اسعاف الراغبین علیٰ ھامشہ نور الابصار ص۱)

شاہ عبدالرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ

ے فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراجاً منیرا ص۳۵) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت و باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

marfat.com

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسمار اسمار متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطی مانع معز و مذل و باسط و قابض و رافع مناقض و اسما غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد متعددہ از اعلیٰ و ادنیٰ و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی ہمہ ناشی از اں حقیقت محمدی است و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ خَلَقَ اللّٰہُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَقَوْلُہٗ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَنَعْتُہٗ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ پس تمام اسماء جو کہ اسمار متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس طرح ہادی ۔مضل ۔معطی ۔مانع ۔معز ۔مذل ۔باسط ۔قابض ۔رافع ۔مناقض اور اسمار غیر متقابلہ اور تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد متعدد اعلےٰ ۔ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور ملائک علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوئے ہیں ۔اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے ۔اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَخَلَقَ اللّٰہُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الٰہی ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا اَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا ۔

(انفاس رحیمیہ ص۱۳)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے ۔جو دیوبندیوں اور وہابیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے ۔(تاریخ اہلحدیث ص۴۲۳) آپ اپنے زمانہ میں قطب علی کے ساتھ ایک مقتدی بزرگ مانے جاتے تھے ۔(تاریخ اہلحدیث ص۴۲۳)

ؔ انفاس رحیمیہ غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک مستند کتاب ہے دیکھئے فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتاب سراجاً منیراً ص۳ پر انفاس رحیمیہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے استدلال کیا ہے ۔

فقیر ابو النعمان محمد ضیاء اللہ القادری عفی عنہ

ہیں۔ بلکہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت اہلحدیث امرتسر میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث فہمی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
پاکباز وخوشخصال و باکمال وخوش کلام

ہند میں جس نے جلایا علم وعرفاں کا چراغ
جس کا نور جاوداں جانِ دل وروح دماغ

جس نے سمجھائے نکاتِ دینِ ختم المرسلین
جس کا سینہ دولتِ علمِ لدنی کا امین

جس کے دم سے تازہ گلزارِ حدیثِ مصطفےٰ
جس کو کہیے رندِ میخوارہِ حدیثِ مصطفےٰ

چشمِ حق بین میں قرونِ اولیں کی یادگار
گنجِ فیضانِ خدائے پاک کا سرمایہ دار

(اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱ ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ[1] محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنے قصیدہ اطیب النغم میں شانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ کَانَ نُوْرُ اللّٰہِ فِیْنَا لِمُھْتَدٍ
وَصَمْصَامُ تَدْمِیْرٍ عَلٰی کُلِّ نَاکِبٖ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی تلوار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

---

[1] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلدین کے سرخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمردہ میشود (اتحاف النبلاء ص۴۳۰) سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کردی۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب سے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (وہابیوں) کے لیے مایۂ ناز اور وجہ فخر بنایا۔ (اہلحدیث امرتسر ص۹ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم میر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الٰہی لکھا ہے (اہلحدیث امرتسر ص۹ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء) امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے شاہ ولی اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

کرنے والی تھی۔ (الطیب النغم ص۱۲)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ "در وقت تولد ایشاں نورے

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفاء الکاملین اعلم ہم باللہ الشیخ ولی اللہ (صراطِ مستقیم ص۲) ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب اہلحدیثانِ ہند کے اُستاذِ اعلیٰ ہیں (اہلحدیث امرتسر ص۲ ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء) غیر مقلد وہابیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوی والے رقمطراز ہیں کہ امام المحدثین شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلکِ اہلحدیث کا مجددِ اعظم اور مؤسسِ اوّل سمجھے ہوئے ہیں۔ (تاریخ اتقلید ص۱۵۱) سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التقلید ص۱۴۴) وہابیوں کی اہلحدیث کانفرنس کے خطبۂ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلادِ عربیہ و ممالکِ اسلامیہ فیض یاب ہوئے۔ اس وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں۔ ان سب کا سلسلۂ روایتِ حدیث قریب قریب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منتہی ہوتا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۲۲ء) مولوی داؤد غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلکِ محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت شاہ صاحب نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زورِ قلم صرف کیا۔ (الاعتصام لاہور ص۵ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب اہلحدیث خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے خلق کو فائدہ پہنچا وہ ہر ایک کو معلوم ہے (اخبار محمدی دہلی ص۱۲ یکم ستمبر ۱۹۳۸ء) تبلیغی جماعت (جو کہ دیوبندیوں وہابیوں کی ہی جماعت ہے) کے مولوی ذکریا سہارنپوری نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں (فضائل درود شریف ص۵) مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ (حسن العزیز ص۳۶۔ قصص الاکابر ص۱۳) الاعتصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث

(باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

مشعشع شد کہ بسبب آں شہر ہائے شام مادر ایشاں رانمودار شد۔ نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب سے آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملکِ شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص۲۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲۴) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص۵ ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) وہابیہ کے مشہور رائٹر ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دُنیائے اسلام کے سامنے پھر اُسی طریق کے مطابق آشکارا کیا۔ جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویجِ حدیث کیلیے وُہ راہیں اختیار کیں جن پر اُن سے پہلے بلکہ ان کے معاصر ہندوستانی علمار کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص۱۲) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلانزاع بارھویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی مجدد لکھا ہے۔ (تاریخ اہلحدیث ص۴۲۱ آثار القیامہ ص۱۳۹)

له امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق وصفا۔ زبدۂ اصحاب فنا وبقا۔ سید العلمار۔ سند الاولیار۔ حجۃ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیار والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل وعزیز۔ مولانا ومرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقائہٖ واعزنا وسائر المسلمین بمجدہٖ وعلائہٖ (صراطِ مستقیم فارسی ص۲) وہابیہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبۂ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقۂ درسِ حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ سے ہزارہا تلامذہ نے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرونِ ہند گوشہ گوشہ میں علمِ حدیث پھیلایا۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۱ اپریل ۱۹۲۳ء) فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہِ مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے۔ (سراجاً منیراً ص۳۰) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ اُستاذ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور نکتہ رسی مُسلّمِ کُل ہے۔ (واضح البیان ص۲۶) وہابی مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس الہند لکھا ہے (تاریخ التقلید ص۲۵) وہابیہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خان نوشہروی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی و رُوحانی سرگرمیاں محفلِ قال وحال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص۱۶)

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ — مِنْ وَجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ!

(تفسیر فتح العزیز ص۲۷ ج ۲، مجموعہ کمالاتِ عزیزی ص۲ مطبوعہ دیوبند)

قارئین حضرات:۔ یہی شعر سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں درج کر کے مسلک اہل سنت وجماعت کی حمایت اور تائید کی ہے۔ (دیکھئے اخبار اہلحدیث ص۱۲ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۷ء)

حاجی امداد اللہ[1] مہاجر مکی کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ دیوبندیوں کے اکابرین کے پیر و مرشد بھی ہیں۔ رسولِ معظم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت شریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہی لکھتے ہیں کہ

نہ پیدا اگر ہوتا احمد کا نُور — نہ ہوتا دو عالم کا ہرگز ظہُور

(جہادِ اکبر ص۳ دیوبند)

---

[1] دیوبندیوں کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے یہ القاب لکھے ہیں۔ حجۃ الاصفیاء۔ تاج الاولیاء۔ زبدۃ المقربین۔ عمدۃ الواصلین۔ شمس الحقیقۃ والعرفان۔ بدر الطریقۃ والاحسان حجۃ اللہ تعالیٰ البالغہ۔ برہان الملت المستقیمہ مرجع العالم منبع الفیض الاتم۔ بحر الحقائق والاسرار مصدر العلوم والانوار صاحب المقامات العلیۃ ذو الافضال والدرجات الرفیعہ الصدیق الاعظم والقطب الافخم مولانا وسیدنا الحاج شاہ امداد اللہ الفاروقی الچشتی (براہین قاطعہ ص۱۷ مطبوعہ دیوبند) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کے ملفوظات میں مرقوم ہے کہ (حاجی امداد اللہ صاحب فنِ تصوف کے امام تھے مجدد تھے مجتہد تھے محقق تھے۔ (افاضات الیومیہ ص۲۱۲ ج ۵ مطبوعہ تھانہ بھون) غیر مقلدین وہابی حضرات کے ترجمان الاعتصام لاہور میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو ان بزرگوں میں شمار کیا ہے جو آسمانِ ملت پر دینِ ہُدیٰ کے وہ درخشندہ ستارے تھے۔ جنہوں نے اپنی ضوفشانیوں سے فسق وفجور کے گھنے اندھیرے ہیں۔ انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ خدا نے راہِ مستقیم پائی۔ ہزاروں نے ان سے استفادہ کیا اور سینکڑوں نے ان سے شرفِ تلمذ حاصل کر کے دُنیائے علم وادب میں شاندار مقام پایا۔ (الاعتصام لاہور ص۸۔ ۹ر مارچ ۱۹۵۶ء) مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداد اللہ صاحب کو شیخ العرب والعجم لکھا ہے۔ (ارواح ثلاثہ ص۲۰۸)

marfat.com

نورِ احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو مہ خورشید کی تنویر عبث

(گلزارِ معرفت ص۸)

روشنیٔ عرش نورِ لامکاں شیخ بزم عالم کون و مکاں

(مثنوی تحفۃ العشاق ص۵)

چہرۂ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نورِ خدا فریاد ہے

(نالۂ امداد غریب ص۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا

(نالۂ امداد غریب ص۲۲)

علامہ اقبالؒ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مصورِ پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلےٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعرِ مشرق کے معزز القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنارِ خود کشیدم بہ نورِ تو مقامِ خویش دیدم

(ارمغانِ حجاز ص۷)

ؒ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ معتقد تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلۂ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے۔ جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادری ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ ص۷۹ حصہ اول میں درج ہے۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلےٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدۃً موحد تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ ارذیقعد ۱۳۵۷ھ)

غیر مقلدین کے مولوی عبدالمجید سوہدری علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمودۂ خدا اور گفتۂ رسول کے معنے سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص۳۸۲)

marfat.com

بنورِ تو برافروزم نگہ را　　کہ بینم اندرونِ مہر و مہ را

(ارمغانِ حجاز ص۸)

عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰ سوخت　　چراغِ مردہ مشرق برافروخت

(ارمغانِ حجاز ص۱۲۶)

یا زنورِ مصطفیٰ او را بہاست　　یا ہنوز اندر تلاشِ مصطفیٰ است

(اسرار و رموز ص۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم "فریادِ اُمت" میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

چشم ہستی صفت دیدۂ اعمیٰ ہوتی　　دیدۂ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ

میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف کتاب "سیف الملوک" کے مصنف بھی ہیں اور مقام ولایت میں بھی آپ کا بہت اونچا مقام ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ عجیب دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آہا آدم جد حُوں نہ ہویا　　اول آخر دوہیں پاسیں اوہو مل کھلویا

کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سورج چن تارے　　تدھوں وی نور محمد والا دیندا سی چمکارے

سبھے نور اوسے دے نوروں اوسدا نور حضوروں　　اُسنوں تخت عرش دا ملیا موسے نوں کوہ طوروں

(سیف الملوک ص۔)

قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت وجماعت، غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی) کے مسلمہ مستند محدثین، مفسرین اور سلف صالحین علیہم الرحمہ کی مستند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گیا ہے کہ حضرات نبی مکرم، شفیع معظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہٰذا ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَھُوَ عِنْدَ اللّٰہِ حَسَنٌ۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے (مجمع الزوائد ص۱۷۷ ج ۱، مرقات باب الاعتصام۔ ردالمختار ص۱۵ ج ۳۔

marfat.com

ص۲۲۳ ج ۵۔ تفسیر مواہب الرحمان ص۔ کتاب الروح ص۱۰۔ اعلام الموقعین ص۲۹ ج ۱ لابن قیم۔ البدایۃ والنہایہ ص۳۲۵ ج ۱۰۔ الزبیعی ص۱۳۳ ج ۴۔ ریاض النضرہ ص۱۹۵ ج ۱۔ کتاب الموفق ص۹۵ ج ۱۔ مستدرک ص۲ ج ۳۔ ابوداؤد طیالسی ص۳۳۳۔ موطا امام محمد ص۱۰۱۔ ہمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص۲۹۔ بستان العارفین للسمرقندی ص۹۔ عمدۃ التحقیق للشیخ ابراہیم المالکی ص۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل للنجدی ص۲۰ ج ۱۔ اخبار اہلحدیث امرتسر ص۱۹ ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص۲۳۳۔ مقاصد الحسنۃ

(فتاویٰ ستاریہ، تفسیر کبیر، اسنی المطالب)

امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "ہم مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے"۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۷ اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الوہابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کہ میں قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش سے پھرنے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔

(اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۴ فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہٰذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ دانائے غیوب دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہوگا ۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو ... تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیہم الرضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقیدۂ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب سے پیش کی جاتی ہے جو صرف ہٹ دھرمی اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے نورِ مصطفیٰ علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا انکار کرتے ہیں۔

marfat.com

اسماعیل دہلوی قتیل

وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قتیل لکھتے ہیں کہ "وجود باجود انبیاء علیہم السلام بمشابہ آفتاب عالمتاب است کہ چون نُورِ او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدر رود و آنچہ در محاذات آفتاب بے حجاب واقع است بتابش او تابناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچہ اندرون خانہ از دی محجوب است ہر چند از نقشِ نورِ او محروم ست اما تاریکی شبِ تار از و معدوم چہ نورِ لطیف او در رگ و ریشہ تاریکی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض برکشیدہ"۔

انبیاء علیہم السلام کا وجود باجود آفتابِ عالمتاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دُور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گرما جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سُورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نُور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نُور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی حد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲۔۱۳)

نواب صدیق حسن خاں[1] بھوپالوی

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ "گفتہ کہ حلول نورِ محمدی در ہند بقیاس مساوات منطق ثابت میشود چہ از رُوئے احادیث صحیحہ نُورِ محمدی در صلب آدم ودیعت بُود و از جبین شبین رد میتافت پس روشن شد کہ مبدأ نُورِ محمدی ہند است

---

[1] نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ: دقتِ نظر، وُسعتِ مطالعہ، زُہد و تقوےٰ کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اُونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدماء سے بھی ان کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات النبی ص ۴۶-۴۷)۔
وہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں اہلحدیث مسلک کے علمبردار ہیں اور وسیع النظر محقق ہیں۔ (تاریخ التقلید ص ۱۲۶) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والے الاعتصام، لاہور نے نواب صدیق حسن خان، ثناء اللہ امرتسری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اواخر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

ومنتہائے آں عرب وَکَفیٰ بِذَالِکَ لِلہِنْدِ مشرفاً وفضلاً وتقریر مساوات ایں است نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حل بآدم وآدم حل بالھند وتحقیق ایں قیاس در کتب منطق باید جسبت ؎

کَانَتْ لِآدَمَ اَرْضُ الْہِنْدِ مُنْہَبِطاً

وَفِیْہِ نُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَشْغُوْلُ !

کہا گیا ہے کہ نورِ محمدی علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطقی مساوات سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رُو سے نورِ محمدی سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نورِ محمدی علےٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مساوات کی تقریر یہ ہے کہ نورِ محمدی نے علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش کرلو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور یہیں رسولِ مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہلحدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتصام ص۶ ۷ر دسمبر ۱۹۵۷ء) نواب صدیق حسن خاں آسمانِ ملت پر دینِ ہدیٰ کے وہ درخشندہ ستارے تھے۔ جنہوں نے اپنی ضوفشانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الٰہی نے راہِ مستقیم پائی۔ (الاعتصام ص۹ مارچ ۱۹۵۶ء) وہابیہ نجدیہ کے شہرہ امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں وہابیوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و ناشر سنت سنیہ نواب صدیق حسن خاں ...... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و ہند کے اہلحدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صدہا ہے۔ (الاعتصام ص۶ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پکے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص۲۰۲ ج ۱) ۔ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدمائے اہلحدیث روسا میں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دُنیا تک تاریخِ عالم فراموش نہ کرسکے گی۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص۹ یکم مئی ۱۹۴۲ء) بھوپالوی کو سردارِ اہلحدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص۲ ۱۵ر جنوری ۱۹۴۱ء)

marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نورِ مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظیرۃ القدس ص۳۷۶)

مفسرِ الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے۔ "طلوع آفتاب نبوت و نیرِ اعظم رسالت اولاً از اُفق ہند بودہ ست زیرا کہ آدم علیہ السلام اول انبیا ست و چوں نورِ نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلبِ آدم بُود از وے باصلاب دیگر بتدریج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبدا ایں فیض سرمدی ہندست و غایت و منتہی و مظہر وجود عنصری و مجلائے او عرب وکفی بالہند شرفاً و فضلاً در کعب بن زہیر حیث قال ؎

ان الرسول لنور یستضاء بہٖ　　　مھند من سیوف اللّٰہ مسلول

جوہری گفتہ مہند تیغ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گویا ندا باذانِ ملت حنیفیہ و ضرب نوبت دولت محمدیہ اولا از سرزمینِ ہند بودہ میر آزاد در ضزانۂ عامرہ گفتہ استنباط عجبی کردہ ام کہ حلول نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر قیاس ایں ست نور محمد حل بآدم و آدم حل بالہند فنور محمد حل بالہند و تحقیق ایں قیاس از کتب منطق باید جست۔

(ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل ص۲۱۶-۲۱۷ مطبوعہ دہلی)

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت در پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دُور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حجج الکرامۃ میں بھی اس طرح کرچکے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"شک نیست کہ نورِ نبوت رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلبِ آدم بُود و بعدہٗ در اصلاب آباء و ارحام امہات انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در مکہ ظاہر گردید و ایں نیز یکے از فضائل بعیدۂ ہند است ولنعم ما قیل ؎

کانت لآدم ارض الھند منھبطا!　　　وفیہ نور رسول اللّٰہ مشغول!

(حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص۱۴۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔

یَکْفِیْہِ فِیْ وَصْفِ الْمَکَانَۃِ اَنَّہٗ ۔۔۔ سَبَبٌ لِّتَخْلِیْقِ الثَّرٰی وَ سَمَآءٍ

نُوْرُ اِلٰھِیْ تَجَلِّیْ رَحْمَۃٍ ۔۔۔ حَتّٰی اَنَارَ حُنَادِسَ الْغَبْرَآءِ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقامِ علو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے اندھیروں کو روشن فرما دیا۔ (نفح الطیب صفحہ ۶)

ثناءاللہ امرتسری[1] جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار، شیخ الاسلام، مجتہد ہیں لکھتے ہیں کہ:

"ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسولِ خدا علیہ السلام خدا

---

[1] مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کہا کرتے تھے کہ ثناءاللہ کو رب ذوالجلال نے علمِ لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش ابوالوفا صفحہ ۲) مولوی ثناءاللہ امرتسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا گنجینہ ہے۔ (الاعتصام صفحہ ۳، ۲ر فروری ۱۹۵۶ء) احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثناءاللہ) بلاشبہ برصغیر ہند و پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفا صفحہ ۱) وہابیوں کے مولوی ابو مسعود قمر بنارسی نے ثناءاللہ امرتسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۴۵ ج ۱) مولوی داؤد راز ثناءاللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرور اے ثناءاللہ اے عالیمقام + اے فقیہِ وقت اے گنجینۂ علم و عمل (فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۲۷-۲۶ ج ۱) اے مسیحا آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے ہری + اے فقیہِ وقت اے گنجینۂ علم و عمل (فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۲۷-۳۰ ج ۱، سیرت ثنائی صفحہ ۴۱۲) اے محدث اے مناظر، اے صحابہ کے مثیل (سیرت ثنائی صفحہ ۴۱۳) ثناءاللہ امرتسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش ابوالوفا صفحہ ۲، سیرت ثنائی صفحہ ۴۱۵) حضرت العلامہ امرتسری کی ذاتِ گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی۔ کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتصام صفحہ ۱، ۱۱ر ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری ہندوستان میں جماعت اہلحدیث اور مسلک اہلحدیث کے عظیم داعی تھے۔ انہوں نے احیاءِ اسلام اور احیاءِ ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔ (الاعتصام صفحہ ۹، ۱۵ر جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالد بزمی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے گلزار تھے ثناءاللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص۱۴۲ ج ۲ مطبوعہ بمبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکۃ الآراء کتاب "ترکِ اسلام" میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نورِ ربّ العالمین پر ۔۔۔ سب اُس کی آل اور اصحابِ دین پر

(ترکِ اسلام ص۱۳ مطبوعہ امرتسر)

شمعِ توحید جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور وہابیوں کی بڑی پسندیدہ اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو انوارِ حق کی ضیاء لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا شمس روشن ۔۔۔ وُہ انوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمعِ توحید ص۴۵ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار "اہلحدیث امرتسر" کے ٹائیٹل پیج پر حضور

بقیہ صفحہ(۱۴۱) ادب کے قلزمِ ذخار تھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایۂ صد فخر ان کی ہستی تھی + وقار وناز کے کہسار تھے ثناء اللہ (الاعتصام ص۵ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری ...... کی مصنفات کا چار دانگ عالم میں شہرہ ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ ہے۔ (الاعتصام ص۳ ۲ فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبدالعلیم حیدرآبادی وہابی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک راسخ الاعتقاد اہلحدیث کے لیڈر ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۵ یکم جنوری ۱۹۱۵ء) وہابیہ کے مولوی عبداللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وُہ مجسم وفا اور سراپا ثنا ہیں جس کا مجموعہ ابوالوفا ثناء اللہ ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۲ ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان جتنی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن وحدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۳ ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمعِ توحید نامی کتاب میں حفظِ طریقت، مجمع اوصاف، مفسر، محدث، فقیہ لکھا ہے۔ (شمعِ توحید ص۵)

۱؎ فخر الوہابیہ ابراہیم میر سیالکوٹی اخبار اہلحدیث امرتسر کو اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

پُرنور نورُ علٰے نورُ شافع یوم النشور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف "عرب کا چاند" جو کہ وہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کو نور تسلیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیا پاشی کا ذکرِ خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اِک ضیا رگستر قمر چمکا
کہ جس کی نور پاشی سے جہانِ بحر و بر چمکا (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۲۶ رجون ۱۹۳۶ء)

اسی اخبارِ "اہلحدیث" امرتسر میں مولوی محمد خلیل خان جونپوری وہابی نے سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث کی تعریف کرتے ہوئے نورِ مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے ٹائیٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔

؏ جب سے نورِ مصطفیٰ سے ضو فگن اہلحدیث (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۱۴ اگست ۱۹۳۶ء)

اخبار اہلحدیث امرتسر جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوتا تھا۔ میں "شانِ رسول علیہ السلام" کی سُرخی دے کر نعت شریف لکھی ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر میرا وہی ہے
(اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادیٔ عالم ہے وُہ نورُ المبین
ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!
(اہلحدیث امرتسر ص۱۱ ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حافظ محمد لکھوکے والے جن کی تفسیر محمدی وہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور وہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴۴) اخبار اہلحدیث امرتسر ص۶ یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ اہلحدیث امرتسر ص۹ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء اہلحدیث امرتسر ص۱۲ ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء) نیز میر سیالکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار ممیز طیب و خبیث (اہلحدیث امرتسر ص۹ ۱۲ جون ۱۹۱۴ء)

لے مفتر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھوکے والوں کے متعلق وہابیہ کے آرگن "الاعتصام" القاب لکھتا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

(وہابیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی لکھوی حافظ صاحب کے پوتے ہیں) نورِ مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اُس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبید اخوبیاں اُوسدیاں لوکاں نوں وسیاون — آگے وحی نبوت تھیں بھی خوبیاں لوکاں بھاون
اوہ نور نبی دا آپے دیندا لوکاں نوں روشنائی — بھاویں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص۳۰۱ منزل چہارم)

مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھوکے والے نبی غیب داں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت باسعادت کے وقت جو نور سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اُس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

تے جمن ویلے مائی ڈٹھا نور کنوں چمکارا — جو شام ولایت شہر فسیاوے لس لوڑدں آشکارا

(تفسیر محمدی ص۳۹۱ منزل چہارم)

قاضی سلیمانؒ منصور پوری

(وہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور پوری جو کہ رحمۃ للعالمین کتاب کے مصنف ہیں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی بھی آقائے نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعت

(بقیہ صفحہ ۱۴۴) کہ عالیجاہ مقبولِ بارگاہ مجدد الپنجاب حافظ الحدیث والکتاب حلّی الالقاب عابد و زاہد و عارف باللہ آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی و موسس اوّل جامعہ محمدیہ (الاعتصام ص۶ ، ۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ہے کہ مجدد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہلِ پنجاب کے لیے تجدید دینِ الٰہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع قمع پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہلِ حدیث امرتسر ۹ ، ۸ اپریل ۱۹۲۱ء)

لے سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۲ نومبر ۱۹۴۲ء)

مولوی داود غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا (الاعتصام لاہور ص۳ یکم جولائی ۱۹۶۰ء) مولوی محمد جلوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرزِ بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے (اخبار محمدی دہلی ص۱۰ ، ۱۵ مارچ ۱۹۳۰ء)

marfat.com

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے رُوح پرور اشعار یہ ہیں ؎

پیدا ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عالم تمام چمکا! | حق صریح چمکا صدق دوام چمکا
روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل | جب نیّرِ رسالت بر خاص و عام چمکا
بطحا کا ذرہ ذرہ انجم بنا فلک کا | مصر اور ہند و ایران چین و شام چمکا
چمکا وُہ نُورِ عالم سردارِ ولدِ آدم | چشمانِ حورِ عین پر جس کا ہے نام چمکا
شانِ محمدی سے اندھے ہیں اہلِ ظلمت | وُہ نورِ حق ہے جس سے دارالسلام چمکا

(سیّد البشر ص۵)

قاضی سلیمان صاحب منصور پُوری ہی ایک دُوسرے مقام پر شانِ رسالت بیان کرتے ہوئے فارسی میں نورِ مصطفیٰ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ ؎

نورِ او پیدا و ہم پنہاں بآیاتِ مُبین! | احتشام او ہویدا از کلامِ ذُو الجلال!

(الجمال والکمال ص۳۵)

قاضی سلیمان منصُور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں رحمۃ للعالمین کتاب میں اسماءُ الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پُر نور نُورٌ علےٰ نور مُحمّد مُصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کا ایک اسم شریف نُورٌ بھی لکھا ہے اور نہایت ہی رُوح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے وُہ نور ہے اُسی کے دین پر چلنے والا فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (زمر ع ۲) کے نورانی خلعت سے ممتاز ہے۔ اُس کی لائی ہوئی کتاب کا نُور بتایا گیا ہے۔ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اِسی کا مُبارک نام سورۃ مائدہ میں نُور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ خازن ومعالم میں نُور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضُور ہی وضوحِ اُمرا اور تبیّن نبوت میں نور ہیں۔ اور حضُور ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نُور ہے۔ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے ذیل پر غور کرو اور دیکھو کہ مجیب الدعوات سے روزانہ کس شئے کا سوال ہے؟ کیا ذاتِ سُبحانی کس کا سوال رد بھی فرماتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّیَسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا

marfat.com

وَ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ نُوْرًا ۔ الٰہی میرے میں نور ہو۔ میری آنکھوں میں نور ہو۔ میرے کانوں میں نور میرے داہنے نور میرے بائیں نور میرے اوپر نور میرے نیچے نور۔ میرے آگے نور میرے پیچھے نور نور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں نور ہو۔ میرے خون میں نور ہو۔ میرے پٹھوں میں نور ہو۔ میرے بالوں میں نور ہو۔ میرے چہرے پر نور ہو۔ یا اللہ مجھے نور عطا فرما۔ یا اللہ میرے نور کو بڑھا۔ یا اللہ مجھے نور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدہ بانت سعاد میں کہتے ہیں ؏

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ

(رحمۃ للعالمین ص۲۱۹ ج ۲)

قارئین حضرات! قاضی صاحب منصور پوری نے کیسا روح پرور اور وہابی کش سرور کائنات مفخر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم شریف نور لکھا ہے۔ اس پر غور وفکر کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور ہونے کے منکر دائرہ اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اسم شریف خاتم النبیین کے منکر مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم[1] لکھنے والے۔ ان کی اقتدا میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ[2] دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار، شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

---

[1] جیسا کہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر بشارت کے مرجانے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص ۳)

[2] سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے اہلحدیث امرتسر ص۱۱، ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ اہلحدیث امرتسر ص۵، ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء

marfat.com

حکومتِ پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرۂ اسلام سے خارج، کافر مرتد ہیں کیونکہ محمد خاتم النبیین بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصورپوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصورپوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آبائے اوّلیں جو اُسی کے نور (نورِ محمدی) کے حامل تھے۔ سفاح سے پاک رہے۔ (رحمۃ للعالمین ص۲۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرۂ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نشرِ نورِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دارِ نورِ محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص۱۰۱ ج ۲)

قاضی صاحب منصورپوری اپنی کتاب سیدالبشر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ ذاتی کی سرخی دے کر وہابی کش جملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبّ، مسکین کا ساتھی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، دردمندوں کی دوا، چارہ گروں کا دردمند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمتِ ربانی کا پیکر، نور نورِ عالم، سردارِ ولدِ آدم۔ اوّلین انسان، آخریں رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) (سیدالبشر ص۶۱ ج ۲)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصورپوری انوارِ محمدیہ کی ضیاء پاشی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ تبلا دیا کہ حضور کی ذاتِ گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک و دور کا بامرہ افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سیدالبشر ص۵۸ ج ۲)

marfat.com

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

وہابیہ نجدیہ کے عوام جن کو اپنا بہت بڑا عالم شمار کرتے ہیں۔ اپنی شہرۂ آفاق کتاب "واضح البیان" میں رقمطراز ہیں کہ نبی صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) آفتاب عالمتاب ہیں۔ اور صدیق و شہید و صالحین جو آپ سے نور حاصل کرنے والے ہیں۔ آپ کے خلفاء ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسبت فرمایا یَاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ سراج کا لفظ جو اس آیت میں آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس کی نسبت فرمایا ہے۔ (واضح البیان صفحہ ۳۳۹)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نور محمدی کی برکت اور نور پاشی کا تذکرہ کرتے ہیں کہ (حضرت عبد المطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نور تھا۔ جس کے دیکھنے کے لیے ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۶ ج ۱)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی علامہ محمود شکری آلوسی کی عبارت کی تائید کرتے ہوئے علامہ شکری کے اور اپنے عقیدہ کا اظہار سیرت المصطفیٰ کتاب میں اس طرح کرتے ہیں۔ عبد مناف کو اس کے حسن و جمال کی وجہ سے قمر البطحاء (سنگستان مکہ کا چاند) کہتے ہیں۔ آپ بتوں کو برا جانتے تھے اور

لے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے مرجانے پر مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولوی داؤد غزنوی کی صدارت میں ہوا جس میں وہابی مولویوں نے کہا کہ مولوی ابراہیم کا شمار جماعت اہلحدیث کے مقتدر علماء میں ہوتا تھا۔ (الاعتصام صفحہ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء) اخبار الاعتصام میں ہے کہ ابراہیم میر کو علم و عمل اور پیکر علم و عمل اور پیکر فن و تحقیق تھے۔ جامع معقول و منقول اور منبع علم و فضیلت ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت ذہین اور طباع تھے۔ (الاعتصام صفحہ ۳ ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء) وہابی مولوی احمد سعید بنارسی لکھتے ہیں کہ (ابراہیم میر) شرک و بدعت اور کفر و الحاد کے استیصال میں مولانا سیالکوٹی نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک جو اہم اور ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔ وہ عالم آشکارا ہیں۔ (الاعتصام صفحہ ۳ فروری ۱۹۵۶ء) محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی اپنے وقت کے فاضل مشہور مناظر اور کامیاب مصنف تھے ..... ثناء اللہ امرتسری کے دست راست تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

آپ پر نبئ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکارا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ چوم لیتا۔ اور جس شئے کے پاس گزرتے وہ شئے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبدالمطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۵ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبدالمطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی آنکھ کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۶ ج ۱ اہلحدیث امرتسر صفحہ ۶ یکم اگست ۱۹۴۱ء)

مولوی نور حسین گرجاکھی جو کہ وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب کردگار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ اَضْوٰی لَنَا — فَالشَّمْسُ نَیِّرَۃٌ بِنُوْرِ مُحَمَّدٍ

سورج وانگ محمد سرور مشرق مغرب تائیں — سارا عالم روشن کیتا مشرق مغرب تائیں؛

بلکہ سورج نالوں ودھ روشن بدر منیر حقانی — جس نے نور دلاندے تائیں بخشی شمع نورانی

خیر الناس محمد عربی شہر مدینے والا — جس نے مشرق مغرب تائیں کیتا نور اجالا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی دا کفر شرک نے بھاجڑاں پائیاں نی

جتھے بدر منیر دا نور چمکے او بتھے رہندیاں کدوں سیاہیاں نی

نور نبی دا جنھاں نوں نظر آوے ہویاں اوہناں دے قلب صفائیاں نی

اوہناں چھڈ اقوال رجال سارے نبی نال محبتاں لائیاں نی؛

(فضائل مصطفیٰ صفحہ ۱۳، ۱۵، ۴۵)

راسخ عرفانی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجاکھی کا رٹ کا ہے۔ نعت مصطفیٰ لکھتے ہوئے اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ نعت شریف وہابیہ کے مشہور آرگن

marfat.com

"الاعتصام" نے اپنے ٹائیٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشکِ ضیائے مہر ہیں انوارِ مصطفےٰ ۔۔۔ وجہِ سکوں ہے جلوۂ رُخسارِ مصطفےٰ

(الاعتصام یکم مارچ ۱۹۵۶ء)

احسان الٰہی ظہیر

وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الٰہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمان الحدیث لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سورج اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور سے ہی حاصل کردہ ہے نیز نورِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام چاند، سورج اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے ۔۔۔ روشن ہے جب سے شمعِ رسالت حضور کی!

(ترجمان الحدیث لاہور ص ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی

جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیر نگرانی شائع ہونے والا "الارشادِ جدید" جس کے ٹائیٹل پیج پر "ترجمان اہلحدیث کل پاکستان" لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے۔ جس سے نورِ محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرف ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو پکارا ہے ۔

اے نورِ خدا اصلی علی صاحبِ قرآں ۔۔۔ دی عبدِ صنم کیش کو معبود کی پہچان!

(الارشادِ جدید ص ۳۲ یکم مئی ۱۹۵۶ء)

حافظ عبداللہ روپڑی

محدث الوہابیہ عبداللہ روپڑی (حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا جان) کو بھی اہلسنت وجماعت کے عقیدہ "نور" کی تائید کرنا پڑی چنانچہ سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبداللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار "تنظیم اہلحدیث روپڑ" مورخہ ۲۹ر نومبر ۱۹۳۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی۔ جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

marfat.com

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی !
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کرکے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اوڑھا ہے۔ اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی ص۴۲ مطبوعہ امرتسر)

سردارالوہابیہ ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبداللہ صاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی ص۴۲ مطبوعہ امرتسر)

حافظ عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی ص۴۲)

مولوی صمصام صاحب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ حلیہ شریف نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آوے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا ایتویں سرلیاں پھرلیاں ماردا اے
کوئی قمر آکھے کوئی بدر سمجھے چند چودھویں رات شماردا اے
نکلے ایڈ شعاع سبحان اللہ پرتو کندھ تے پوے رخساردا اے
کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار
متھا ہسدا نور خلیق چوڑا غصے نال نہ تیوڑیاں ماردا اے
اماں عائشہ قربان حیران ہوتی مرٹھکا متھے وچ نور اُبھاردا اے

چوڑی پیشانی سجدی ! اک لاٹ نور دی وجدی
نک پتلا چمکاں ماردا مرکز گویا انوار دا !
جے تھوڑا تبسم آگیا ! دیہڑے نوں چانن لاگیا
نوری شعاواں وجدیاں بھڑکاں نہایت سجدیاں
مدثروں سرشار سر ! واللیل نور انوار سر !

قارئین کرام :۔ غیر مقلدین وہابی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

marfat.com

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں ۔

لہ وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام وہابی اور دیوبندی ایک ہیں کے ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم وفضل سے لوگوں نے یکساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہلحدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے تنفر تک پہنچ جائے چنانچہ اکثر اہلحدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرس رہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرس تک ہوتے تھے۔ یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہلِ حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں۔ یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرس کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتحپوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دار العلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص۵ ۱۹ فروری ۱۹۵۴ء)

وہابیہ کا مشہور اخبار اہلحدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باعمل مولانا محمد قاسم صاحب کی تخم ریزی کو قوم نے اپنی نگرانی سے سینچا اور پرورش کیا۔ آج وہی مدرسہ دار العلوم ہے اور ہزار ہا کی تعداد میں طلبہ علم وہاں سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہلحدیث امرتسر ص۸ ۱۲ر فروری ۱۹۱۵ء)

غیر مقلدین کے ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالمِ اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دنوں حدیث کا تذکرہ گویا "گفتہ آید در حدیثِ دیگراں" ہو رہا ہے (تراجم علماء حدیث ہند ص۶۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہلِ نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار جذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص۷ ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء)

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہلِ توحید (دیوبندیوں اور اہلحدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہلِ توحید قرار دیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۲ ۵ نومبر ۱۹۴۳ء) حافظ عبداللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہلحدیث ص۷ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ عقائد میں سب متحد مقلد (دیوبندی) غیر مقلد، البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ص۱۲ ج ۲)

(باقی اگلے صفحہ پر)

marfat.com

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نانوتوی

بانیٔ مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کے عقیدۂ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔

کہاں وُہ رتبہ کہاں وُہ عقلِ نارسا اپنی — کہاں وُہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور — تو رات دن ہی اور آگے اُسکے دِل شب تار

(قصائد قاسمی ص۵، مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نانوتوی

جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرسِ اوّل تھے اپنے قصیدہ میمیہ در نعت سید الابرار میں عقیدۂ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

خُدا نے نور کیا وُہ تمہارا نورانی — کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ ظلام
وُہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانت عرض — سماء و ارض وجبال وشجر رہے جی تھام
وُہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صُورت میں — کہ جیسے ضمہ سے کسرہ کا کیجئے اشمام

(بیاض یعقوبی ص۱۷)

مولوی رشید احمد گنگوہی

دیوبندیوں میں علومِ ظاہری اور باطنی میں مسلّمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نورٌ وکتابٌ مُبینٌ ومراد از نور ذاتِ پاک حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہست، حق تعالیٰ نے

(بقیہ صفحہ ۱۵۵) غیر مقلدین وہابیہ کا ترجمان "الارشاد جدید" لکھتا ہے کہ ہاں سلامتی ہو مولانا محمد قاسم نانوتوی کی رُوحِ پاک پر مولانا عبد القدوس گنگوہی کی رُوح پر جن کے فیوض وبرکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نورِ سُنت نبی کریم اس برِاعظم میں پھیلاتا رہا۔ (الارشاد جدید ص۲، ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

marfat.com

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ
تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص۸۵ مطبوعہ

مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند وظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تواتر سے
ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام
کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص

مولوی اشرف علی تھانوی

جو کہ دیوبندیوں کے مجدد، مفسر، حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

نبی خود نور اور قرآن ملا نور! نہ ہو کیوں مل کے پھر نورٌ علیٰ نور

(اشرف المواعظ ص۱۴۷ تلخ الصدور ص۲)

اپنی مشہورِ آفاق کتاب نشر الطیب[1] میں لکھتے ہیں کہ

نامِ احمد چوں چنیں یاری کند ! تا کہ نورش چوں مددگاری کند

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور
مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص۲۷ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کو نیکی کی دولت آپ دنیا
پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی برکت سے ملی ہے۔ پہلی امت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ج
اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے
باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص۷ ج۲)

---

[1] سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث
کے ہمنوا تھے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۲ ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن مولوی اشرف علی تھانوی
کو سراپا فضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص۸۳) (فقیر قادری)

marfat.com

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتدا ہی میں نمایاں حروف میں سُرخی باندھ کر لکھا ہے۔ "پہلی فصل نورِ محمدی کے بیان میں" ۔اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ "اس حدیث سے نورِ محمدی کا اوّل الخلق ہونا باوّلیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوّلیت کا حکم آیا ہے۔ان اشیاء کا نورِ محمدی سے متأخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص۶)

مولوی انورشاہ کشمیری[1]

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انورشاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندرانجا نورِ حق بود و بند دیگر حجاب
دید و بشنید آنچہ جز وے کس نشنید و ندید

(عقیدۃ الاسلام ص۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی

جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار کیے جاتے ہیں۔قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے انوارِ محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا !
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمٖ

اور ہر معجزہ جس کو رسولانِ کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔اوّل مَا خَلَقَ اللہ نُوْرِیْ ۔

(عطر الوردہ ص۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ

نُور تو در روئے نبودی گرو دلیعت اے ہدیٰ
کے ملک کردی بہ پیش آدمِ حاکی سجود

---

[1] انورشاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انورشاہ کشمیری بہت بڑے متبحر عالم تھے۔یہاں تک کہ ہے تو گستاخی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات الیومیہ ص۱۱۱ ج ۷)

marfat.com

اے ہادیِ کُل صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نورِ مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر الوردہ ص۲۵)

مولوی حسینؔ احمد مدنی کانگریسی

دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پُرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضاتِ الٰہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کیئے ہوتے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب سے نورِ چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ

ؔ وہابیہ نجدیہ کا میگزین الاعتصام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آروی، مولانا سید تقریظ احمد سیوہاروی افتاء و مسائل بحث و سند ہیں۔ (الاعتصام ص۳ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء)

وہابیہ نجدیہ کے مولوی داود غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرطِ غم سے نڈھال اور ہاتھ میں رعشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی علم و فضل میں تو ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ اور تدین و اخلاص میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت عِلم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالمِ اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی داود غزنوی نے ان کی نمازِ جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعتصام ص۱۲ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء) مولوی محمد صدیق وہابی لائل پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعتصام ص۷ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء) دیوبندیوں کے مشہور ہفت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص۱۳ ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دورِ حاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص۱۳ ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی (حسین احمد) کا ثانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص۱۳)

marfat.com

واسطہ جملہ کمالاتِ عالم وعالمیاں ہے۔ یہی معنےٰ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَاَنَا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ وغیرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص۴۲ مطبوعہ دیوبند)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی

دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے ظلمت کدہ عالم کو نور بخشنے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیادتِ رسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمیتِ انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شعاعوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص۹)

مولوی محمد طاہر قاسمی

جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اوّل حق تعالیٰ نے نورِ عقل کو پیدا فرمایا۔ جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے جھک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد درجہ عقلِ اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نورِ عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صفِ اول میں بھی جگہ نہیں پا سکتی۔

معلوم ہوا کہ نورِ محمدی بلحاظِ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بلحاظ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نورِ محمدی کا اول و آخر نورِ خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نورِ نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اوّلیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص۲۳۰ ۲۳۱ مطبوعہ ادارہ تاج المعارف دیوبند)

مولوی ادریس کاندھلوی

دیوبندیوں کے مشہور ومعروف مولوی ادریس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سِرَاجٌ مُّنِیْرٌ کَشَمْسِ الضُّحٰی ! خَیْرُ الْبَرَایَا وَنُوْرٌ قَدِیْمٌ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبحی کے سورج کی مانند چراغ روشنی دینے والے ہیں۔ تمام مخلوق سے بہتر، برتر اور نورِ قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات حریری ص۱)

مولوی ادریس صاحب کاندھلوی حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وازواجہٖ وبارک وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے مبارک حجروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان حجروں میں اگرچہ اکثر و بیشتر راتوں کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی بشیر و نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

یَا بَدِیْعَ الدَّلِّ وَالْغَنَجِ	لَکَ سُلْطَانٌ عَلَی الْمُھَجِ
اے عجیب و غریب ناز و ادا والے	تیری سلطنت تو دلوں پر ہے
اِنْ بَیْتَنَا اَنْتَ سَاکِنُہٗ	غَیْرُ مُحْتَاجٍ اِلَی السُّرُجِ
جس گھر میں تو رہتا ہو وہ	کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص۳۶۲ ج۱)

کاندھلوی صاحب عقائد الاسلام، کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین!	نورِ عالم رحمۃ للعالمین!

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

آنچہ اوّل شُد پدید از جیبِ غیب	بُود نورِ پاک او بے ہیچ ریب

(عقائد الاسلام ص۳۷)

مولوی ادریس کاندھلوی ہی لکھتے ہیں کہ "قرآنِ کریم میں آپ کو اور قرآنِ کریم کو نورِ مبین کہا گیا ہے۔ (بشائر النبیین ص۵۵)

قاری محمد طیب دیوبندی

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک جمال مبارک اور حقیقتِ پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بنصِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھنتا ہوا نظر آتا۔ بینیٔ مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

marfat.com

بند محسوس ہونا۔ چہرۂ مبارک کا چمک دمک میں سورج جیسا محسوس ہونا بعض حدیث کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ گویا آفتاب آپکے چہرۂ مبارک کا مقابلہ کرکے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پہ فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔
(آفتابِ نبوت ص۳۹-۴۰ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی اور ستاروں کی روشنی مانگ رہی تھی اور شہنشاہِ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص۲۷ ج ۱)

قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب "آفتاب نبوت" کی ابتداء میں ایک شعر لکھ کر مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْاٰفَاقِ شَمْسٌ   وَشَمْسِیْ خَیْرٌ مِّنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتابِ نبوت ص۱۹)

مولوی الٰہی بخش کاندھلوی

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الٰہی بخش کاندھلوی[۱] (جن کی کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت بریلوی کے عقیدۂ نور کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنَی الْعِرْنَیْنِ لَهٗ نُوْرٌ یَعْلُوْ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی بینی مبارک پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی

لکھتے ہیں کہ عبداللہ کا آمنہ سے نکاح: ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ عبدالمطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرّہ یہ کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیئے کچھ طبعی طور پر زنانِ قریش کی طبیعتوں کا میلان عبداللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص۲۵ ج ۱ از عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی)

---

[۱] مولوی الٰہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الٰہی بخش صاحب بارھویں صدی کے آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الٰہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف مثنوی اُردو ص۳۵ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی لکھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سرتاپا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (شکر النعمۃ ص ۲۰)

مولوی عابد میاں اور اکابرینِ دیوبند کی تائید

دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکۃ الآراء کتاب رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا۔ جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۲۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی

جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسلمہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۱۳)

سیّد و سرورِ محمّد نور جاں
بہتر و مہتر شفیعِ مجرماں

ؒ مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مندرجہ ذیل اکابرینِ دیوبند کی تقاریظ اور تائیدات درج ہیں۔ مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمٰن، مولوی اعزاز علی، مولوی عبدالشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفی عنہ)

marfat.com

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سوامی لکشمن جی مہاراج

ایک ہندو سوامی لکشمن جی مہاراج نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب عرب کا چاند[1] میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔ افسوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (ہداہم اللہ تعالیٰ)

سوامی لکشمن ہندو لکھتا ہے کہ جہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ فاران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دُنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

---

[1] امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کا چاند کے متعلق تعریفی کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی) کے قلمِ حقیقت رقم سے ہے۔ آپ نے جس خلوص اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ صد تحسین و آفرین ہیں۔ صحتِ واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۱۹ کالم ۲-۶ مئی ۱۹۳۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپنے اکثر اصحاب کے خیالات سُنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حقِ انصاف ادا کر دیا ہے۔ (اس کتاب کو) پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے (اہلحدیث امرتسر ص۱ ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء)

مسلمانوں کے اہلِ علم طبقہ کو چاہیئے کہ وُہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مسلم دوستوں میں کریں۔ غرضیکہ قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (اہلحدیث امرتسر ص۳ ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء)

جگمگا دیا۔ (عرب کا چاند صہ ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی لکشمن ہندو دوسرے مقام پر نورِ محمدی کے سب سے اوّل ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالمِ آب وگِل کا نام ونشان بھی نہ تھا لوح وقلم، عرش وکرسی بھی کتمِ عدم سے منصۂ شہود پر جلوہ گر نہ ہوتے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ للعالمین، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی فداک کا نور مبارک موجود تھا۔ جو پیدائشِ عالم کے وقت انسانِ اوّل حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ (گرامی قدر والد صاحب رسول اللہ) کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح آچمکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صد مہر و ماہ بنا دیا۔ (عرب کا چاند صہ ۴۳)

سرکشن پرشاد شاد

شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نورانیتِ مصطفوی کی ضیاء پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے:

رُوپ ہے تیرا رتی رتی نُور ہے تیرا پتی پتی!
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتون پاکستان صہ ۳۶۹)

دلو رام کوثری

نورِ محمد کو نورِ خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خُدا کا نُور ہے نورِ پیمبر!
خُدا کی شان ہے شانِ محمد

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی صہ ۳۲۲)

شنکر لال ساقی

ہندو نورِ محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

ہوئی کافور نورِ احمدی سے شرک کی ظلمت
سیاہی سے ندامت کی دلِ کفار کالا ہے

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان صہ ۳۴۲)

marfat.com

گرونانک سکھوں کے گرونانک نے افضل الرسل، مختارِ کل محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول !

نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتابدے اول ایک خدائے — دوجا نورِ محمدی جو خاصہ یار کہائے

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا — دوجا نور محمدی جس جانن کیتا آ

(جنم ساکھی بالا ص۳۲۷)

پروفیسر جی ایس دارا جو کہ بیرسٹر ایٹ لاء ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ) ایڈیٹر "انڈیا" لنڈن۔ جو کہ سکھ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب "رسولِ عربی" میں محبوب ربّ العلا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نورِ الٰہی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تونے نورِ خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تونے حبیبِ خدا کے اپنی آنکھوں درشن کیے۔ (رسولِ عربی ص۲۵)

ایک دوسرے مقام پر جی ایس دارا سکھ نورِ محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ" وُہ احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وُہ نورِ مجسم بن کر آنکھوں کے سامنے تھا" (رسولِ عربی ص۳۵)

لہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسولِ عربی کے متعلق لکھتے ہیں کہ دارا صاحب نے پیغمبرِ اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف حرف سے عشق و محبت کے آبِ کوثر کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے آخیر تک پڑھا اور ایک رواں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (رسولِ عربی ص۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہٗ)

ہندوؤں کے اتھروید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بشارات

ہندوؤں کے اتھروید کے ایک منتر میں سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔

اِدَمْ جَنَاہ اُپ اَشْرُتَ مَزاشَنْسَہ اَستوِ شِیتے کورم شَشَٹیم سَہسَر چہ نَوتیم رُشمیشُو آ دُو مہے

ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (حفاظت میں) لیتے ہیں۔

منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اِدَمْ : یہ

جَنَاہ : اے لوگو

اُپ : احترام سے

اَشْرُتَ : سُنو

نَراشَنْسَہ : محمد

رستوِ شِیتے : تعریف کیا جائے گا

کورم : ہجرت کرنے والے یا امن پھیلانے والے

شَشَٹیم : ساٹھ

سَہسَر : ہزار

چہ : اور

نَوَتیم : نوّے

رُشمیشُو : دشمنوں میں

آدُو مہے : ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں

اِہ گا وہ پرجایَدھوَم اِہ اَستواہ اِہ پُروشاہ اِہو سہسر وکشنوا پچا پوشا نشیدتی

لفظی ترجمہ:

اِہ : یہاں

گاوہ : اے گایو (قدسی لوگو)

اِہو : یہاں پر

سہسر وکشنہ : ہزاروں کا خیرات کرنے والا۔

پرجایدہوم : بڑھو ترقی کرو۔

اِہ : یہاں

استواہ : اے گھوڑو (بہادرو)

اِہ : یہاں

پروشاہ : اے لوگو (عوام)

marfat.com

اِپی : ہی   نشیدتی : بیٹھتا ہے۔

پوشاہ : غریب نواز

یہاں اسے گایو (قدسیو) یہاں اسے گھوڑو (جنگجو بہادرو) یہاں اسے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھویا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ غریب نواز (محمد) تختِ حکومت پر بیٹھا ہے۔

سامؔ وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں:

احمد ہے پتوہ میدھام رنسبہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ:

احمد ہے : احمد نے   رنسبہ : شریعت

پتوہ : رب سے   پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُرحکمت

احمد نے اپنے ربّ سے پُرحکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پاٹھک[۲] کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صداقتوں کا ذکر ہے۔

(۱) حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

---

[۱] سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک وید ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک خاص فوقیت رکھتا ہے۔ لفظِ سام کے معنیٰ خاموشی، سکوت۔ نرمی سے کام کرنا، مکھیوں کی بھنبھناہٹ اور گیت کے ہیں۔

(میثاق النبیین صفحہ ۲۹)   (فقیر ابو الحامد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

(۲) نبیؐ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو شریعت دیئے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبیؐ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وُہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ رعد والا۔ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۲) تونے اے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال گڑھے کو پھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آتے اور خوف سے آزاد ہو کر اُنہوں نے تیری مدد کی (۳) اُنہوں نے دُعا کے بھجنوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی۔ جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔ جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پرپاٹھک بستم ص ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروٹھا مطبوعہ ودیا ساگر پریس بروٹھا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے اُن خبروں کا حال ہے۔ جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہو گا۔ اُس کی پیدائش شمبل دیپ میں ہوگی۔ شمبل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنبھل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وُہ اوتار وہاں پیدا ہو گا۔ مگر سنسکرت لُغت کی کتابوں میں شمبل دیپ کے معنیٰ ملک عرب کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنیٰ شمبل دیپ کے لکھے ہیں یعنی اُنہوں نے شمبل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام اُمستی ہو گا۔ اُمستی کے معنیٰ امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ جس کے معنیٰ امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو داس ہو گا۔ وشنو کے معنیٰ اللہ اور داس کے معنیٰ غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنیٰ عربی میں

marfat.com

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کلکی پوران میں لکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پہاڑ کے غار میں خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبوراً جدا ہو کر شمالی پہاڑوں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔

ان سب باتوں سے سمجھ میں آ گیا ہوگا۔ کہ پہاڑ کے اندر بندگی سے مُراد غارِ حرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقراء ہے۔ اور شمالی پہاڑوں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوئی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں۔ جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔

آخر میں سری کرشن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔
(میلاد نامہ ص ۴۴، ۴۵)

قارئین کرام :۔ سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِ اکرم، مدنی تاجدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم) کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیاتِ طیّبات اور مفسرینِ عظام کی تفسیراتِ مبارکہ، مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابۂ کرام، اہلبیت اطہار، ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو روزِ روشن کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مُصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور ہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اوّل

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی فرقاں وہی قرآں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اوّل

بشریت کی ابتدا، سرکار سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی مگر سرورِ کائنات، مخزِ موجودات، خلاصۂ کائنات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پُر نور نورٌ علےٰ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مفسرین کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفاسیر اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمانِ خداوندی وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ فِى الْخَلْقِ وَآخِرَهُمْ فِى الْبَعْثِ۔ (احادیث المنتقاۃ ص۶) (تفسیر ترجمان القرآن ص۲۵۴ ج ۱ المقاصد الحسنہ ص۳۲۷)

میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور سیوطی ج۱ ص۱۸۴ تفسیر ابنِ جریر ج۱ ص۲۱ تفسیر معالم التنزیل ج۱ ص۱۹۲ خصائص الکبریٰ ج۱ ص۹ دلائل النبوت ج۱ ص۶ از ابو نعیم۔ جواہر البحار ص۱۹۶، انوار المحمدیہ ص۷ از نبہانی، شفا شریف ص مواہب اللدنیہ ج۱ ص۶ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للخرپوتی ص۳ آفتاب نبوت ص۱۱)

فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اوّل نام نبی دا گنیا فضل تے شرف ودھایا
جو وچ پیدائش اوّل خلقیا پچھے دنیا آیا

(تفسیر محمدی ص۲۰۷ منزل پنجم)

marfat.com

قاری محمد طیب دیوبندی لکھتے ہیں کہ آفتابِ نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدرِ مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالاتِ نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تفاضل اور فرقِ مراتب اور سا انبیاء میں بھی قائم ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نورِ نبوت میں سب انبیاء کے مربیّ، ان کے حق میں مصدرِ فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین (انبیاء کرام علیہم السلام) باکمال درحقیقت ان کے جوہرِ دل کی صفائی اور شفافی اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ارواح طاہرہ کے سامنے آفتابِ نبوۃ (سرورِ عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شعاعیں قبول کرلیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کردی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مربیّ اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایاتِ حدیث میں مصرح ہے۔ پس جیسے آپ اُمت کے حق میں نبیٔ اُمت ہونے کی وجہ سے مربیّ ہیں۔ ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مربیّ ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہوگیا اور اس طرح نورِ نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہوگیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصفِ خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہاء بھی ہوجاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصفِ نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوارِ نبوۃ کی انتہا ہے جس سے آپ منتہائے نبوۃ ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کر آتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت، نبوت کا مبدا بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ آپ نے اپنی نبوت کی اولیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

كُنْتُ نَبِيًّا وَ آدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔ (میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی روح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ (یعنی ان کا خمیر ہی کیا جارہا تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

(آفتاب نبوت ص۱۱۰ تا ص۱۱۱ از قاری طیب دیوبندی)

محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے۔ اور آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے۔ اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض وغایت کے لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص۱۲۴۔ ۱۲۵)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوئے ان کی خاطر سے پیدا سبھی

(حیات وحید الزمان ص۱۲)

marfat.com

سید الشافعین، امام الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صحابۂ کرام عمر فاروق، عبد اللہ بن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا گیا مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ — آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسد کے درمیان میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

(مقاصد الحسنہ للسخاوی ص۳۲۷، آفتاب نبوت ص۱۱)

(تفسیر در منثور ص۱۸۴ ج۵ دلائل النبوت بیہقی ج۱ ص۱۷، ترمذی شریف ج۲ ص۲۰۱، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ج۱ ص۳۳، عرائس البیان ج۱ ص۲۳۸، مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی فارسی ج۲ ص۳، جواہر البحار ص۱۴۹، انوار المحمدیہ ص۷ للنبہانی، خصائص الکبریٰ ج۱ ص۱۲، مواہب اللدنیہ ص۶ للقسطلانی زرقانی شریف ص۳۹)

(ارواح ثلاثہ ص۵۵)

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی[۱] یہ حدیث شریف درج کر کے لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضبی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابونعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(نشر الطیب ص۶ مصنفہ اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ۔ — بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳، دلائل النبوت بیہقی ص۶۹ ج۱، کتاب الوفا ص۳۶، شرح السنۃ، نشر الطیب ص۶، مستدرک ج۲ ص۴۱۸، مقاصد الحسنہ ص۳۲۷، اشعۃ اللمعات ص۴۹۹ ج۴، تفسیر محمدی ص۱۶ ج۱)

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

سرکار سیدنا آدم علیٰ نبینا علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

---

[۱] مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمنوا تھے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ص۲، ۳۰ جولائی ۱۹۲۳ء)

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے ان کو سراپا فضل و کمال، معدن حسنات و خیرات جیسے معزز القابات لکھے ہیں (حیات اشرف ص۵۵)

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ لِمَ کُنِّیَتِیْ اَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کُنیت ابومحمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جَلَّ جلالُہٗ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السّلام اِرْفَعْ رَاْسَكَ اپنے سرِ مُبارک کو اُٹھا کر اُوپر دیکھو فَرَفَعَ رَاْسَہٗ پس اُنہوں نے سرِ مُبارک کو اُٹھایا فَرَاٰی نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سُرَادِقِ الْعَرْشِ [1] تو اُنہوں نے نورِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مُبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا مَا ھٰذَا النُّوْرُ یہ نور کیسا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ھٰذَا نُوْرُ نَبِیٍّ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ! یہ میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا۔ اِسْمُہٗ فِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَفِی الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مُبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَآءً وَّلَا اَرْضًا

اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص۹ للنبھانی، جواہر البحار ص۷۷، مواہب اللدنیہ للقسطلانی ص۹، زرقانی ج۱ ص۴۴، مدارج النبوت فارسی ج۲ ص۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی)

وُہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وُہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ [2]

---

[1] اللہ تعالیٰ نے سرکار عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَی الْمَآءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَسَکَنَ۔ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وُہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وُہ ساکن ہو گیا۔
(خصائص الکبریٰ ج۱ ص۱۹، کتاب الوفا ج۱ ص۳۶، مستدرک ج۲ ص۶۱۴، زرقانی شریف ج۱ ص۴۲)

[2] وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی ما خلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج کیا ہے۔ (اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص۶ ۱۶ اپریل ۱۹۰۹ء، اہلحدیث امرتسر ص۱ ۵ فروری ۱۹۰۹ء)

marfat.com

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وُہ میرا نُور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری جلد ۱ صفحہ ۵۵، تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۳۸، تفسیر روح البیان جلد ۱ صفحہ ۵۴۸، زرقانی شریف جلد ۱ صفحہ ۳۷، مدارج النبوت جلد ۲ صفحہ ۲، مطالع المسرات صفحہ ۲۷، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی صفحہ ۲۴، شرح بدأ الامالی صفحہ ۳۵، عطر الوردہ صفحہ ۲۲ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب صفحہ ۳۱۹)

(نجم الاسلام صفحہ)

حضرت عبدالعزیز دبّاغ علیہ الرحمۃ

جو کہ امام العارفین اور حجۃ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے ہیں۔

اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی نُوْرُ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بے شک اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وُہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابریز صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

کائنات کی اصل اور رُوح حضور پُرنور محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں۔ محدث ابن جوزی[1] علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ جَآءَ فِیْ وُجُوْدِ الْعَالَمِ وَلَا مَآءَ وَلَا طِیْنَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس وقت نہ پانی تھا۔ نہ مٹی تھی۔ نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی صفحہ ۲۲ از محدث ابن جوزی)

---

[1] محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کَانَ مِنَ الْاَعْیَانِ وَفِی الْحَدِیْثِ مِنَ الْحُفَّاظِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِّنَ الْعُلَمَآءِ صَنَّفَ مَا صَنَّفَ ھٰذَا الرَّجُل۔ آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء اُمت میں کسی کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴) دہابیہ کے ماہنامہ الاسلام' دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامن رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام صفحہ ۱۳، ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(المیلاد النبوی صفحہ ۲۲،۲۴)

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور
نہ ہوتے سرزمین پر سرورِ عالم اگر پیدا

علامہ عمر بن احمد خرپوتی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ نُوْرَ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصیدۃ الشھدہ صفحہ ۷۳ از علامہ خرپوتی)

علامہ محمد المھدی الفاسی علیہ الرحمۃ نے حدیث شریف بیان فرمائی ہے۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ۔

(مطالع المسرات صفحہ ۲۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

ھُوَ نُوْرُ نَبِیِّکَ یَاجَابِرُ خَلَقَہٗ ثُمَّ خَلَقَ مِنْہُ کُلَّ خَیْرٍ وَخَلَقَ بَعْدَہٗ کُلَّ شَیْءٍ۔

اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی المختار صفحہ ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ صفحہ ۹۹-۹۸)

نبی مکرم، شفیع معظم، خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اوّلیت کا ذکرِ خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الفطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوّلیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُستاذ المحدثین عبد الرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ!

اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْیَآءِ	اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیں۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذَالِكَ النُّوْرَ یَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَیْثُ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ یَكُنْ فِیْ ذَالِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَكٌ وَّلَا سَمَآءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ۔	بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو اپنے نُور سے پیدا فرمایا اور وہ نُور قدرتِ الٰہی سے جہاں مشیّتِ خداوندی تھی دورہ کرتا رہا۔ جب کہ لوح، قلم۔ جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

قَسَّمَ ذَالِكَ النُّوْرَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِیْ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ۔	تو اُس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا۔

پھر اُس چوتھے حصے کے چار حصے کئے

فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ	پس پہلے سے عرش کو اُٹھانے والے فرشتے اور

وَمِنَ الثَّانِیْ اَلْکُرْسِیَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِیَ الْمَلَائِکَۃِ۔

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو پیدا کیا

پھر اُس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔

فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ السَّمٰوٰتِ وَمِنَ الثَّانِیْ الْاَرَضِیْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ۔

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور تیسرے حصہ سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

پھر اُس کے چوتھے حصے کے چار حصے کیے

فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ نُوْرَ اَبْصَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمِنَ الثَّانِیْ نُوْرَ قُلُوْبِھِمْ وَھِیَ الْمَعْرِفَۃُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَمِنَ الثَّالِثِ نُوْرَ اُنْسِھِمْ وَھُوَ التَّوْحِیْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

پس پہلے سے مؤمنوں کی آنکھوں کا نُور دُوسرے سے ان کے دلوں کا نُور جس سے وُہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ تیسرے حصے سے ان کے انس و محبت کا نور اور وُہ توحید ہے لاالٰہ الا اللہ محمد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم۔

(مصنف عبدالرزاق، فتاوٰی حدیثیہ ص از ابنِ حجر مکی، مواہب اللدنیہ ص، زرقانی شریف ج ۱ ص ۴۶، انوار المحمدیہ ص ۹، عقیدۃ الشہدہ ص ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۸، مدارج النبوت ص ۳۰۹، مطالع المسرات ص ۲۱۱

نبی کے نُور سے سب کچھ ہُوا زیر و زبر پیدا
وجود سرورِ دین سے وجودِ ملک ہستی ہے

کہیں جن و بشر پیدا کہیں شمس و قمر پیدا
محمد سے ہوئے بحر و بر اور خشک و تر پیدا

مولوی اشرف علی[1] تھانوی دیوبندی کا فیصلہ

مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا اوّل الخلق ہونا باوّلیت حقیقیہ ثابت ہوا۔ کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اوّلیت کا حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متأخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے۔ (نشر الطیب ص ۶ مطبوعہ دیوبند)

---

[1] مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہلِ حدیث کے ہمنوا تھے۔ (اخبار اہلِ حدیث امرتسر ص ۲، ۳۰ جون ۱۹۴۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

نے اپنے قصیدہ میں اسی لیئے لکھا ہے۔

وَقَدْ کَانَ نُوْرُ اللّٰہِ فِیْنَا لَمُھْتَدٍ ‏ ‏ وَصَمْصَامُ قَلٍّ مِیْرِ عَلٰی کُلِّ نَاکِبٍ

(قصیدہ اطیب النغم ص۱۲)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

اپنی شہرۂ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

بداں کہ اوّل واسطۂ صدرِ کائنات و واسطۂ خلقِ عالم و آدم نورِ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وسائر مکونات علوی و سفلی ازاں نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدر ایں کثرت ازاں وحدت و بروز و ظہور مخلوقات ازاں جوہر عبارات و تعبیرات غریب آوردہ اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اوّل مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیقِ عالم و آدم علیہ السلام کا واسطہ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وُہ میرا نُور ہے جیسا کہ مکونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنّت، دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنّات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقاتِ عالم ظہور میں آئیں۔ اور باعتبارِ کیفیت تمام کثرتوں کا صدور اسی وحدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

؎ غیر مقلدین کے مستند عالم ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز (ابراہیم میر) کو علم و فضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کمالاتِ ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حُسنِ عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں۔ جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (تاریخ اہلِ حدیث ص۳۹۰) غیر مقلدین کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے اخبار محمدی، دہلی میں شیخ کو سیدی خاتم المحققین و المحدثین علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ الباری لکھا ہے: (اخبار محمدی دہلی ص۵ ا جولائی ۱۹۴۲ء)

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔ (مدارج النبوت صہ جلد ۲)

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرا فی مدح سید الانبیاءؐ میں نظماً بیان کیا ہے۔

وَھُوَ نُوْرُ الْاَنْوَارِ اَصْلُ الْبَرَایَا حِیْنَ لَا آدَمُ وَلَا حَوَّاءُ

ھُوَ فَرْدٌ بِاللهِ وَالْکُلُّ مِنْہُ لَیْسَ ثَانٍ ھُنَا وَلَیْسَ ثَنَاءُ

مِنْہُ عَرْشٌ وَمِنْہُ فَرْشٌ وَمِنْہُ قَلَمٌ کَاتِبٌ وَلَوْحٌ وَمَاءُ

مِنْہُ کُلُّ الْاَفْلَاکِ کَانَتْ وَمَادَا رَتْ بِہٖ وَالذَّوَاتُ وَالْاَسْمَاءُ

(طیب الغرا فی مدح سید الانبیاء صہ مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت نور اللہ مرقدہٗ نے نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
فرشتے خدم رسولِ حشم تمام اُمم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لیے

حضرت مجدد الفِ ثانیؒ علیہ الرحمۃ جن کے اکابرینِ دیوبندیہ و نجدیہ وہابیہ بھی عارفِ ربانی عالمِ حقانی کے علاوہ مجدد الفِ ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

ؒ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے صراطِ مستقیم فارسی صہ۳۲ پر امام ربانی، قیوم زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الفِ ثانی کو لکھ کر اولیاء عظام میں شمار کیا ہے۔

ملک حسن علی جامعی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب دور اور پُر فتن عہد میں فاروقی خانوادہ کا ایک پاک باطن ژرف نگاہ عالمِ ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی حلقۂ علماء میں جید عالم (مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی) اسلامی توحید کو قرآنِ حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے مدلل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادینیت کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے۔ وُہ نہایت واضح، بلیغ اور موثر اسلوب بیان اور دلآویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں مریدوں

marfat.com

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ باید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشار عنصری از نورِ حق جل وعلا مخلوق گشتہ کما قال عَلَیہِ الصَّلوٰۃُ والسَّلامُ خُلِقتُ مِن نُورِ اللّٰہ و دیگراں را ایں دولت میسر شدہ است۔

ترجمہ: جاننا چاہیئے کہ حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افرادِ انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجودِ انور مناسبت ومشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نورِ حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف صہ ۱۹۱ مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم)

مِن نُورِہٖ کا مطلب

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی مِن نُورِہٖ کے معنیٰ کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اِس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے بنایا یں معنے کہ نورِ الٰہی اُس کا مادہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰)
اور طالبانِ حق کو دینِ فطرت واسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیماتِ مجددیہ صہ ۷)
حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وُہ اشاروں اور نکتوں میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیماتِ مجددیہ صہ ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ "اگر اہلِ اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجدد کی تعلیمات کو آویزۂ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی تلخیاں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ برانداز جھگڑے نمٹائے جا سکتے ہیں۔ (تعلیماتِ مجددیہ صہ ۲۳)

۵ اعلیٰحضرت عظیم البرکت، مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ مِن نُورِہٖ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عین ذاتِ الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنیٰ نہیں کہ معاذ اللہ ذاتِ الٰہی ذاتِ رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان مٹی سے پیدا ہوا۔ یا عیاذاً باللہ ذاتِ الٰہی کا کوئی حصہ یا کل ذاتِ نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل ٹکڑے ٹکڑے ہونے اور کسی کے ساتھ متحد ہو جانے یا کسی شئے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصفاء فی نور المصطفیٰ صہ ۲۹)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔ (نشر الطیب ص۵ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے

حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث شریف جس میں احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثینِ عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد علی المرتضیٰ شیرِ خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہٗ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُوْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِاَرْبَعَۃَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المحمدیہ للنبہانی ص۹، سیرت حلبیہ ج۱ ص۱۴۹، زرقانی ج۱ ص۴۹، جواہر البحار ص۷۷۴، نشر الطیب ص۷)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کرکے اپنے عقیدت مند دیوبندیوں اور وہابیوں کو تلقین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پڑے شُبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص۷ مطبوعہ دیوبند)

ناظرین:۔ فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

جبریلِ امین کی عمر

مدنی تاجدار، حبیبِ کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریلِ امین سے پوچھا کَمْ عَمَرْتَ مِنَ السِّنِیْنَ تمہاری عمر کتنے سال ہے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

marfat.com

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً رَاَئِيْتُهُ اِثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ۔

وُہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

یہ سُن کر حضور پُر نور علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات نے فرمایا۔

وَعِزَّةِ رَبِّيْ جَلَّ جَلَالُهٗ اَنَا ذَالِكَ الْكَوْكَبُ۔

مجھے اپنے ربِ کریم جل جلالہٗ کی عزت کی قسم ہے کہ وُہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۴۹، جواہر البحار ص ۷۷۶، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۹۷۴)

محمد سِرِّ وحدت ہے رمز اس کی خدا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں

مندرجہ بالا مستند روایاتِ صحیحہ سے اظہر من الشمس ہے کہ نبیٔ کریم رؤف و رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہٰذا آپ کی حقیقت بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکارِ آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو ابو البشر کہتے ہیں۔

وسیلہ مُصطفےٰ سے لغزش معاف

رحمتِ عالمیاں محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کُتب میں درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ پاک صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو اُنہوں نے عرض کیا یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِيْ اے میرے پروردگار محمد مُصطفےٰ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ

بِیَدِكَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اِسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْكَ ۔ اے رب تعالی جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں رُوح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وُہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا اے آدم علیہ السّلام تو نے سچ کہا قَدْ غَفَرْتُ لَكَ بے شک میں نے تمہاری لغزش معاف فرما دی۔ لَوْ لَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ ا اگر محمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ج۱ ص۶، الوفا باحوال المصطفیٰ ج۱ ص۳۳ لابن جوزی۔ بیان المیلاد النبوی طبرانی شریف ج۲ ص۸۲، ۸۳، مستدرک ج۲ ص۶۱۵، ابن عساکر ج۲ ص۳۵، شواہد الحق للنبھانی ص۱۳۷، انوار المحمدیہ ص۱۰۹، زرقانی شریف ج۱ ص۶۲، مواہب اللدنیہ ص۱۲، تفسیر عزیزی ص۱۸۳، افضل الصلوات ص۱۱۷)

امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ ۔۔۔۔ مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ اَبَاكَ

آپ وُہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السّلام نے جب آپ کا توسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ وُہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علّامہ عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نامِ محمد را نیاوردے شفیع آدم!
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا!

مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنے صحیح میں روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مُبارک عرش پر لکھا دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

marfat.com

تم کو پیدا نہ کرتا۔ (نشر الطیب صفحہ ۱، مطبوعہ دیوبند)

لولاک لما خلقت الافلاک

حدیثِ قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مُخَاطِبًا لِآدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ وَوَرَدَ اَیْضًا لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ (عطر الوردہ صفحہ ۲۴ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دُنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دُنیا کا وجود ان (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار!
گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو گر وُہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوۃ الانام شیخ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیئے عرض کیا ہے۔

وَکَیْفَ تَدْعُوْا اِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَۃُ مَنْ
لَوْلَاہُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْیَا مِنَ الْعَدَمِ

(قصیدہ بردہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ "اور کیونکر دُنیا کی طرف ضرورتیں ایسے نفسِ زکی کو بُلا سکتی ہیں۔ کہ اگر وُہ نہ ہوتے اور دُنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے تو دُنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی ۔۔۔ تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

(طیب الوردہ صفحہ ۲۹)

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ لَوْ لَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرَّبُوْبِیَّۃَ۔ اگر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ بابرکات نے اس عالمِ دُنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ سبحانہٗ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیّت کا اظہار فرماتا۔ (مکتوبات شریف مد مکتوب نمبر)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم وچراغ ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَلَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ۔

(عطر الوردہ ص۱۷ مطبوعہ دیوبند)

یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دُنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیّت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نُور نہ ہو سیاروں میں

رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ محدثینِ عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کو

لہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق وہابیہ کے ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث، (جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر روپڑی تھے) میں درج ہے کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں توحید وسنّت کی ترغیب اور شرک وبدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصّہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث ص۳ ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) ہفت روزہ الاعتصام (جس کے سرپرست داؤد غزنوی تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم ومعارف اور حقائق واسرار کے خزانے پنہاں ہیں (ہفت روزہ الاعتصام ص۳ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ مکتوبات علم وحکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جن کی نظیر متاخرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیمات مجددیہ ص۱۲۱)

marfat.com

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

لَوْ تَشَفَّعْتَ اِلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ فِیْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ۔

اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین والوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری شفاعت کو شرفِ قبولیت بخشتے۔

(بیان المیلاد النبوی لابن جوزی صنہ، مواہب اللدنیہ صہ، زرقانی شریف ج ۱ صہ ۶۲، انوار المحمدیہ صہ ۹)

پیشانی آدم میں نورِ محمدی سرکار سیدنا آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نورِ محمدی جلوہ گر تھا۔ جس کا تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاٰدَمَ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ وَجْهِ اٰدَمَ۔

بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کی پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر صہ، جواہر البحار صہ ۱۵۱، عصیدۃ الشہدہ صہ ۱۰۲، شرح قصیدہ از شیخ زادہ صہ ۱۰۱)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !
جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

نورِ محمدی کی تابانی علامہ ابو الحسن احمد بن عبد البکری علیہ الرحمۃ نورِ محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں موجزن تھا۔ اس کی نورانیت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

کَانَ نُوْرُ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرٰی فِیْ وَجْهِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِثْلَ نُوْرِ الشَّمْسِ الْمُضِیْئَةِ فِیْ حَالِ کَوْنِهَا فِیْ قُبَّةِ الْفَلَكِ وَکَنُوْرِ الْقَمَرِ الْمُضِیْ اِذَا تَجَلّٰی فِیْ حَالِ تَمَامِهٖ

سیدنا آدم علیہ السلام کے چہرۂ مبارک پر جو نور قبۃ الفلک پر سورج کی طرح اور آسمان کے درمیان چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک اسی نورِ مبارک سے ہی آسمان اور اس کے

وَسْطَ السَّمَآءِ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُوْرِہٖ السَّمٰوٰتُ وَالسَّرَادِقَاتُ وَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ۔

پائے۔ عرش اور کرسی منور تھے۔

(الانوار و مصباح السرور والافکار ص۶ مطبوعہ بیروت)

نور محمدی کی تسبیح کی آواز

رأس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابوالحسن احمد البکری نَوَّرَ اللہ مرقدھما روایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ اَوْدَعَ ذَالِکَ النُّوْرَ فِیْ صُلْبِہٖ فَسَمِعَ فِیْ ظَھْرِہٖ نَشِیْشًا کَنَشِیْشِ الطَّیْرِ۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چہچہانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ھٰذَا تَسْبِیْحُ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ الَّذِیْ اُخْرِجُہٗ مِنْ ظَھْرِکَ وَاُوْدِعُہٗ فِی الْاَصْلَابِ الطَّاھِرَۃِ وَالْاَحْشَاءِ الزَّاھِرَۃِ۔

یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں ودیعت رکھوں گا۔

(بیان المیلاد النبوی ص۲۰، الانوار و مصباح السرور والافکار ص۵)

تیری پشت میں نورِ رسالت پناہ ہے
سرتاج انبیاء کا حبیب اِلٰہ ہے

کندھوں کے درمیان نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امام اجل جلال الملۃ والدین السیوطی ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

بَیْنَ کَتِفَیْ اٰدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبریٰ ج۱ ص۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

marfat.com

حضرت حوا کی پیدائش

شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو اُنہوں نے اپنی جنسی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکرِ الٰہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ دراں خواب از استخواں ضلع یسریٰ حوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام حوا اس لیئے رکھا گیا کہ وہ حیّ یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔

(مدارج النبوت ج ۲ ص ۴)

حضرت حوا کا مہر

شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت حوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بیس مرتبہ درود شریف بھیجو چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔

(نشر الطیب ص ۱۱ از اشرف علی تھانوی۔ سلوۃ الاحزان لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص مدارج النبوت فارسی ج ۲ ص ۴، بیان المیلاد النبوی ص ۱۰۱۹،

مواہب اللدنیہ ص ۱، زرقانی شریف ص ۲۳، انوار المحمدیہ ص ۹)

کرامتِ محمدی

سیدنا آدم علیٰ انبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت حوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت حوا علیہا السلام حضرت شیث علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نورِ محمدی ان کے رحم صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ بِشِيْثَ اِنْتَقَلَ عَنْ آدَمَ اِلٰى حَوَّآءَ وَكَانَتْ تَلِدُ فِيْ كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ اِلَّا شِيْثًا فَاِنَّهَا وَلَدَتْهُ وَحْدَهٗ كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ	جب حضرت حوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وُہ نورِ محمدی صلبِ آدم علیہ السلام سے بطنِ حوا میں منتقل ہو گیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان سے ۲ دو

marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(کتاب الوفا ج ۱ ص ۳۵، انوار المحمدیہ ص ۱۰، مواہب اللدنیہ ص ۔ المیلاد النبوی ص ۲۰)

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیث علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت کی وجہ سے تھا۔

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سرکار سیدنا حوا علیہا السلام حضرت شیث علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکار سیدہ حوا علیہا السلام کو مبارک دینے کے لیئے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَأْتُوْنَ حَوَّاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَنُّوْنَهَا بِشِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا وَضَعَتْهُ رَأَتْ حَوَّاءُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُوْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرِحَتْ بِذَالِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ وَضَرَبَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ حَوَّاءَ وَبَيْنَ اِبْلِيْسَ حِجَابًا مِنَ النُّوْرِ غِلْظَةً مَسِيْرَةَ خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُوْلُهُ مِثْلَ ذَالِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَزَلْ اِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ مَحْبُوْسًا بِمَنْ حَوَّاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتّٰى وَضَعَتْهُ شِيْثَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۹ مطبوعہ بیروت)

فرشتے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس آتے۔ اور ان کو شیث علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت حوا نے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت تک ایک نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال کا بعید عرصہ تھا حائل کر دیا تھا۔ اور اس مدت کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا وسوسہ نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔

marfat.com

پیشانی شیث میں نورِ محمدی کی چمک

جب شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو اُن کی پیشانی میں نورِ محمدی تھا۔ اور اُس نور کی نورانیت اور چمک کا عالم یہ تھا بَلَغَ سِنِیْنَ وَالنُّوْرُ يَتَشَرَّقُ مِنْ غُرَّتِهٖ اِلَى السَّمَآءِ جب وُہ بالغ عمر کے ہوئے تو اُس وقت بھی اُن کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔

(الانوار و مصباح السرور والافکار ص۶)

حضرت شیث سے عہد نامہ

رأس المحدثین عبد الرحمٰن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی روایت رقمطراز ہیں۔

فَلَمَّا اَيْقَنَ آدَمُ بِالْمَوْتِ اَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهٖ شِيْثَ وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَنِيْ اَنْ آخُذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ اَجَلِ هٰذَا النُّوْرِ الَّذِيْ اَوْى فِيْ وَجْهِكَ اَنْ لَا تَضَعَهٗ اِلَّا فِي الْاَطْهَرِيْنَ مِنَ النِّسَآءِ۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزندِ ارجمند شیث علیہ السّلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے لختِ جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نورِ مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهٗ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نورِ مبارک کا محافظ ہے اور اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے جُھرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام!

اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ اَنْ تَكْتُبَ عَلٰى شِيْثَ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هٰؤُلَآءِ الْمَلَآئِكَةِ فَاِنَّهُمْ عُبَّادُ الْمَلَآئِكَةِ السَّمٰوٰتِ۔

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے۔ کہ آپ حضرت شیث علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرما دیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

marfat.com

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسبِ فرمانِ خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی حلے (جوڑے) جو جبریلِ امین جنت سے لائے تھے پہنائے وَزَوَّجَهُ اللّٰهُ بِمَخْوَائِلَةَ الْبَيْضَاءَ كَانَتْ فِيْ طُوْلِ حَوَّاءَ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی مخوائلہ بیضا سے جو قد و قامت اور حُسن و جمال کے لحاظ سے حضرت حوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السرمد والافکار ص ۶)

زوجۂ شیث کو آسمانی مبارک

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ مبارکبادی کی آواز اس طرح سُنا کرتی تھیں۔

هَنِيْئًا لَكِ يَا بَيْضَاءُ قَدِ اسْتَوْدَعَكِ اللّٰهُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو ودیعت رکھا ہے۔

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السرور و الافکار ص ۷)

حضرت انوش سے عہد

سرکار سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (الانوار و مصباح السرور و الافکار ص ۷۔ مدارج ج ۲ ص ۹)

قارئین حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا حتّٰی کہ انبیاء کرام رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کرام کا نورِ محمدی سے مستفیض ہونا

دنیائے علمیت کی بہت بڑی شخصیت علامہ آلوسی رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

رَأَى مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلے کے پائے پر

marfat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَتَشَفَّعَ بِہٖ وَاِذَا اُطْلِقَتِ الْکَلِمَۃُ عَلٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلْتَطْلَقَ الْکَلِمَاتُ عَلَی الرُّوْحِ الْاَعْظَمِ وَالْحَبِیْبِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا عِیْسٰی بَلْ وَمَا مُوْسٰی بَلْ وَمَا الْاَنْبِیَاءِ اِلَّا بَعْضٌ مِنْ ظُہُوْرِ اَنْوَارِہٖ وَزَہْرَۃٌ مِنْ رِیَاضِ اَنْوَارِہٖ۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسٰے علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسٰے اور موسٰے علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سب اسی نور اعظم (محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم) کے انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی صہ ۲۱۷۔ مصنفہ علامہ محمود آلوسی بغدادی)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ جو کہ حبیبِ کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان ہیں نے آپ کی شانِ مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اجازت طلب کی تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ (اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے) ارشاد فرماتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو انہوں نے عرض کیا۔

مِنْ قَبْلِہَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ ... مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ ہَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ ... اَنْتَ وَلَا مُضْغَۃٌ وَلَا عَلَقٌ
بَلْ نُطْفَۃٌ تَرْکَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ ... اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَہْلَہُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰی رَحِمٍ ... اِذَا مَضٰی عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ
وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیْلِ مُسْتَتِرًا ... فِیْ صُلْبِہٖ اَنْتَ کَیْفَ یَحْتَرِقُ
حَتَّی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُہَیْمِنُ مِنْ ... خِنْدَفٍ عَلْیَاءَ تَحْتَہَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ ... الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ ... وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

marfat.com

(کتاب الوفا صہ ۳۵ ۔ خصائص الکبرٰی صہ ۹۷ ۔ مواہب اللدنیہ صہ)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفسر مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں ۔ اور ان کا ترجمہ اُردو میں درج کیا ہے ۔ ہم بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں ۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی مدنظر رکھیے ۔

ترجمہ :۔ زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے ۔ اور نیز ودیعت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے ۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے ۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے ۔ اور ودیعت گاہ سے مراد بھی صلب ہے ۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے ۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے ۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھالیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا ملا کر بدن ڈھانکتے تھے ۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے) اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا ، اور آپ اس وقت نہ بشر تھے ۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور ہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفاء ظاہر ہے ۔ اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے ۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ علقہ نہ مضغہ) بلکہ (اصلاب آباء میں) محض ایک مادہ مائیہ تھے ۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا ۔ اور حالت یہ تھی کہ نسر بت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا ۔

(مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا ۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ) نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا ۔)

زجودش گر نگشتی راہ مفتوح بجودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا ۔ جب ایک طرح کا عالم گذر جاتا تھا ۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

marfat.com

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں) آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں مخفی تھے تو وُہ کیسے جَلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ (آپ کی فضیلت پر) شاہد ظاہر ہے۔ اولاد خندف میں سے ایک ذروہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدرکہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولاد خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجات جبل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔ (نشر الطیب صہ ۸ تا ۱۰ مطبوعہ دیوبند)

شرف الدین بوصیری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ

حضرت امام شرف الدین بوصیری[1] جو کہ بارگاہ نبوی میں مقبول بھی ہیں۔ بارگاہ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

وَكُلُّ اٰىٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا ۔۔۔ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ۔۔۔ يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

(قصیدہ بُردہ شریف)

---

[1] مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بوصیری) کو مرض فالج کا ہوگیا تھا۔ جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کہ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہوگئی۔ (نشر الطیب صہ ۲ مطبوعہ دیوبند)

marfat.com

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت۔ دیوبندی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پُرنور کے پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجاد خلق ہیں۔ اور اول وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل وکمال ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے اقمار دکواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غیبوبتِ شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادۂ فیوض ظاہری و باطنی روح پُرفتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجود خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر الوردہ صـ ۲۴، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

علامہ عمر بن احمد خرپوتی علیہ الرحمتہ انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ اِنَّ کُلَّ اٰیٍ وَصَلَ اِلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ فَھُوَ مِنْ نُوْرِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ کُلَّ مَا فِی الْکَوْنَیْنِ مِنْ نُوْرِہٖ بے شک جو کچھ بھی کمالات انبیاء کرام علیہ السلام کو ملے ہیں۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نور مبارک کی طفیل ہیں۔ اور کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ سب آپ کے نور پاک کی بدولت ہے۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّ نُوْرَ الْاَنْبِیَاءِ اِسْتَمَدَّ مِنْ نُوْرِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (عصیدۃ الشہدہ صـ ۱۰۱)

شیخ زادہ علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْمُکَوَّنَاتِ تَکَوَّنَتْ بِاِفَاضَۃِ فَیْضِ نُوْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ھُوَ الْمُسْتَفِیْضُ مِنَ الْفَیْضِ الْاَوَّلِ فَوُجُوْدُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجود اول آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

(شرح شیخ زادہ برحاشیہ عصیدۃ الشہدہ صـ ۱۰۱)

marfat.com

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمتہ اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے بکمتے بہا کہ

كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى رَبِّهِ مُسْتَجِيْرًا
فَآدَمُ تِيْبَ عَلَيْهِ وَإِدْرِيْسُ بِسَبَبِهِ
دَفَعَهُ إِلَيْهِ وَنُوْحٌ بِهِ فِي الْفُلْكِ
تَوَسَّلَ وَيُوْنُسُ فِي الدُّعَاءِ عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيْلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ
أَيُّوْبُ بِهِ تَضَرَّعَ۔

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (ا س) فود محمدی سے توسل کرکے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش انہیں کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔

(المیلاد النبوی صد ۲ از محدث ابنِ جوزی۔)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہِ شفیع مجرماں۔ وسیلۂ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنار کی بارگاہ عالیہ میں ہدیۃً عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِيْ لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ   كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰى لَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِيْ مِنْ نُوْرِكَ الْبَدْرُ اكْتَسٰى   وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُوْرِ بَهَاكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشنی ہے۔ اور سورج آپ ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

marfat.com

وَبِكَ الْخَلِيلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُهُ بَرْدًا وَقَدْ خَمِدَتْ بِنُوْرِ سَنَاكَ

آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر ٹھنڈی ہوگئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ اَيُّوْبُ بِضُرٍّ مَسَّهٗ ! فَاُزِيْلَ عَنْهُ الضُّرُّ حِيْنَ دَعَاكَ

اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہوگئی۔

(قصیدۃ النعمان صہ ۲۹)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں۔ قَدْ خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُوْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَرَدَ بِهِ الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

اِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوْقَدُ مِنْهُ اَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ نُوْرِهٖ شَيْءٌ وَقَدِ اتَّفَقَ اَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشُّهُوْدِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ جَمِيْعَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نُوْرِ مُحَمَّدٍ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْ نُوْرِهٖ شَيْءٌ۔

بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرلئے جائیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع نہیں ہوتی، اس حقیقت پر جملہ اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالےٰ نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام کے نور مبارک میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان صہ ۱۳۹ ج ۳)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم میں لکھتے ہیں۔

اِذَا مَا اَتَوْا نُوْحًا وَمُوْسٰى وَآدَمَا وَقَدْ هَالَهُمْ اَبْصَارُ تِلْكَ الصَّعَائِبِ

marfat.com

فَمَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هٰذِهٖ ۞ بَنِي وَلَمْ يَظْفَرُ هُمْ بِالْمَآرِبِ
هُنَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَنْحُوْ لِرَبِّهٖ ۞ شَفِيْعًا وَفَتَّاحًا لِبَابِ الْمَوَاهِبِ

(اطیب النغم صد ۴ مطبوعہ دہلی)

نور محمدی کی برتری اور عظمت | شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبہانی علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے۔

برانکہ اول مخلوقات و واسطۂ صدور کائنات و واسطۂ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چوں مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمد انہ دے انوار انبیاء علیہم السلام امر کرد اورا پروردگار تعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشاں پس نظر کرد آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما ایں کیست کہ پوشید نور دے انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ ایں نور محمد بن عبداللہ است اگر آرید لوے میگردانم شمارا انبیاء گفتند ایمان آوردیم یارب بوے د بہ نبوت وے پس گفت رب العزت جل جلالہٗ گواہ شدم برشما۔

ترجمہ :۔ یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے۔ کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔ اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوارِ انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔ جب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نُور مبارک تمام انوار پر غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مبین ہو!
سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رب یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبداللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

marfat.com

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا: اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی صہ ۲ ج ۲۔ مواہب اللدنیہ۔ الانوار المحمدیہ صہ ۸ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند ہیں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیب کردگار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذات بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا۔ صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ اسی حقیقت کو اعلحضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

جد انبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں دعا مانگی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(پ ۱ ع ۱۵)

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرما دے، بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم کون ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

marfat.com

دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ یعنی میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ (دلائل النبوت ص۶۹ ج۱ از محدث بیہقی)

قاضی منصور پوری

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انداز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڈھے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دُعا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔ رحمت للعالمین ص۲۹۸ ج۲

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

وَ دَعْوَتَ اِبْرَاھِیْمَ عِنْدَ بِنَائِہٖ !
بِمَکَّۃَ بَیْتًا فِیْہِ نَیْلُ الرَّغَائِبِ !

(قصیدۃ اطیب النغم ص۶)

دُعائے خلیل اور نوید مسیحا

سرور کون و مکاں، رسول انس و جاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت باسعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیساکہ سرکار سیدنا عیسے روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک وتعالےٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ پ۲۸ ع

لہ مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ (اعتصام ص۳۔ یکم جولائی ۱۹۶۰ء)

marfat.com

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسے علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرما دی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْم وَبِشَارَةُ عِیْسٰے۔

میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں اور حضرت عیسے علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی تھی۔

دلائل النبوت صـ ۶۹ ج ۱ ۷۰۔ مشکوٰۃ شریف صـ۔ کتاب الوفا صـ ۳۶ ج ۱۔ طبرانی شریف۔ شواہد النبوت للجامی صـ ۸۰۔ خصائص الکبریٰ صـ ۱۱ ج ۱ ۲۳۔ شفا شریف صـ۔ جواہر البحار صـ۔ معارج النبوت صـ۔ اشعۃ اللمعات صـ ج ۴۔ سیرت المصطفیٰ صـ ۳۶ ج ۱۔ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی۔ نشر الطیب صـ ۱۱ ۲۰۔

اسی حدیث شریف کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر حالی نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

ناظرینِ حضرات! باعثِ تخلیقِ کائنات، سرورِ کائنات حضور پُرنور نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ و بارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب دوجہاں سیاحِ لامکاں، سیدِ مرسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ عشاق جنہوں نے کتبِ سابقہ اور صحائفِ الٰہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

---

marfat.com

کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان

اللہ تبارک و تعالٰی نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ توریت میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ [1]

(پ ۹ س اعراف رکوع ۱۹)

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس توریت اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالٰی کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے کا رکوع کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

---

[1] حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

marfat.com

اور ان کی صفت انجیل میں۔ (پ ۲۶ س فتح ع ۴)

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو سے ملا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْا وَيَصْفَحُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهِ أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا۔

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بد خلق ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ خطا کاروں کو معاف کرو گے۔ خدا اُس وقت تک ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کر دے گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ کہنے لگیں لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور ان کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری۔ دارمی شریف ص ۱۴۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۲۔ کتاب الوفا ص ۳۸ ج ۱۔ خصائص الکبریٰ ص ۳۶ ج ۱۔ شواہد النبوت ص ۹۔ استعاب ص ۵۳ ج ۱

ایک روایت میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

marfat.com

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات میں کیسے تعریف درج ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ اُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّآءِ وَفِیْ کُلِّ مَنْزِلٍ وَ یُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ رُعَاۃُ الشَّمْسِ یُصَلُّوْنَ الصَّلٰوۃَ اِذَا جَآءَ وَقْتُھَا وَلَوْ کَانُوْا عَلٰی رَأْسِ کُنَاسَۃٍ وَیَأْتَزِرُوْنَ عَلٰی اَوْسَاطِھِمْ وَیُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَھُمْ وَ اَصْوَاتُھُمْ بِاللَّیْلِ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ کَاَصْوَاتِ النَّحْلِ۔

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے اُمتی اللہ تعالےٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وُہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کی جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر ازار باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالےٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

(سنن دارمی صلہ ۱۴ خصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۲۸ کتاب الوفا ج ۱ ص ۳۸ مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۴، شواہد النبوت ص ۹)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی

جو کہ مشہور و معروف مورخ ہیں۔ اپنی شہرۂ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخی دے کر لکھتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنا دی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لائے ہوئے صحائف اور اُن کے کلماتِ طیبات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے محرف و مبدل صحائف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

marfat.com

معقول حِصّہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے بہت سے ذی علم اور سمجھ دار اہلِ کتاب خلوص اور نیک طینتی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحفِ سابقہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخرالزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ کو اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرا راہب نے آپ کو دیکھ کر ابو طالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبرداری رکھو یہ نبی آخرالزمان ہوگا۔ میں نے کتبِ سماویہ میں نبی آخرالزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔ یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ تشریف لے گئے تو وہاں نسطورا راہب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیم نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخرالزماں ہونے والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخرالزماں ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتدا مجوسی تھے اس مذہب سے بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکینِ قلب میسر نہ ہوئی چنانچہ یہودی مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخرالزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخرالزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نجاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخرالزماں تسلیم کیا اور مسلمان ہوا۔ ۷ھ کے ابتدا میں قیصرِ روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اس نے بھی صحفِ انبیاء

marfat.com

کی پشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوئے نبوت کی تصدیق کی گو باقاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام صفہ تا ۹ امطبوعہ بجنور)

مولوی بدرعالم دیوبندی دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدرعالم صاحب قرآنی آیات لکھ کران کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کھینچ دیا گیا تھا۔ کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں، تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ یجدونہٗ مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفاسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا ر کتب سیر و تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منتظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گرما گرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنہ صفہ ج ۴)

ابراہیم میر غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا مہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

marfat.com

صحابہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد بعہد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جواہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ سے پوچھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (انجیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استثنا باب ۱۸ درس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو رستے میں جنات کا ایک ٹولہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى (الاحقاف پ ۲۶) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے مِنْ بَعْدِ موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ امتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصلِ کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابنِ قیم دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد ابنِ قیم نے بھی لکھا ہے کہ اہلِ کتاب کے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو صفحہ ۳۵ ج ۱)

قارئین حضرات :۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآنِ پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرورِ کون و مکاں، سیاحِ لامکاں، سید مرسلاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ۔ (پ ۱ ع ۱۱)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے۔

marfat.com

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کہ یہودی کس طرح دُعا مانگتے تھے درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِیْ نَجِدُ نَعْتَهٗ وَصِفَتَهٗ فِی التَّوْرَاةِ۔

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جائیں گے۔ جس کی نعت اور صفت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص۱۴، تفسیر نیشاپوری ص۳۲۷ ج ۱، سراج المنیر ص۸۳، مدارک ص۱۲ ج ۱، ابوالسعود ص۹۲ ج ۱، جامع البیان ص۱۶)

علامہ فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ (تفسیر کبیر ص۲۸ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اَللّٰھُمَّ ابْعَثْ لَنَا ھٰذَا النَّبِیَّ یَحْکُمُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ النَّاسِ یَسْتَفْتِحُوْنَ یَسْتَنْصِرُوْنَ بِهٖ عَلَی النَّاسِ۔

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مبعوث فرما۔ جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص۳۱۰ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ ابْعَثْ ھٰذَا النَّبِیَّ الَّذِیْ نَجِدُهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَنَا حَتّٰی یُعَذِّبَ الْمُشْرِکِیْنَ وَیَقْتُلَھُمْ۔ (تفسیر ابن جریر ص۳۱۰ ج ۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔ تاکہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلَیْھِمْ۔ (تفسیر دُرِّ منثور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمّی کے وسیلہ سے دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے کر مدد فرما۔

marfat.com

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

اِنَّ یَهُوْدَ کَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَبْعَثِهٖ۔

بے شک یہود اوس اور خزرج قبیلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ (کتاب الوفا ص۱۲۲ ج۱)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیۃ شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

کَانَتْ یَهُوْدُ تَسْتَفْتِحُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی کُفَّارِ الْعَرَبِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ ابْعَثِ النَّبِیَّ الَّذِیْ نَجِدُهٗ فِی التَّوْرَاةِ یُعَذِّبُهُمْ وَیَقْتُلُهُمْ (کتاب الوفا ص۱۲۲ ج۱)

یہود کفار عرب پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے فتح طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ تعالیٰ اس نبی کو مبعوث فرما جس کی تعریف ہم تورات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان کفار عرب کو عذاب دیں اور قتل کریں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ابونعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ اور طرق متعددہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرکین عرب بنی اسد اور بنی غطفان جہینہ۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو فتح و نصرت کے لیے یہ دعا سکھائی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَبِكِتَابِكَ الَّذِیْ تُنَزِّلُ عَلَیْهِ آخِرَ مَا یُنَزَّلُ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا۔ (تفسیر عزیزی ص۳۲۹ ج۱ دہلی)

اے رب ہمارے ہم تجھ سے اس نبی امی احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سوال کرتے ہیں جن کے بھیجنے کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کتاب کی برکت سے کہ جو تو ان پر نازل فرمائے گا۔ سب کتابوں سے پیچھے پس تو ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتح و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے معتمد مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیۃ کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

marfat.com

ان پر نازل ہو گی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص۲۲ برحاشیہ قرآن پاک تاج کمپنی)

فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو ملزم گردانتا ہے کہ آپ کے ظہور سے پہلے تو وہ دعائیں مانگتے تھے کہ خداوندا ہم کو نبی آخر الزماں کی برکت سے کفار پر فتح بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
(سیرت المصطفیٰ ص۱۴۱ ج ۱)

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالنَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الرحمان ص۲۲)

شیخ الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھوکے والے لکھتے ہیں کہ

تے آہے اَگے ہمیشہ یہودی طلب فتح کردے — اُپر اُنہاں جو کافر ہوئے جد تہاں تھیں لڑدے
جو یا رب توں اساں فتح انہاں پر حرمت اس نبی دے — جو وچ زمانے آخر جیہدی صفت توریت پڑھندے
تا فتح انہانوں ملدی وچ معالم لکھ دسیا یا — تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی ہن آیا
(تفسیر محمدی ص۵ ج ۱)

مولوی محمد علی کاندھلوی

جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے اس بات کے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منتظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ بخاری مستدرک حاکم، دلائل بیہقی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی سے سُن سُن کر اوس وخزرج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر ہدایت کا باعث بنی۔

marfat.com

قرآن کے نازل ہونے سے پہلے جب یہودیوں کا کفار سے مقابلہ ہوتا اور مقابلے میں مغلوب ہو جاتے تو اللہ سے دُعا کرتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

مولوی کاندھلوی صاحب یستفتحون کے لفظ کے معنیٰ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ائمہ تفسیر کی اکثریت نے معنیٰ یہی بتائے کہ یہودی اس پیغمبر کا واسطہ دے کر کافروں پر غلبہ اور برتری کی اللہ کی جناب میں دُعائیں مانگتے تھے۔ قرطبی نے ان ہی معنےٰ کی تائید ایک حدیث سے کی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْكَ الْمُهَاجِرِیْنَ غریب مہاجروں کی دُعاؤں کے ذریعے اللہ سے مدد چاہتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودیوں کا قبیلہ غطفان سے مقابلہ ہوا۔ مقابلہ میں یہود شکست کھا گئے تو یہود نے اس دُعا کا سہارا لیا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ النَّبِیَّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرْنَا عَلَیْهِمْ۔ (قرطبی ص۲۷ ج۲)

حافظ بدرالدین عینی (علیہ الرحمۃ) کعب احبار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کے وسیلہ سے دُعا مانگنا بنی اسرائیل میں رائج تھا۔

مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی دیوبندی نے تو واضح الفاظ میں یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی بڑی بے چینی کے ساتھ اُس نبی کے منتظر تھے جس کی بعثت کی انبیاء نے بشارت دی تھی۔ دُعائیں مانگا کرتے تھے کہ جلدی سے وہ آئے تو کفار پر غلبہ ملے اور ہمارے عروج کا دور شروع ہو۔ خود اہل مدینہ اس بات کے شاہد تھے کہ بعثتِ محمدی سے پہلے بھی ان کے ہمسایہ یہودی آنے والے نبی کی امید پر جیا کرتے تھے۔ اور ان کا آئے دن کا تکیہ کلام تھا کہ اچھا اب تو جس کا جی چاہے ہم پر ظلم کرلے جب وہ نبی آئے گا تو ہم سب ان ظالموں کو دیکھ لیں گے۔

(معالم القرآن ص۳۹۶ تا ص۳۹۷)

marfat.com

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ "بودند ایں یہودیاں قبل از نزول ایں کتاب معترف و مقر بنبوت ایں شخص و بزرگی او بر جمیع انبیاء زیرا کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الٰہی بنام ایں پیغمبر و میدانستند کہ نام او ایں قدر برکت دارد کہ بسبب ذکر آں و توسلے باں فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام ایں پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبراں میدانستند و نیز یقین میکردند کہ ایں پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ باں مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم لشکر جرار دارد" یہودی اس کتاب قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک لشکر جرار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۳۲۹)

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پڑھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منتظر رہا کرتے تھے۔ ان کے آباء مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۶۶ ج ۲)

marfat.com

شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی نے اپنی کتاب مستطاب ختم النبوۃ میں ایک روایت درج فرمائی ہے کہ " ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَمّٰی فِی الْمَلَاحِمِ وَ الْقَدِیْمَۃِ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ وَ الْمَاحِیُ وَ الْمُقَفِّیُ وَ نَبِیُّ الْمَلَاحِمِ وَحِمْطَایَا وَ فَارْقَلِیْط وَمَاذ مَاذ اگلی کتابوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ نام تھے احمد، محمد، ماحی کفر و شرک کو مٹانے والے، مقفی سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے نبی الملاحم جہادوں کے پیغمبر، حمطایا حرم الٰہی کے حمایتی، فارقلیط حق کو باطل سے جدا کرنے والے، ماذ ماذ ستھرے پاکیزہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(ختم النبوۃ صلا)

مولوی ثناء اللہ امرتسری جو کہ سردار الوہابیہ ہیں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے آسمانی کتاب دی ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ میں سے نیک لوگ وہ بھی اس سچی تعلیم اور اس تعلیم کے پہنچانے والے سچے رسول کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔

(تفسیر ثنائی ص۲ سورۃ الانعام مطبوعہ امرتسر)

علامہ صدر الدین علی فرماتے ہیں کہ

اَھْلُ الْکِتَابِ کَانُوْا یَعْرِفُوْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ۔

اہل کتاب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان اس طرح تھی جیسے کہ اپنے بیٹوں کی۔

(شرح الطحاویہ فی العقیدہ السلفیہ ص۲۷ مطبوعہ ریاض)

دیوبندیوں کے مقتدر رہنما: انورشاہ کشمیری کے شاگرد مولوی بدر عالم صاحب اسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "تفاسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے۔ جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی۔ جس میں شک و تردد کی

marfat.com

دئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنہ ص۵۵ ج ۴)

مولوی بدرِ عالم بھی لکھتے ہیں کہ

نہ دانم آں گل رعنا چہ رنگ بُود + کہ مُرغ ہر چمنے گفت گوئے او دارد

آپ کی بعثت سے قبل کتبِ سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا تھا وُہ شاہانِ تخت نشیں ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہلِ کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے مگر چھُپا نہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآنِ کریم نے جابجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کتمان و تحریف کا مُجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنہ ص۵ ج ۴)

ابنِ تیمیہ جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ہیں۔ اُنہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدرِ عالم ابنِ تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابنِ تیمیہ نے اپنی کتاب الجواب الصحیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنہ ص۵ ج ۴)

قارئینِ کرام:- اب آپ کے سامنے موجودہ محرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشنگوئیاں ہیں وُہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھیے اور محبوبِ ربّ العلا کی عظمت و رفعتِ شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کا نبی: تورات سفر پیدائش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱) اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دِنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۲) اے یعقوب کے بیٹو جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۰) یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا۔ جب تک شیلوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیلوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسےٰ علیہ

marfat.com

السلام کا لقب قرار دیتے ہیں۔ مگر نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں۔ کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیلوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیلوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیلوہ نسلِ یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیئے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیئے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وُہ سب جاتی رہی۔ جیسا کہ قرائے بنی نضیر اور خیبر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جُملہ کہ "قومیں شیلوہ کی مطیع ہوں گی" سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وُہ صرف اور صرف نبی آخر الزمان سید مرسلاں محمد مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ تُم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (پ۹ ع ۱۰)

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

توریت کی کتاب استثنا میں حضرت سیدنا موسےٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ "میں ان کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دُوں گا وہی وُہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وُہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وُہ نبی قتل کیا جائے۔ (استثنا باب۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسےٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکلوتا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہٰذا عیسائیوں کا حضرت عیسےٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وُہ بنی اسرائیل کے

marfat.com

بھائیوں میں سے ہوگا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہٰذا واضح ہوگیا کہ جس نبی کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وُہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہوگا۔ پس وُہ شخصیت نبی آخر الزمان شفیع مجرماں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ سیدنا عیسےٰ علیٰ نبینا علیہ السلام قدرتِ الٰہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

شہنشاہ کون ومکان

کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وُہ صداقت سے اپنے قدموں میں بلاتا ہے۔ وُہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند اس کی تلوار کے اور اُڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وُہ ان کا پیچھا کرتا اور اُس راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرورِ انس وجاں، سیاحِ لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملکِ عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالمِ بیداری میں اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکاں پر بلایا اور قرب کا بیان دَنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔ وُہ آپ کی رسالتِ عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ اور وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین آیاتِ شریفہ میں ہے نیز سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے

اُعْطِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ — مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

marfat.com

(صحیح بخاری شریف ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۔)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وُہ اپنے دُشمنوں کا پیچھا کرتے ہوئے ایسے دشوار ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے بیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآنِ پاک کی یہ آیۂ کریمہ کرتی ہے۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ه وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ه وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ا (پ ۲۱ ع ۱۹)

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا۔ کہ کچھ بھلا نہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمائی اور اللہ زبردست عزت والا ہے۔ اور جن اہلِ کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے قلعوں سے اُتارا اور ان کی دلوں میں رُعب ڈالا۔ ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وُہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہجرتِ مصطفیٰ

تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی بابت بارِ نبوت کی سُرخی کے تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اے ددانیوں کے قافلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وُہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیما کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے ملنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وُہ تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں۔ ۱۶۔ کیونکہ خُداوند نے مجھ سے یُوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیر اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بنی قیدار کے بہادر تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خُدا نے یُوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲۱ آیت ۱۳ تا ۱۷)

مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق ہے۔ کیونکہ

marfat.com

عرب میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا تذکرہ ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور استدلال کو پڑھیں۔ آیت نمبر۱۵ میں مہاجرین کا ذکر ہے۔ جو ظالم قریش کے سامنے سے جان و ایمان بچا کر بھاگ گئے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر۱۳ میں ددانیوں اور ۱۴ میں تیما والوں کے استقبال اور ان کی مہمان نوازی کرنے کا تذکرہ ہے۔ جو کہ اُنہوں نے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں ددانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ ددان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یقسان کے بیٹے کا نام ہے۔ ددان کے دُوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور ددان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اوس اور خزرج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابنِ خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں مہاجرین کی ہجرت قریش کی تلواروں اور کمانوں کی وجہ سے ہوگی کا تذکرہ ہے۔ اور ان کے انصار نسلِ ددان سے ہوں گے کا بھی تذکرہ ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیما حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہلِ مدینہ وحوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا تذکرہ کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار والے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دُوسرے فرزند کا نام ہے۔ قُریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوۂ بدر کا عظیم معرکہ ہوا جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رُعب و داب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا۔ پس مندرجہ بالا آیات سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

بنی نجار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کے موقعہ پر آپ کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ منورہ والوں کے بچوں نے جو اشعار پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسیعاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۴۲ میں موجود ہے قیدار کے آباد گاؤں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں۔ اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے للکاریں۔ (یسعیاہ باب ۴۲ آیت ۱۱)

marfat.com

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام سلع ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جگہ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے۔ جس کو اہل مدینہ سلع کے نام سے پکارتے ہیں۔

حضرت موسٰے علیہ السلام کو حکم خداوندی

اَب توریت مروجہ جو کہ تحریف شدہ ہے اس سے سرور کائنات، فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسٰے علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسٰے علیہ السلام کو فرمایا "خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔

(توراۃ استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا | چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

کوہِ فاران

موسٰے علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔

(کتاب استثناء باب ۳۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا توراۃ کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسٰے، حضرت عیسٰے اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طور کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے۔ کہ حضرت موسٰے علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب توراۃ عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسٰے علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

؎ طلع البدر علینا ۔ من ثنیات الوداع ۔ وجب الشکر علینا ۔ ما دعا للہ داع

اور فاران سے کوہِ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں شہنشاہِ رسولاں، شفیعِ مجرماں، وسیدِ بیکساں محمد مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآنِ پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہِ فاران سے جلوہ گر ہونے سے مُراد نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مُراد صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم ہیں۔ آتشی شریعت سے احکام شریعت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مُراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہود کو حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار

یہودیوں اور دیگر اہلِ کتاب کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی۔ جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پُوچھنے کو اُس (حضرت یحیےٰ) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں ہوں۔ کیا تو وُہ نبی (محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام:۔ اب علمائے یہود نے سرورِ کائنات مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان اور نعت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہلِ سیر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کُتب میں درج کیا ہے۔ وُہ پیشِ کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق عُلماءِ یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

اکابر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کُتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی یمن کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار سو جید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی ٹھہرنے کی اجازت دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقین کے

marfat.com

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو وہاں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکانِ خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیدار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلٰی اَحْمَدَ اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِیْ النَّسَمِ!

میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فَلَوْمُدَّ عُمْرِیْ اِلٰی عُمْرِهٖ لَكُنْتُ وَزِیْرًا لَّهٗ وَابْنَ عَمِّ!

اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوں گا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّیْفِ اَعْدَاءَهٗ وَفَرَّجْتُ عَنْ صَدْرِهٖ كُلَّ غَمِّ

اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا۔

تبع نے اس خط پر اپنی مہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمتِ اقدس میں میرا یہ عریضہ پیش کر دینا۔ ورنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبیِ آخر الزمان کی خدمتِ بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تبع نے عریضہ دیا تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی اونٹنی ہجرت کے موقعہ پر رُک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تبع نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔ بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ تو بیجا نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اُس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔

آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبّع بادشاہ کا وُہ عریضہ بارگاہِ نبوی میں پیش کر دیا۔ (زرقانی شریف ص۳۵ ج ۱، وفاء الوفاء للسمہودی ص۱۳۳ ج ۱، روض الانف للسہیلی ص۲۶ ج ۱)

بنوخزرج کا قبولِ اسلام

بنوخزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وُہ یہودی عالم تھے۔ اور بنوخزرج بُت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بہت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اُس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قمع کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیامیٹ ہوتے ہیں۔ جب رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنوخزرج کو دعوتِ اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دُوسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وُہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وُہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپکے دستِ حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اُردو ص۱۱۴ ج ۱)

اِمام فخرالدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اُس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اُس مدرسہ میں ضرور تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ ونصیحت سُنتے۔ اتفاقاً ایک دِن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپسے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپکے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآنِ پاک کی حقانیت

marfat.com

اور اپنے پیارے محبوب رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمدللہ اتنے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری بدنصیبی اور بدبختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم توریت میں اس نبی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص۔ کتاب الوفا ص ج ۱)

۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تستر فتح ہوا تو مالِ غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفۂ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب بیچنے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وُہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے اُس کو بلایا اور پُوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پُوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حنیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعب الاحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعب کے آنے کی خبر سُنی تو وُہ اُن کے پاس آئے کعب نے وُہ کتاب ان کو دی تاکہ وُہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پر پہنچا تو وُہ یہودی غُصّہ میں آ گئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غُصّہ آ گیا اور کتاب اُٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب اُنہوں نے آخری سطریں پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے گا تو اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وُہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُسی روز احبارِ یہود میں سے بیالیس ۴۲ آدمی مُسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۴۳-۱۴۴)

marfat.com

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا

خارجہ بن عبداللہ بن کعب، بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکۃ مکرمہ میں بغرض عمرہ جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ ما در کتب خود کہ تغیر و تبدل را بداں راہ نیست یافتہ ایم کہ از نسل ایں مرد پیغمبرے بیروں آید۔ ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اس کی قوم ہمیں قوم عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۸۰، ۱۸۱)

ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلب دین کے لیے سفر

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کرکے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیت ابراہیم یعنی مکۃ مکرمہ سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دین حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرۡجِعۡ فَاِنَّہٗ یُوۡشِكُ اَنۡ یَظۡهَرَ الَّذِیۡ تَطۡلُبُ فِیۡ اَرۡضِكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اس کی بعثت تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

(کتاب الوفا لابن جوزی ج۱ ص۴۶، شواہد النبوت فارسی ص۳۷، خصائص الکبریٰ ج۱ ص۶۱، دلائل النبوت)

ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت نصر کے قہر و غضب سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت تھی کہ در کتابہائے خود نعت رسول را صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہوگیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہوگا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ اُنہوں نے شام کے علاقہ کو خیرباد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقعہ تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت یثرب کے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہیں پر ہی اقامت گزین ہوگئے۔ اس اُمید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن اُنہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آگئی۔ اُنہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کردی کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پانے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۱، خصائص الکبریٰ ص۶۳ ج۱، دلائل النبوت ابونعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکرِ مصطفیٰ کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہلِ تورات و انجیل سے ذکرِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلٰی غَفْلَۃٍ یَّاْتِی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ — فَیُخْبِرُ اَخْبَارًا صَدُوْقٌ خَبِیْرُھَا

جب لوگ غفلت اور جمود میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خبیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ص۶۹ ج۱، کتاب الوفا ابن جوزی ص۴۷-۴۸ ج۱، شواہد النبوۃ للجامی ص۱۵-۱۶)

تورات میں سیرتِ مصطفیٰ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ اَحْمَدُ الضَّحُوْکُ الْقَتَّالُ یَرْکَبُ الْبَعِیْرَ وَیَلْبَسُ الشَّمْلَۃَ وَیَجْتَزِیُ بِالْکِسْرَۃِ سَیْفُہٗ عَلٰی عَاتِقِہٖ۔ ضحوک کا معنٰی یہ ہے کہ ہمیشہ متبسم نظر آئیں گے اور کریم النفس ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی

marfat.com

ایسا ہوگا کہ تبسم فرماتے ہوئے ان کے آخری دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنیٰ یہ ہیں کہ آپ دشمنان خدا پر حریص تھے۔ اور سفیہ علیٰ عاتقہ کے یہ معنٰی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلوار بدوش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص۹)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا

ابن ابو نملہ نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی یَدْرُسُوْنَ ذِکْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُتُبِہِمْ وَیُعَلِّمُوْنَ الْوِلْدَانَ بِصِفَتِہٖ وَاِسْمِہٖ وَمُہَاجَرِہٖ اَلْمَدِیْنَۃَ فَلَمَّا ظَہَرَ حَسَدُوْا وَبَغَوْا وَاَنْکَرُوْا۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کا جو ان کی کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسمِ مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص۴۲ ج ۱، طبقات ابن سعد ص۱۰۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص۶۵ ج ۱)

حضور کی بعثت گاہ

محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہوگا جو اس نبی کو دیکھے گا اس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص۶۶ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص۴۳ ج ۱)

یہودیوں کا ذکرِ رسول کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ کے یہود کے پاس آیا فَاَخَذُوْا جَمِیْعًا فَتَذَاکَرُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو وہ سب یہود نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص۴۳ ج ۱ خصائص الکبریٰ ص۶۵ ج ۱

marfat.com

ابو عامر راہب[1] کا شانِ مصطفیٰ بیان کرنا

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور خزرج قبائل میں سب سے زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وُہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وُہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِیْنُ عَلٰی دِیْنِ الْحَنِیْفِیَّۃِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وُہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اَنَّہٗ یَنْتَظِرُ خُرُوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ وُہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا انتظار کر رہا تھا۔

(کتاب الوفا صـ۴۳ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص الکبرٰی صـ۹۶ ج ۱، مدارج النبوت فارسی صـ)

یہودی ہمسایہ کا بیان

سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وُہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بُت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہو گا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہو گا۔ قَالَ نَبِیٌّ یُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هٰذِهِ الْبِلَادِ وَ اَشَارَ بِیَدِهٖ نَحْوَ مَکَّةَ وَالْیَمَنِ۔ تو یہودیوں نے مکہ مکرمہ اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

---

[1] حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ غسیل الملائکہ ابو عامر کے لڑکے تھے ۔۔۔ النبوۃ

marfat.com

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھاپے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وُہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وُہ محروم ہی رہا۔ (کتاب الوفا صلا ۱۴۰-۱۴۱ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ط ۳۲۹ ج ۱)

یہودی کا حُلیہ مُصطفیٰ بیان کرنا

علامہ ابنِ جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولادِ اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا۔ کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کرسکوں۔ البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ میں ان کا حُلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دُشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حُلیہ بتایئے۔ تو اُس نے کہا کہ وُہ نہ کوتاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ چھترے، ان کی آنکھوں میں سُرخی ہو گی۔ مُہرِ نبوّت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہو گا۔ اسی شہر میں وُہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وُہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دینِ ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دینِ ابراہیم کے متعلق پُوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وُہ تو تمہارے وطن میں ہے اور انہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وُہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کی دُعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

marfat.com

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے ۔ (طبقات ابن سعد ص۱۰ ج ۱، تاریخ طبری ص۱۰ ج
تاریخ کامل ابن اثیر ص۱۰ ج ۲، دلائل النبوت لابو نعیم

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، اسد بن عبید اور بنی ہزل کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے ۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھ ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہود میں سے ابن الہیبان ایک شخص تھا۔ زمانۂ اسلا سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی، پرہیزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خضوع اور خشوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھ جب کبھی بارش کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارش کے لیے دعا کرتا تو بارش ہو جاتی

جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ مَا تَرَوْنَ اَخْرَجَنِىْ اِلٰى اَرْضِ الْجُوْعِ وَالْبُؤْسِ ۔

اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لائی ۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

اِنِّىْ قَدِمْتُ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ اَتَوَكَّفُ خُرُوْجَ نَبِىٍّ قَدْ اَظَلَّ زَمَانُهٗ فَلَا تُسْبَقُنَّ اِلَيْهِ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَسَبْىِ الذَّرَارِىِّ وَالنِّسَاءِ مِمَّا خَالَفَهٗ فَلَا يَمْنَعُكُمْ ذٰلِكَ مِنْهُ ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا کہ یہ شہر اس نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے جو عنقریب ہجرت فرمانے والے ہیں مجھے امید تھی کہ شاید وہ میری زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو اپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ دے۔
یہ کہہ کر وہ مرگیا۔

marfat.com

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ، اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا

یا بَنِیْ قُرَیْظَۃَ وَاللہِ اِنَّہُ النَّبِیُّ الَّذِیْ عَہِدَ اِلَیْکُمْ فِیْہِ ابْنُ الْہَیَّبَانَ ۔ فَنَزَلُوْا فَاَسْلَمُوْا وَاَحْرَزُوْا دِمَاءَ ھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ وَاَھَالِیَھُمْ۔

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلاشک یہ وُہ نبی ہیں جن کے متعلق تُم نے ابن الہیبان سے وعدہ کیا تھا۔ پس وُہ اپنی قوم سے نِکلے اور مسلمان ہو گئے اور اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کرنے لگے۔

(کتاب الوفا ص۳۵ ج ۱، طبقات ابن سعد ص۵۳ ج ۱، سیرت ابن ہشام صـ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مُسلمان ہونا

محدث بیہقی اور ابن حجر عسقلانی و دیگر محدثین علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مُبارک، آپ کی صفات اور آپ کا حُلیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سُنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت حارث نے کہا اگر حضرت موسےٰ علیہ السلام کی خبر سُنتا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسےٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسےٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سُنتے آئے ہیں کہ وُہ قیامت کے ساتھ مبعُوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نِکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مشرف باسلام

لہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہُت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام حُصَین تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نام رکھا۔ (اصابہ صفحہ ۳۲۰ ج ۲ از ابن حجر عسقلانی) (فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفر لہٗ)

marfat.com

ہوا۔ اور واپس آ کر اپنے تمام اہلِ خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ۷، ص ۱۹۷، ج ۷)

ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مروی ہے جب رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنا یہ تھا:

اَيُّهَا النَّاسُ اِفْشُوا السَّلَامَ	اے لوگو! آپس میں سلام پھیلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا
اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا	کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ	لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے
نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔	ساتھ داخل ہوگے۔

(ترمذی شریف صـ مدارج النبوت صـ ج ۲)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب

حضور پرنور نورٌ علیٰ نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے كَانَ وَجْهِهٖ نُوْرٌ يَظْهَرُ كَنُوْرِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچہ کی نرالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آ کر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین و آسمان کے درمیان اُڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔

لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ لَيَخْرُجَنَّ — اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو (حضرت عبداللہ)

marfat.com

مِنْ صُلْبِہٖ وَلَدٌ یَعْبُرُ اَھْلُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ لَہٗ تَبَعًا۔ کی پُشتِ اقدس سے ایسا فرزندِ ارجمند ظاہر ہوگا تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائینگے

(خصائص الکبریٰ للسیوطی صلا ج ا حجۃ اللہ علی العالمین صلا)

وَاللہِ اَنَا ذَالِکَ النُّوْرُ

محدث ابنِ جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیبِ کبریا، شہنشاہِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا۔ کہ مکّہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا۔ پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وُہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی منور کر دیا۔ پھر سارے مکّہ مکرمہ کو بقعۂ نور بنا دیا۔ مدینہ منوّرہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منوّر کر دیا۔ یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب اپنے بھائی عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سُنایا تو اُنہوں نے کہا۔ یَا اَخِیْ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ یَکُوْنُ فِیْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ اے برادر! یہ نور بنو عبد المطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور شافع یوم النشور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔

حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا لختِ جگر حضرت خالد جب مشرف باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم میں اپنا یہ خواب عرض کیا تو نبیٔ غیب دان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ وَاللہِ اَنَا ذَالِکَ النُّوْرُ وَاَنَا رَسُوْلُ اللہِ۔ اللہ کی قسم! وُہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(کتاب الوفا صلا ج ا مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نور کا
مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

marfat.com

یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفوی کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

ابو صخر العقیلی فرماتے ہیں کہ اعرابیوں میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا، ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رجسٹر تھا جس میں تورات لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اس کو تورات پڑھ کر سنا رہا تھا۔ نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اوہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَتَجِدُ فِی تُوْرَاتِکَ نَعْتِیْ وَصِفَتِیْ وَ مَخْرَجِیْ کیا تو نے اس تورات میں میری نعت، صفت اور بعثت کو پایا ہے؟ اس یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اس کے بیٹے نے فوراً کہا لٰکِنْ اَشْهَدُ بِالَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰی مُوْسٰی اِنَّا لَنَجِدُ نَعْتَکَ وَ زَمَانَکَ وَصِفَتَکَ وَمَخْرَجَکَ فِیْ کِتَابِهٖ لیکن میں گواہی دیتا ہوں اس ذات کی قسم کے ساتھ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کو نازل فرمایا۔ یقیناً ہم نے اس کی کتاب تورات میں آپ کی نعت۔ آپ کا زمانہ آپ کی صفات اور آپ کی بعثت کو پایا ہے۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَقِیْمُوا الْیَهُوْدِیَّ عَنْ صَاحِبِکُمْ وَقُبِضَ الْفَتٰی فَصَلّٰی عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اس یہودی کو اپنے ساتھی (بیٹے) سے ہٹا دو۔ اور وہ نوجوان اسی وقت انتقال کر گیا۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص۱۲۴، خصائص الکبریٰ ص۲۲، ج ۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهٗ تورات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اور یہ بھی درج ہے کہ حضرت عیسےٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف صہ،

marfat.com

خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۲ ج ۱، مشکوٰۃ شریف صد ، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۲۵)

حضورِ اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں جیسے تورات میں ذکر ہے!

علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانی قدس سرہٗ الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودیوں کا ایک جید عالم نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورۂ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم نے عرض کیا یَا مُحَمَّدُ مَنْ عَلَّمَکَهَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا۔ جب وُہ یہودی عالم اپنے یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدًا لَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرَاۃِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قرآنِ پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراۃ میں نازل ہوا ہے۔ یہ سُن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہرِ نبوت کو جو آپ کے کندھوں کے درمیان تھی دیکھا اور آپ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۱۱)

تورات اور انجیل میں نعتِ مصطفیٰ!

حضرت فلتان بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اَقَرَأْتَ التَّوْرَاۃَ کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَنَاشَدَهٗ هَلْ تَجِدُنِیْ فِی التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ کیا تو نے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ نَجِدُ نَعْتًا مِثْلَ نَعْتِکَ وَمِثْلَ هَیْئَتِکَ وَمَخْرَجِکَ۔ ہم نے آپ کی صفات تورات اور انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل وصورت اور آپ کی ہجرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وُہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وُہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وُہ نہیں ہیں۔ تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وُہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی اُمت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَنَا ھُوَ وَاِنَّھُمْ لَاُمَّتِیْ وَاِنَّھُمْ لَاَکْثَرُ مِنْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وُہ میری اُمت ہے۔ اور تحقیق وُہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنبھانی صـ ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات

علامہ جلال الدین سیوطی، محدث ابو نعیم، علامہ حلبی، علامہ یوسف نبہانی اور علامہ اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وُہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ (روڑی۔ کوڑا کرکٹ والی جگہ) پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

اِلَّا اِنَّہٗ کَانَ کُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاۃَ وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنَیْہِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فَشَکَرْتُ لَہٗ ذَالِکَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَہٗ وَزَوَّجْتُہٗ سَبْعِیْنَ حُوْرًا۔

مگر وُہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وُہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر حوریں

marfat.com

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۴۲ ج ۱، سیرت حلبیہ صفحہ ۱۳۶ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء صفحہ ج ۴)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے۔ کہ

بود در انجیل نامِ مصطفےٰ ۔۔۔ آں سرِ پیغمبراں بحرِ صفا!
بود ذکر حلیہ ہا و شکل او ۔۔۔ بود ذکر غزو و صوم و اکل او
طائفہ نصرانیاں بہرِ ثواب ۔۔۔ چوں رسیدندے بداں نام و خطاب
بوسہ دادندی بداں نامِ شریف ۔۔۔ رو نہادندی براں وصفِ لطیف

(مثنوی شریف صفحہ ۲۲ دفتر اول)

لہ موہابیہ کے آرگن "المحدیث" دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور باکمال انسان تھے۔ بحرِ تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار المحدیث دہلی صفحہ ۱۰ کالم ۱)

لہ مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ مثنوی مولوی ہست قرآن در زبان پہلوی۔ نیز حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکیر صفحہ ۱۶ جلد سوم۔ امداد المشتاق صفحہ ۳۲-۴۰)

قاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتب اصلی، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبد الغنی [illegible]

[illegible] مثنوی [illegible] مثنوی [illegible]

(فقیر ابو حامد محمد ضیاء اللہ القادری [illegible])

مولوی اشرف علی تھانوی

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سردار اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا حلیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اکل و شرب کا۔ ان سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر رخسار ملتے۔ (محبّت و تعظیم سے)

اسمِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم چومنے کی برکت

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نصرانیوں کے اس عمل کہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ایمن از شر امیران و وزیر — در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشاں نیز ہم بسیار شد — نام احمد ناصر آمد یار شد

(مثنوی شریف صـ۲۲)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (محاربہ امراء) سے مامون رہے۔ نہ امراء کا شر (جنگ کہ ہلاکت جسمانی تھا)، ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک روحانی تھا)، ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔ اور دل سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق ہو گیا۔

(کلید مثنوی صـ۱۵۲ ج ۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند — تاکہ نورش چوں مددگاری کند

marfat.com

نام احمد چوں حصارے شد حصین تا چہ باشد ذات آں روح الامین

(مثنوی شریف صـ ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اوّل کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شر بد کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باعثِ ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید مثنوی صـ ۱۵۵۔۱۵۶
جـ ۱

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسمِ محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ:

واں گروہ دیگر از نصرانیاں نام احمد داشتندے مستہاں
مستہان خوار گشتند از رفتن از وزیر شوم رائے شوم فن
مستہاں خوار گشتند آں فریق۔ گشتہ محروم از خود و شرط طریق
ہم مخبط دین شاں و حکم شاں از پئے طومار ہائے کژ بیاں

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منحوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہوگئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے مخبوط ہوگیا۔ (یہ ضرر ان کی نسل میں باقی رہا)

(کلید مثنوی صـ ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا اقرار نورِ محمدی کو کوئی ختم نہیں کرسکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا جان حضرت ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جارہے تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نورِ محمدی ان کی مُبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وُہ بہت سٹ پٹائے کیونکہ وُہ نُور ان کو گراں گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا مَالَکُمْ تَبْکُوْنَ اے ہمارے سردار وتم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا بُکَاؤُنَا وَحُزْنُنَا مِنْ ھٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَظْھَرُ ہمارا رونا اور غمگین ہونا اس ہستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ یَظْھَرُ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ رَجُلٌ یَکُوْنُ مِنْهُ بَوَادِکُمْ وَخَرَابَ دِیَارِکُمْ بے شک اس شخص حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سُنا تو ان میں بھی کہرام مچ گیا اور رونا شروع کردیا اُنہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو اُنہوں نے جواباً کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس پر آسمان سے وحی نازل فرمائے گا۔ (کتاب الانوار ومصباح السرور والافکار ص۱۳)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصّہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح وثنا کرتے ہیں!

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

marfat.com

تو یہود نے عبداللہ بن صوریا کو بارگاہِ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفاً پوچھا۔ اَتَعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کیا تجھ کو علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوریا نے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اِنَّ الْقَوْمَ لَیَعْرِفُوْنَ مَا اَعْرِفُ وَاِنَّ صِفَتَکَ وَنَعْتَکَ مُبَیَّنٌ فِی التَّوْرَاةِ وَلٰکِنَّھُمْ حَسَدُوْکَ۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں۔ آپ کی صفات اور تعریف کا توریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوریا کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔
(تلبیس ابلیس صـ ۹۷، ۹۸)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سنِ بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤسا۔ قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا ہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو اُنہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے میرے فرزند! تم بغرضِ شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پا سکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہب زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ فَبَیْنَمَا نَحْنُ فِیْ طَرِیْقِ الْبَرِیَّۃِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِنَ الْیَھُوْدِ شَاھِدِیْنَ سُیُوْفَھُمْ وَھُمْ نَحْوُ سَبْعِیْنَ فَارِسًا۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونتے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے وہب نے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰہِ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُہٗ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَیْسَ لَہٗ ذَنْبٌ وَلٰکِنْ فِیْ ظَھْرِہٖ نَبِیٌّ دِیْنُہٗ نَاسِخٌ جَمِیْعَ الْاَدْیَانِ وَمِلَّتُہٗ مَاحِیَۃٌ لِجَمِیْعِ الْمِلَلِ فَنَحْنُ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰہِ حَتّٰی لَا یَظْھَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہوگا جس کا دین تمام دینوں کو منسوخ کرنے والا اور جس کی ملت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی۔ ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ فَبَیْنَمَا نَحْنُ وَ اِیَّاھُمْ فِی الْحَدِیْثِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْیَھُوْدَ ہم اُن سے ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ اچانک آسمان سے ایک لشکر اُترا۔ اس نے ان تمام یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔

(بیان المیلاد النبوی ص٢٧ تا ٢٨)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان

حضرت عبداللہ سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کی صفت و ہیئات اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی۔ میں نے تکبیر کہی میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اُسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بْنَ اَخِیْ اَھُوَ النَّبِیُّ الَّذِیْ کُنَّا نُخْبَرُ بِہٖ اَنَّہٗ یُبْعَثُ مَعَ السَّاعَۃِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیئے جاتے تھے۔ کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔

(دلائل النبوت للبیہقی)

marfat.com

بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والیٔ جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا۔ جس شب کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وُہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ

لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاٰخِرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ — آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے

اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرتے کے لیے گئے۔ آخر کار اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچہ کو دیکھیں۔ پس وُہ سرکار سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچہ کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وُہ یہودی بیہوش ہوکر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَفَرِحْتُمْ بِهٖ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ خدا کی قسم بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ اے گروہِ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو؟ سنو بخدا تم پر وُہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص الکبریٰ ص ۱۲۳-۱۲۴ ج ۱، دلائل النبوۃ ص ۵۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۷، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، زرقانی ص ۱۲۰ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی۔ جب میں

نے اس آواز کو غور سے سُنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بلند پہاڑ پر چڑھ کر زور زور سے پُکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جارہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وُہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ نَجْمُ اَحْمَدَ الَّذِیْ یُوْلَدُ بِہٖ هٰذِہِ اللَّیْلَةَ۔ آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وُہ پیدا ہو گیا ہے۔

(کتاب الوفا ص۹۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ج ۱، دلائل النبوۃ بیہقی ص۹۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص۱۱۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ج ۱، الانوار المحمدیہ ص۱۷، حجۃ اللہ علی العالمین۔ زرقانی شریف ص۱۲ ج ۱، ماثبت من السنۃ ص۵۴)

عیص نامی راہب کا ولادت، بعثت اور انتقال کا بتانا

امام اجل علامہ جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وُہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ مَرِّ الظَّهران میں ایک شامی راہب رہتا تھا۔ جس کا نام عیص تھا۔ وُہ ہمیشہ اپنے صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا تھا کہ اے اہالیانِ مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہو گا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع ہو گا۔ اور عجم کا وُہ مالک ہو گا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وُہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور جو اُس کی مخالفت کرے گا وُہ بدنصیب اور بدقسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس کی تلاش میں خُدا کی قسم شراب کی زمین کو خیرباد کہا اور بھوک اور خوف کی زمین کو اختیار کیا ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وُہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور نہیں فرمایا ہے۔ جس دن سردارِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات پیدا ہوئے تو وُہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

marfat.com

ہوں تو اُس نے کہا۔ آپ اُس کے جدِ امجد ہیں۔

فَقَدْ وُلِدَ ذَالِكَ الْمَوْلُوْدُ الَّذِیْ كُنْتُمْ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنْهُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَهُوَ یُبْعَثُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَمُوْتُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَنَجْمُهٗ طَلَعَ الْبَارِحَةَ۔

(خصائص الکبرٰی صفحہ ۱۲۵ ج ۱)

بے شک وہ لڑکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہو گی۔ اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہو گا۔ اور آج کی رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی ہی روشنی نکل رہی تھی۔ بلکہ اُس کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی ستر گنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب اس درخت کے سامنے سربسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وُہ اس کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کن کی قسمت میں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا۔ اِنْ صَدَقَتْ رُؤْیَاكَ لَیَخْرُجَنَّ مِنْ صُلْبِكَ رَجُلٌ یَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ وَیَدِیْنُ لَهُ النَّاسُ۔ اگر آپ نے خواب سچ سنایا ہے تو آپ کی پشت سے ایک ایسی ہستی پیدا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے جھک جائیں گے یعنی اُس کے نیازمند ہوجائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ ص۹۶-۹۹ ج ۱، زرقانی شریف ص۹۱ ج ۱، کتاب الوفا ص۸)

اہلِ کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی

جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہلِ کتاب کو معلوم ہوگیا کہ نبی آخرالزمان کی بعثت اب قریب ہے اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامۂ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو کافروں نے شہید کیا تھا۔ وُہ جامۂ صوف خون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتبِ آسمانی میں یہ لکھا تھا کہ جب یہ جامہ تازہ خون سے تر ہوجائے گا۔ اور خون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی آخرالزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو معلوم ہوگیا کہ نبی آخرالزمان کے والد ماجد کی ولادت ہوگئی ہے۔ اور وُہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دُشمن ہوگئے اور اُن کے قتل کے درپے ہوگئے۔ (تاریخ الخمیس ص۱۸۲ ج ۱، خیرالمونس ص۱۵۹ ج ۲، موارد الحنفیہ ص۵)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک

محدث ابنِ جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ حضور پُرنور، نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک یمن تجارت کے لیے جارہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کاہن ملا جو زبور پڑھ رہا تھا اُس نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نتھنے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ میں نے اس کو اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نتھنوں کو غور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِیْ اَحَدِ مَنْخَرَیْکَ مُلْکًا وَّفِی الْاٰخَرِ نُبُوَّۃً۔ میں نے تمہارے ایک نتھنے میں بادشاہت اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے شادی کروگے تو یہ بات ہوسکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو آپ نے ہالہ بنت وہب بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

marfat.com

شادی کی تو ان سے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔

(کتاب الوفا صفحہ ۸۴-۸۵ ج ا، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱ ج ۱)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے دادا کا بیان

علامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی قدس سرہ النورانی نے تحریر فرمایا ہے کہ "زہیر بن ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب کی ایک مجلس میں مَیں بیٹھا ہوا تھا اور اہلِ کتاب کہہ رہے تھے قَدْ قَرُبَ مَبْعَثُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سُنایا کہ آسمان سے ایک رسی ظاہر ہوئی اور میں نے اس رسی کو پکڑنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس رسی کو نہ پکڑ سکا۔ فَاَوَّلَ ذَالِکَ بِالنَّبِیِّ یُبْعَثُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَاَنَّہٗ لَا یُدْرِکُہٗ تو اُنہوں نے اس کی تعبیر یہ بتائی کہ نبی آخر الزمان مبعوث ہونے والے ہیں۔ اور یہ شخص اُن کو نہیں پا سکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔ وَاَمَرَہُمْ وَاَوْصَاہُمْ اَنْ اَدْرَکُوْہُ اَنْ یُّسْلِمُوْا اور ان کو حکم اور وصیت کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے زہیر رضی اللہ عنہ نے نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔ پھر اُس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بانت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔"

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۲۱۱)

اُمتِ محمدیہ کی شان

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ ابونعیم بروایت سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوئے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جوان کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موئے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر اُمتی کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے۔ کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پڑھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الٰہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پڑھا ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ص۱۱۱ ج ۱)

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی سیالکوٹی اپنی کتاب معالم القرآن میں لکھتے ہیں۔ کہ

"ابنِ اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ سے گفتگو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سُنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا۔ چچا نے دریافت کیا کہ پھر کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب تک جان میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ص۲۶۸ ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

marfat.com

تورات میں مدینہ منورہ کے نام

غیر مقلدین کی شہرۂ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن، بلطائف البیان، میں لکھا ہے کہ سہیلی کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ، طابہ، طیبہ، جلیلہ، جابرہ، محبہ، محبوبہ، قاصمہ، مجبورہ، عذرا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بلطائف البیان صفحہ ۲۶۸ ج ۱۱)

کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب کرکے) فرماتا ہے۔ یَاطَیْبَۃُ وَیَاطَابَۃُ وَیَاسَکِیْنَۃُ لَاتَقْبَلِی الْکنوز ارفع اجاجرکَ عَلٰی اجاجیر لقریٰ۔

(ترجمان القرآن صفحہ ۲۶۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔ تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۲۴ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۲۴ ج ۱، ترجمان القرآن صفحہ ۲۶۸ ج ۱۱، حجۃ اللہ صفحہ ۱۲۵)

سیدنا موسیٰ کا امتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰی لَمَّانَزَلَتْ عَلَیْہِ التَّوْرَاۃ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اُنہوں نے اس میں اس اُمتِ مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا یارَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ امۃ ھُمُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاجْعَلْھَا اُمَّتِی اس کو میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّۃُ اَحْمَد وہ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یارَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً ھُمُ السَّابِقُوْنَ الْمَشْفُوْعُ لَھُمْ فَاجْعَلْھَا اُمَّتِی۔ اے ربِ کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ پس اُس کو

میری اُمت بنا دے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یارَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً ھُمُ الْمُسْتَجِیْبُوْنَ الْمُسْتَجَابُ لَھُمْ فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ ۔ اے ربِ کائنات! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکرِ خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا رہے گا۔ اس میری اُمت بنا دے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وُہ حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے۔ پھر عرض گزار ہوئے کہ یارَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً اَنَاجِیْلُھُمْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ یَقْرَؤُنَھَا ظَاھِراً فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ۔ اے ربِ اکبر! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کر دے۔ تو ارشادِ باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التجا کی یارَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً یاکلون الفیٔ فاجعلھا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فئی کھائے اسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبےٰ علیہ التحیۃ و الثنا کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یارَبِّ اِنِّی اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَۃَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ وَیُؤْجَرُوْنَ عَلَیْھَا فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہو گی۔ اس کو میری اُمت بنا دے تو جواب مِلا وہ حضرت احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یارَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً اِذَا ھَمَّ اَحَدُھُمْ بِحَسَنَۃٍ فَلَمْ یَعْمَلْھَا کتب لَہٗ حَسَنَۃً وَّاحِدَۃً فَاِنْ عَمِلَھَا کتب لَہٗ عشر حسنات فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بنا دے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

marfat.com

کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً اِذَا ھُمَّ اَحَدُ ھُمْ بِسَیِّئَۃٍ وَلَمْ یَعْمَلْھَا لَمْ تُکْتَبْ وَاِنْ عَمِلَھَا کُتِبَتْ عَلَیْہِ سَیِّئَۃٌ وَاحِدَۃٌ فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ۔ اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کرسکیں گے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبےٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَاحِ اُمَّۃً یُؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْاٰخِرَ فَیَقْتُلُوْنَ قرون الضلالۃ الْمَسِیْحَ الدجّال فَاجْعَلْھَا اُمَّتِیْ۔ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول وآخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے سب سے بڑے مرکز دجّال کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے ہلاک کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنادے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب فَاجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّۃِ اَحْمَدَ اے رب کریم! پس مجھے بھی احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی بنادے۔ (جواہر البحار ص۷۴۲ ج۱، خصائص الکبریٰ ص۱۲ کتاب الوفا ص۳۹ ج۱، جلاء الافہام ص۸۳، الصلوٰۃ والسلام ص۱۰۳، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۲)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر وناظر نبی

انجیل یوحنا میں ہے کہ "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶)

ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرورِ کائنات، غریبوں کے غمگسار، احمدِ مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ جن کے متعلق ربّ العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (پ ۲۱ ع ۱۷)
یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہے[1]

دوسرے مقام پر رسولِ معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (پ ۱۱ ع ۵)
بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان رحمت والے

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

---

[1] دیوبندیوں کے مقتدر مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہی بات لازم آئے گی۔ کیونکہ احبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے بر بالعکس نہیں ہو سکتا۔ (تحذیر الناس ص۱۰ مطبوعہ دیوبند)

marfat.com

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ — بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان
اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ — میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پ۴ ع ۸)

کس گُل کی ہے سواری کس کی ہے انتظاری !
یہ دھوم جس کی قدرت پیہم مچا رہی ہے !

شوکتِ مصطفیٰ

پُرانا عہدنامہ کی کتاب "ملاکی" کے باب نمبر ۳ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وُہ میرے آگے راہ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہو ناگہاں اپنی ہیکل میں آموجود ہو گا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزومند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دِن کی کس میں تاب ہے۔ اور جب اس کا ظہور ہو گا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (ملاکی باب ۳ آیت ۱،۲)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان وشوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ "اس کے آنے کے دِن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہو گا تو کون کھڑا رہ سکے گا" کے الفاظ سے اظہر من الشمس ہے۔ کُتب سیر اُٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضورُ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے کائنات کو بقعۂ نور بنایا۔ بُت سرنگوں ہو گئے۔ کعبہ تعظیماً جُھک گیا۔ آسمان کے ستارے جُھک گئے۔ پرند، چرند اور درند ایک دوسرے کو مُبارک بادی دے رہے تھے۔ ملائکہ اور حوریں خوش تھیں۔ عرش و فرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر وکسریٰ کے محلات کے کنگرے گر پڑے آتش کدہ فارس بُجھ گیا۔ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ؎

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر پڑا

فاتح رسول

انجیل کی کتاب "یوحنا عارف کا مکاشفہ" کے باب ۶ میں ہے کہ "اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وُہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور بھی فتح کرے (مکاشفہ باب ۶ آیت ۲)

یہ پیشگوئی بھی سرورِ کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے۔ خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارموا فان اباکم کان رامیا کے حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرداری کا تاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا فخر۔ آپ کے اسمار شریفہ میں سید آپ کا اسم شریف ہے۔ فتح کا تذکرہ ربّ العالمین نے اس طرح فرمایا:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (پ ۲۶ ع) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

رسولِ اعظم

تخت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

انجیل کی کتاب اکرنتھیوں کے باب ۱۳ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو مٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (اکرنتھیوں باب ۱۳ آیت ۸ تا ۱۰)

مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وُہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے۔ ہمہ گیر رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وُہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا۔ (پ ۹ ع ۱۰) — تم فرماؤ! اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ — اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا۔ — اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور

marfat.com

(پ ۲۲ ع ۳) چمکا دینے والا آفتاب۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ (پ ۲۲ ع ۹)
اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے۔ خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھُپ گئے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی!
سارے اچھوں سے اچھا جسے سمجھیے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی!

نُور کی گواہی

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آموجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب اس کے وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وُہ خود تو نُور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دُنیا میں آنے کو تھا۔ وُہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دُنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۶ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سرورِ کائنات سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میں نُور قرار دیا ہے۔ اور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَكُلُّ خَلَائِقِ مِنْ نُوْرِيْ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نُور کو پیدا فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نُور سے پیدا فرمایا۔ حدیثِ قدسی بھی ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وُہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پُر نور نورٌ علیٰ نُور کے متعلق ہی ہے۔

غیب کی خبریں دینے والا نبی

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ "لیکن جب وُہ یعنی روحِ حق آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لیے کہ وُہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزماں کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ہ اور وُہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وُہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔ (پ ۲۴ ع ۱) اور

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ اِنَّكَ حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ پر بھیجے گئے۔ (پ ۲۲ ع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا اور وُہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وُہ

وَحْیٌ یُّوْحٰى۔ (پ ۲۷ ع ۵) تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اُسی شفیع بوماں سید مرسلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب داں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا ہوں۔

(تحذیر الناس ص مطبوعہ دیوبند)

دُنیا کا سردار

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔ کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

اس بشارت میں جو دُنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وُہ سید العالمین شفیع المذنبین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہٗ نے جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

marfat.com

سے یومِ میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالےٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط (پ ۳ ع ۱۷)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وُہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَم اور اَنَا سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے
قوموں کے پیغمبر آ تو چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے

ناظرین! عیسائی حضرات کی اس محرف شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے۔ کہ سرکار سیدنا عیسٰے روح اللہ علیہ السلام نے سرور دو جہاں۔ وارث کل جہاں۔ مالک کون و مکاں باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی آمد آمد بعثت مبارکہ اور تشریف آوری کی بشارت اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وُہ سب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی لیے ابنِ حجر نے شرح قصیدہ ہمزہ شریف میں کہا ہے ؎

كُلُّ فَضْلٍ فِی الْعَالَمِیْنَ فَمِنْ فَضْلِ النَّبِیِّ اسْتَعَارَهُ الْفُضَلَاءُ۔ !!

جہان والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے فضل سے مانگ کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفوی

قارئین حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

نجران پادری کا بیان

ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ما ے بینم درکتب خود صفت پیغمبرے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ ایں زمان ولادت اوست صفت وے چنیں وچناں است، میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وُہ نبی اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کر ہی رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بُوئے نظر کرد چشم وپشت وقدم وے را احتیاط نمود گفت آں پیغمبر کہ مے گفتم ایں است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آتے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی چشم مُبارک پُشتِ مُبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا تھا وُہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزندِ ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والدِ ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوۃ فارسی ص۳۳)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسند تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں وہاں سے ملک شام چلا گیا۔ وہاں میں ایک گرجا میں ٹھہرا۔ وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تیرا وطن مکہ ہے کہ جہاں نبوت ظاہر ہوئی ہے۔ تین دن کے بعد وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص پیش آیا ہے۔ جا وہاں سے پوچھو کہ کیا وہ نبی ہیں آیا ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

کہ وُہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے۔ کہ

اِنَّ فِیْ قَرْیَۃِ اِبْرَاھِیْمَ اِبْنَ عَمِّیْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ فَاٰذَاہُ قَوْمُہٗ فَخَرَجْتُ لِئَلاَّ اَشْھَدَ ذَالِکَ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکہ مکرمہ میں میرے چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وُہ نبی ہے۔ اس پر ان کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو نہ دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سُن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے کہ وُہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صُورت پہچان لوگے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آرہا ہوں۔ بعدازیں اُس نے چند تصویریں دکھائیں جو غلاف کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ ہے۔ بس وہی قدوقامت، وہی جسامت اور وہی آپ کے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔ تم کو یہ ڈر ہے کہ وُہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وُہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللہِ لَا یَقْتُلُوْہُ وَ لَیَقْتُلَنَّ مَنْ یُّرِیْدُ قَتْلَہٗ وَ اَنَّہٗ لَنَبِیٌّ وَ لَیُظْھِرَنَّہُ اللہُ۔ (مجمع الزوائد ص ۲۳۳ ج ۱، فتح الباری ص ۱۰ ج ۷، طبرانی شریف

اللہ کی قسم وُہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو اُن کے قتل کا ارادہ کرے گا اُسی کو وُہ قتل کریں گے یقیناً وُہ نبی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اُن کو ضرور ظاہر کر کے رہے گا۔

تاریخ کبیر از امام بخاری۔ کتاب الوفا ابن جوزی ص ۵ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۰)

حضرت جُبیر بن مُطعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبیؐ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکہ مکرمہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصرٰی میں پہنچا تو میرے پاس نصارٰی کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مجھ سے پُوچھا۔

اَمِنْ اَھْلِ الْحَرَمِ اَنْتَ — کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ اُنہوں نے مجھ سے پُوچھا۔

فَتَعْرِفُ ھٰذَا الَّذِیْ تَنَبَّاَ فِیْکُمْ۔ — کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں نبوت کا دعوٰے کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعدازاں وُہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔ جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

اُنْظُرْ ھَلْ تَرٰی صُوْرَۃَ ھٰذَا النَّبِیِّ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ۔ — غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل وصُورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے پھر وُہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے کہا اچھا ان میں سے کسی کی صُورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اُس تصویر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے اُنہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر اُنہوں نے کہا:

نَشْھَدُ اَنَّ صَاحِبَکُمْ وَاَنَّ ھٰذَا الْخَلِیْفَۃَ مِنْ بَعْدِہٖ۔ — ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔ اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے بعد خلیفہ ہیں۔

(کتاب الوفا۔ ص۵۶-۵۷، دلائل النبوت لابونعیم۔ شواہد النبوۃ ص۲۸۶ ج۱) فارسی ص۱۰۔ ترجمان السنۃ ص۱۲۵-۱۲۶ ج ۴ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری۔ دلائل النبوت دیوبندیوں از غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد ابنِ تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ: قَالَ الَّذِیْ اَرَادَہُ الصَّمَدُ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ اِلَّا کَانَ بَعْدَہٗ

marfat.com

نَبِیٌّ اِلَّا هٰذَا النَّبِیّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا ۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے ۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہو گا ۔ (الجواب الصحیح ص۲۶۷ ج ۳ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت بھی دکھائی ۔ جس کو دیکھ کر فوراً اُنہوں نے پہچان لیا ۔ (الجواب الصحیح ص۲۶۸ ج ۳)

مقوقس شاہ مصر کا بیان

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا ۔ تو اُس نے مجھے کہا ۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَلَوْ اَصَابَ الْقِبْطَ وَالرُّوْمَ اِتَّبَعُوْهُ بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں ۔ اگر قبطی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں ۔ (کتاب الوفا ابن جوزی ص۷۲ ج ۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بُت سرنگوں ہوں گے

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سطیح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا ۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی ہڈی اور پٹھے نہ تھے ۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا ۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا ۔ جس میں پائنتی سے لے کر بالیں تک چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے ۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں ۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے لے جاتے تھے ۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحائف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے ۔ انہوں نے تحائف کو اور اپنے حسب نسب کو اس سے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے ۔ اُنہوں نے اپنے تحائف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں در آخر گفت کہ در مکہ جوانے بیرون آید از

عبد مناف کہ براہِ راست خوانند و اصنام را نگونسار گردانند و خدائے یگانہ را پرستند و دیے را خلفار باشند و نشان ہریک را بہ تفصیل باز گفت و بعضیاز ملوکے کہ بعد از ایشان باشند خبر داد و تفصیل آں در کتب مبسوط مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبد مناف کی پُشت سے ایک ایسا جوان پیدا ہو گا۔ جو از خود پڑھا لکھا ہو گا۔ بتوں کو سرنگوں کر کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفار ہوں گے پھر ان خلفار کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے۔ خبر دی جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد النبوت فارسی ص۱۶، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۶۸-۱۶۹، خصائص الکبریٰ ص ۸۴ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تا قیامت ہوگی

یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے خوب دیکھا جس سے وُہ بہُت پریشان ہوگیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تاکہ مجھے اطمینانِ قلبی ہو۔ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام تو سطیح غسانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سطیح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سطیح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تُو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر حبشہ والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ: نے پُوچھا کب ہوں گے؟

سطیح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوُچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سطیح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابنِ ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سطیح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

marfat.com

سطیح: نَبِیٌّ زَکِیٌّ یَاْتِیْهِ الْوَحْیُ مِنْ قِبَلِ الْعَلِیِّ

ایک ایسا نبی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بلند و بالا کی طرف سے اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وُہ بادشاہ کن سے ہوگا؟

سطیح: رَجُلٌ مِنْ وُلْدِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ یَکُوْنُ الْمُلْكُ فِیْ قَوْمِهٖ اِلٰی آخِرِ الدَّهْرِ۔

وُہ غالب بن فہر بن مالک بن نضر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت اس کی قوم میں رہتی دُنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دُنیا بھی آخیر ہوگی؟

سطیح: نَعَمْ یَوْمَ یُجْمَعُ فِیْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ وَالْیَسْعَدُ فِیْهِ الْمُحْسِنُوْنَ وَیُشْقیٰ بِهٖ الْمُسِیْئُوْنَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سطیح بادشاہ سے فارغ ہوکر چلا گیا تو شق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا تذکرہ کیا۔ تو شق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سطیح نے بتایا تھا نیز کہا:

یَأْتِیْ رَسُوْلٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ یَکُوْنُ الْمُلْكُ فِیْ قَوْمِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْفَصْلِ۔

ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت تک قائم رہے گی۔

(کتاب الوفا صفحہ ۱۶۲ تا ۱۶۷، شواہد النبوت صفحہ ۱۶۰، ج ا، خصائص الکبرا ے صفحہ ۸۸ ج ا)

آلِ غالب کے لیے دُعا

علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب اوس بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمر بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عروسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزرج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جان پیاری کرے

marfat.com

وُہ خدا جو پتھر سے آگ پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے کیا مشکل ہے کہ مالک کی نسل کو روز افزوں ترقی دے اس کے بعد مالک کی طرف رُخ کر کے اُسے بہت سی منظوم وصیتیں کیں۔ جن کے آخری دو بیت یہ ہیں :

إِذَا بُعِثَ الْمَبْعُوْثُ مِنْ آلِ غَالِبٍ
بِمَكَّةَ فِيْمَا بَيْنَ زَمْزَمَ وَالْحَجَرِ
هُنَالِكَ فَابْغُوا نُصْرَتَ بِهِ بِلَادِكُمْ
بَنِیْ عَامِرٍ اِنَّ السَّعَادَةَ فِی النَّصْرِ

جب مکّہ مکرمہ میں جس میں چاہِ زمزم اور حجرِ اسود ہیں۔ آلِ غالب (آں حضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مبعوث ہوں تو اس وقت اس کی مدد و نُصرت کے لیے کمر بستہ ہو جانے کیونکہ تمام سعادت اس کی مدد و نُصرت میں ہے۔

(شواہد النبوۃ فارسی صـ۱۲)

شاہ ہرقل کے پاس مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تصویر

حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں مجھے ایک شخص کے ہمراہ شاہِ روم ہرقل کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ ہم اسے سلام پیش کریں۔ جب ہم غوطہ میں پہنچے تو جبلہ غسانی جو ہرقل کے امرا میں سے تھا وہاں موجود تھا ہم نے اسے دیکھنا چاہا۔ ہرقل نے ہمارے پاس ایک پیغام رساں بھیجا۔ اور کہا کہ جو گفتگو چاہو اس سے کر لو۔ ہم نے کہا بخدا ہم گفتگو نہیں کرتے۔ مگر وُہ ہمیں جبلہ کے روبرو لے آئے۔ وُہ بولا جو کہنا چاہتے ہو کہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس سے باتیں کیں اور اُسے اسلام پیش کیا۔ میں نے دیکھا وُہ سیاہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھا۔ میں نے پُوچھا۔ سیاہ لباس کیوں پہنے ہوئے ہو؟ اس نے کہا۔ اس لیے کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے جب تک تمہیں ملک شام سے نہ نکال دوں اسے جسم سے نہ اُتاروں گا۔ میں نے کہا بخدا جس سرزمین پر ہم بیٹھے ہیں اس پر تو ہم قبضہ کریں گے۔ بلکہ تمہارے ملک کا بہت سا حصّہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ فتح کریں گے۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اُس کی فتح کی خوشخبری دے دی ہے۔ اُس نے کہا کہ تم وُہ قوم نہیں ہو جو اس ملک پر قبضہ کرے۔ بلکہ وُہ ایسی قوم ہے۔ صُبح کو روزے رکھتے ہیں اور شام کو افطار کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس نے ہمارے روزوں کے متعلق پُوچھا۔ ہم نے اسے بتایا تو اُس کا رنگ سیاہ ہو گیا پھر

marfat.com

کہا اُٹھو ہم اُٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہرقل کے پاس لے جائے۔ جب ہم اس کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم اپنی سواریوں پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں اپنی سواریوں پر تلواریں حمائل کیے ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں دریچے کے نیچے ٹھہرا دیں۔ بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ دریچہ ہوا سے ہلنے والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گماشتے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر گئے تو وُہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر دریچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس کے پاس امراء و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُس کے نزدیک پہنچے تو وُہ ہنس دیئے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا جو سلام و دُعا ہم ایک دُوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجنا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک دوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم۔ کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام و دُعا کہتے ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جواب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے۔ پھر کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو دریچہ جنبش میں آ گیا۔ جب اس نے اپنا سر اُٹھایا تو وُہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھروں میں پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھروں کے دریچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ بخدا ہم نے تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ کو پڑھتے وُہی جنبش میں آ جاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔ کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوّت کا تقاضا نہ ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اُس نے ہم سے نماز روزہ کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

marfat.com

کر دیا گیا ہے۔ جہاں جملہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں تین دن تک قیام پذیر رہے۔ اس لیے وُہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم بھی اعادہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔ جو زر و جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اس پر ایک شخص کی تصویر تھی۔ جس کا رنگ سُرخ آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا۔ اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سر والے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص اپنے محامد اور محاسن میں یکتا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید داڑھی، گویا وُہ زندہ تھا۔ اور ہنس رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر گریہ طاری ہو گیا اور ہم تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم سچ بتاؤ کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں، یہ ہمارے پیغمبر ہیں۔ جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وُہ کچھ دیر ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھلانے میں عجلت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوبصورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا۔ نہیں۔ کہا یہ عیسےٰ ابن مریم علیہما السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

marfat.com

انبیار کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حُلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی تصویر بالکل اُن کے حُلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں اُنہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانۂ آدم علیہ السلام میں مغربِ شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغربِ شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وُہ چاہتا ہے کردے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وُہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۱تا۱۲)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ نضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت نضلہ بن معاویہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے نضلہ! تُو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب اُنہوں نے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا تو آواز آئی اے نضلہ! تُو نے زبان سے کلمۂ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ کہا تو آواز آئی ھُوَ الَّذِیْ بَشَّرَنِیْ بِہٖ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ وَعَلٰی رَاْسِ اُمَّتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہا تو آواز

marfat.com

آئی طُوبیٰ لِمَن مَشٰی اِلَیہَا وَاَطَابَ اِلَیہَا۔ جب حَیَّ عَلَی الفَلَاح کہا تو آو
آئی قَد اَفلَحَ مَن اَجَابَ جب اَللّٰہُ اَکبَرُ کہا تو آواز آئی اے نضلہ! تو نے کا
اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فر
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنوا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم ب
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی اُمت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت
ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سر نکلا۔ جس پر سف
بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثملی۔ بندہ نیکوکار حضرت عیسےٰ بن مریم صلو
اللہ علیہما کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زند
کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اُتریں۔ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیو
کے بہتان و افترا سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے
کہیے کہ اے عمر فاروق سدد وقارب فقد دنا الامر اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کیں اور
غائب ہو گیا۔ حضرت نضلہ رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت
سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ
مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جائیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا
سلام کہنا۔ کیونکہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے
وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت گزیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان
کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد النبوۃ فارسی ص۱۰۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ
شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

marfat.com

کے بارے سوالات کیے۔ ایوعینس گرجا کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تحائف لے کر آتے اور وہ اُن کے لیے دُعائیں کرتا۔ میں نے اُس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور اہتمام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ۔ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ اَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسٰے علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہو گا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ اَمَرَنَا عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهٖ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسٰے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَهُوَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اسم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهٗ اَصْحَابُهٗ يَفْدُوْنَهٗ بِاَنْفُسِهِمْ يُهَاجِرُ اِلٰى اَرْضٍ ذَاتِ سِبَاخٍ وَنَخْلٍ يَدِيْنُ بِدِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ سے اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے! اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک کے ہوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اور صفات بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخُصُّ بِمَا لَا يَخُصُّ بِهِ الْاَنْبِيَاءَ قَبْلَهٗ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ وَبُعِثَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا اَيْنَمَا اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ تَيَمَّمَ وَيُصَلِّيْ وَمَنْ كَانَ قَبْلَهٗ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يُصَلُّوْنَ اِلَّا فِي الْكَنَائِسِ وَالْبِيَعِ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو سجدہ گاہ اور پاک بنا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تیمم کریں اور نماز پڑھ لیں۔ اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز نہ

marfat.com

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب الوفا ابن جوزی ص۹۶ ج ۱، شواہد النبوۃ ص۴۳)

شاہ حبش اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

علامہ عبدالرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرما
ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت
قائم ہو گئی تو عبدالمطلب وہب بن عبدمناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک باد دینے
کے لیے یمن میں صنعا رگئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک
بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح
اور بلیغ انداز میں دُعا، ثنا اور مُبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون
ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس
بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور اُنہیں دارالضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی
شایانِ شان دو کمرے مختص کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ اُنہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس
جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پُوچھنے کی سُوجھی۔ ایک آدمی کو عبدالمطلب
رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکہ اُنہیں بُلا لائے۔ وُہ گئے تو اُس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے
بٹھایا اور کہا اے عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر
تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے
میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیئے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے
کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب مکنون اور علم
مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت
ہے اور وُہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا
ہے۔ جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور
دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور ہمیں اس کا مددگار اور
معاون بنائے گا۔ وُہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دُشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔
اس کے بعد وُہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا اچھی چیزیں

marfat.com

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب سے آتشِ کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقہور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمان قولِ فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نہی عن المنکر کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دعا و ثنا کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابنِ ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سُنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی لڑکی سے نکاح کیا اُن سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابنِ ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُن کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھیے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مکر و فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں اُن پر سیادت و سرداری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا اُن کے نیچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ اُن کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سوار یا پیادہ یثرب جاتا اور اُسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معاونت و نصرت پر کمربستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتبِ ناطقہ میں پڑھا ہے۔ کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے اعوان و انصار اُٹھیں گے۔ اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ اُن پر مصائب کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آگاہ کرتا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تقصیر نہ ہو گی یعنی تم اپنے فرائض سے اچھی طرح عہدہ برآ ہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس دس کنیزیں۔ دو دو چادریں۔ سو سو اُونٹ

marfat.com

اور پانچ پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ ان کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی ص۳)

امیہ بن الصلت کا واقعہ

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن الصلت مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا۔ کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہوگا۔ اور مجھے یقین تھا۔ کہ وہ میں ہوں گا۔ جونہی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے اور ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبان زد خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے ملک یمن میں جایا کرتا تھا میں امیہ بن ابی الصلت کے پاس جا کر از راہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو۔ میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ یہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا۔ لیکن اب نظر یہ آتا ہے۔ کہ میں بنی عبد مناف کے ایک لڑکے کی متابعت کروں گا۔ اور اے ابوسفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بکری کی طرح رسی ڈال کر اس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی الصلت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتدا میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

marfat.com

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۂ طٰہٰ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ اُن سے صورتِ حال بیان کی۔ اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے کیسے دیکھ کر پہچان سکتے ہو؟ اس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمیّہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمیّہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسولِ خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۰۳)

حضرت جارود بن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور پوری نے خصائص الکبریٰ کے حوالہ سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ یمن کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جارود بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ آئے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ وَجَدْتُ وَصْفَکَ فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَقَدْ بَشَّرَ بِکَ ابْنُ الْبَتُوْلِ۔

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل میں دیکھا ہے۔ اور بتول مریم کے فرزند (عیسےٰ) نے آپ کی بشارت دی ہے۔

(رحمۃ للعالمین ص۱۰۳ ج ۲)

نہ جارود بن عبداللہ کا مفصل واقعہ مواہب اللدنیہ اور مدارج النبوت میں ہے۔

marfat.com

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پُرنور نُورٌ علےٰ نورٍ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ مجھے کمبل پہناؤ پھر آپ نے غارِ حرا والا تمام واقعہ سُنایا۔ تو حضرت خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے چچازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: یَا ابْنَ عَمِّ اِسْمَعْ مِنَ ابْنِ اَخِیْكَ۔ اے میرے چچازاد بھائی اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سُن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا یَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَریٰ اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے تمام واقعہ سُنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا ھٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰہُ عَلٰی مُوْسٰی یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ

لہ عبدالرحمٰن سہیلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے بھی مشہور تھیں۔
(روض الانف ص۱۲۳)

لہ ورقہ بن نوفل حضرت خدیجۃ الکبرےٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچازاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔
حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی۔
حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعُزّیٰ بن قُصی۔
ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعُزّیٰ بن قُصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفی عنہٗ)

marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ وَاِنْ یُّدْرِکْنِیْ یَوْمُکَ اَنْصُرْکَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا۔ اور اگر آپ کے اس زمانہ نبوت کرنے تک میں نے پایا۔ تو میں کمربستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف)

ناظرین کرام! حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں جو یہ عرض کیا: ھٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ نَزَّلَ اللّٰہُ عَلٰی مُوْسٰی۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو اہلِ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے موحد ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ موحد تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی موحد ہی رہے نصرانیت کی حالت میں توریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت المصطفیٰ صفحہ ۲۳۰ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ جبی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور سب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری لڑکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

ل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عیسےٰ بن مریم علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کا زمانہ تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسےٰ کے کسی حواری اور وصی کا زمانہ پایا ہے۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ جس قدر اقوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پائے جاتے ہیں سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر ڈھائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (فقیر قادری)

marfat.com

مجھ کو آتشکدہ کا محافظ او نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیج اور یہ تاکید کی کہ دیر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سُن دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغو ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار کرکے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا باپ نے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین یعنی نصرانیت میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین یعنی آتش پرستی بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِىْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ (۱۹/۲ ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریقہ ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہلا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقعہ پاکر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کا دین سیکھنا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ اجازت دیں تو آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سیکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حریص لالچی اور طامع تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ دے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقراء اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرفیوں کے سات

marfat.com

مٹکے جمع کر لیے تھے۔ جب وُہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجہیز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرفیوں کے جمع کیے ہوئے سات مٹکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خُدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سُولی پر لٹکا کر سنگسار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بٹھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسند نشین عالم سے بڑھ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے حد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وُہ قریب المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصل میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبین میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہر عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وُہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو اُنہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں البتہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ وُہ نبی دینِ ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک نخلستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وُہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ ہدیہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن کو دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دوران میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا مل گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے چلو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضا مندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادی قریٰ میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کی کہ مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کھجور کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وُہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

marfat.com

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آ
جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہ
ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ
کو بارہا بے رغبتی کے ساتھ دراہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصلی قیمت کو کسی نے نہ
میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا ر
کہ اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی ا
خدمت کی وجہ سے مطلقاً علم نہ ہوا۔ جب نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شر
تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر
تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا
چچازاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد
ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللّٰہِ اِنْ ھُوَ اِلَّا اَخَذَتْنِی الْعُرَوَآءُ — خدا کی قسم یہ سنا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گی
حَتّٰی ظَنَنْتُ اِنِّیْ سَاَسْقُطُ عَلٰی صَاحِبِیْ۔ — اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئ
میں درخت سے اُترا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھے
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہِ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

marfat.com

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دِل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضرِ خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دِل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے۔ اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشیئے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کِھلایا۔ تو میں نے دِل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آ گیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اُٹھ کر پیچھے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہرِ نبوت دیکھوں۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پُشت مبارک سے چادر کو اُٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مُہرِ نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ سے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیبِ کردگار محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے بھی صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابنِ سعد ص۵۳ تا ۵۵ ج ۴، تاریخ ابنِ ہشام ص۲۷ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص۶۰-۶۱)

انجیل میں شہادت قاضی سلیمان منصور پوری ہی ابنِ سعد کی تصنیف لطیف طبقات الکبرےٰ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولیٰ عثیمہ کہتے ہیں کہ اہل مریس کے بندہ ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وُہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

(رحمۃ للعالمین ص۴۰۹ ج ۲)

marfat.com

امام جلال الدین السیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص الکبریٰ ص۲۰ ج ۱، کتاب الوفا ص۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی آمد

عیسائیوں میں سے ایک شخص مکہ مکرمہ میں آیا۔ فَاَتیٰ عَلٰی نِسْوَۃٍ قَدِ اجْتَمَعْنَ فِی یَوْمِ عِیْدٍ مِنْ اَعْیَادِھِمْ چند عورتیں ایک مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کاج کی وجہ سے وہاں پر نہ تھے۔ پس اس عیسائی شخص نے کہا یَا نِسَاءَ قُرَیْشٍ اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْکُمْ نَبِیٌّ یُقَالُ لَہٗ اَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لانے والے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص۶۱ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۰)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور اُن اُردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ انجیل برناباس کا حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

marfat.com

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسےٰ علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیا ءالک ہر دوسرا شافع روزِ جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے متعلق سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

نبیوں کا سرتاج

THEN ascended Jesus to the place whence the saribes were wont to speak. And having beckoned with the hand for silence, he opened his mouth saying. Blassed be the holy name of God, who of his godness and mercy willed to create his creatures that they might glorify him. Blessed be the holy name of God. WHO created the splendour of all the saints and prophets before all things to send him for the salvation of the world as he spake by his servant David saying. Before Lucifer in the brightness of the saints I created thee. Blessed be the holy name of GOD, who created the angels that they might serve him.

"تب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا۔ جہاں سے فقیہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا اشارہ کرکے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا" مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق پیدا کرنے کی مشیئت کی۔ تاکہ وہ اس کی تمجید کریں۔

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سرتاج یعنی خدا کے آخری رسول کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا۔ تا اُسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے بندے

marfat.com

داؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارۂ صبح سے پہلے قدوسوں کی تابانی میں میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا
پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تا کہ وہ اُس کی خدمت کریں۔" (انجیل برناباس ص۱۰ باب ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thouhast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

"جب آدم اُٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا
ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا!
میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا
کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔" (انجیل برناباس ص۴۶ باب ۳۹)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسمِ محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

marfat.com

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چومے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔

(انجیل برناباس ص۳۹ باب ۳۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوعِ انسانی سے دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برناباس ص۴۹ باب ۴۱)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

marfat.com

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou cone quickly and draw us out of misery.

خُدانے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے اُنہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا اس پر آدم نے گھوم کر پھاٹک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اُس کا رسول ہے۔ اس پر اُس نے رو کر کہا خُدا کی مرضی ہو اے میرے بیٹے کہ تو جلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔

(انجیل برنا باس فصل ۲۹ باب ۴۲)

شانِ مصطفوی اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messanger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latchets of the shoes of the messanger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو۔ جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ اُنہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

marfat.com

نبی تو تُو نے عقیدے یوں سمجھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کراتا ہے؟

یسوع نے جواب دیا جو معجزے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وُہ کہلواتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہو گی۔ (انجیل برنا باس صفحہ ۴۹، ۵۰ باب ۴۲)

باعثِ تخلیقِ کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant **ADAM.** I tell thee that thou art the first man whom I have created. **AND** he whom thou hast seen (mentioned) is thy son, who shall come into the world many years hence, and shall be my messanger, for whom I have created all things, who shall give light to the world when he shall come, whose soul was set in celestial splendour sixty thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے۔ جسے میں نے پیدا کیا۔ اور وُہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دُنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا۔ اور میرا رسول ہو گا۔ جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دُنیا کو نور بخشے گا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔ (انجیل برنا باس صفحہ ۴۶ باب ۳۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

marfat.com

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idolatry, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying, BEHOLD, as thy seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

جو میں تم سے کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ لہٰذا ان کے پیغام کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے ان لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے پر خدا کا رسول جب تشریف لائے گا تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اس کا دین قبول کریں گی نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی کو مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ شیطان کو مبہوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یوں وعدہ کیا تھا کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اے ابراہام تو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنباس فصل ۴۳ باب ۴۳)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ۔

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

marfat.com

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خُدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشے گا۔ کیونکہ وُہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی رُوح سے۔ عقل اور طاقت کی رُوح سے خوف اور محبت کی رُوح سے۔ دانائی اور اعتدال کی رُوح سے۔ وُہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی رُوح سے انصاف اور تقوےٰ کی رُوح سے۔ شرافت اور صبر کی رُوح سے جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مُبارک ہے وُہ وقت جب وُہ دُنیا میں آئے گا۔ یقین جانو۔ میں نے اُسے دیکھا ہے۔ اور اُس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہر نبی نے اُسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اُسی کی رُوح سے خُدا نے اُنہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری رُوح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اے محمد۔ خُدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وُہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جُوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدُوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسُوع نے خُدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برناباس صدہ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبُوبی

قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسٰے علیہ السّلام نے فرمایا کہ :-

When these sings be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دُنیا پر چالیسؔ سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہوگا جو اَبد تک محمُودؔ اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خُدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا جو پھر سورج کی طرح مگر ہزار سُورجوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وُہ بیٹھ جائے گا۔ مگر بات نہ کرے گا۔ کیونکہ وُہ گویا بے خُود سا ہو گا۔ پھر خُدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خُدا کے رسُول کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پاکر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خُدا تمام فرشتوں کو جلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد بھالوں یا شہد کی مکھیوں کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آ کر چُومیں گے۔ اور اپنے تیئں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔ پھر خدا تمام برگزیدوں کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اے محمدؐ! ہمارا خیال رکھیو ان کی پکاروں پر

marfat.com

خُدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص۶۴-۶۵، باب ۵۴)

مقامِ محمود مقامِ محمود پر پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فائز ہونے کے متعلق سیدنا عیسےٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne, GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a friend, unto a friend when for a long while they have not met. THE first to speak shall be the messenger of GOD, who shall say. I adore and love thee. O my GOD and with all my heart and soul I give thee thanks for that thou didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest all for love of me, so that I might love thee for all things and in all things and above all things.

"اور جب وُہ (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) تخت کے قریب پہنچے گا۔ تو خدا اپنے رسول سے (اپنا ذہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے۔ جب وُہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں پہل خدا کا رسول کرے گا۔ جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا۔ اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تُو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور میری محبت میں سب کچھ بنایا تا کہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص۶۶ باب ۵۵)

شفاعتِ کبریٰ شفاعتِ کبریٰ کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح درج ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say. Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger of GOD shall answer. O LORD I remember that when thou didst create me, thou saidst that thou hadst widled to

marfat.com

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

"اور خدا اپنے رسول سے کلام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے سو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جواب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تمجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل برنباس باب ۵۵)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them, O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM, ABRAHAM, ISHMAE, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say.

marfat.com

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confeseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD. And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے ہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اے میرے دوست محمد اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور اُنہیں بلا۔ اے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابرہام۔ اسماعیل۔ موسےٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلائے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

marfat.com

وہ حاضر ہو جائیں گے تو خدا ان سے کہے گا۔ میرا رسول میں بات کا جو وہ کرتا ہے وہ نہیں
ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اے خداوند۔ تو خدا فرمائے گا میں نے اس کی خاطر سب
چیزیں بنائیں تھیں۔ سب چیزیں کہیں گے واسطے تیری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب
دے گا خداوند ہمارے پاس یقین کرو ہم سے بہتر ہیں اور خدا جواب دے گا یہ یقین کرو کہ ان میں بہتر
موسیٰ نے کہے گا۔ پہلی وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا دوسری وہ کتاب ہے جو
تو نے مجھے دی اور جو تم سے مخاطب ہے کہے گا۔ اے خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے
تیرا بیٹا اور تیرا ساجھی کہا۔ جو کتاب تو نے مجھے دی اس نے سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں اور
تیرا رسول ہوں۔ یہ کتاب اس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول کہا جو کہے گا
خداوند جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ ان کی کتاب ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا
اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر
مخلوق خدا کی تسبیح کرے گا۔ کہے گی اے خدا جلال اور عزت ہو کیونکہ تو نے ہمارے تئیں اپنے
رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناباس فصل ۵۵)

انبیا کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the fore head of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall than sound the trumpet, and shall call satan to judgement

marfat.com

خُدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وُہ کتاب کھوے گا اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور نبیوں اور سب برگزیدوں کو بلائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خُدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان لکھی ہوگی۔

تب خُدا کے داہنے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اُس کے بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکوکار بیٹھیں گے اور تب فرشتہ نرسنگا بجا کر ابلیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برنا باس ص۶۷-۶۸ باب ۵۵-۵۶)

جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو

سیدنا عیسٰے علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ:

JESUS answered. LET not your heart be trubled, neither be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD our creator who hath created you will protect you. AS for me, I am now come to the world to prepare the way for the messenger of GOD, who shall bring salvation to the world. But beware that ye be not deceived, for many false Prophets shall come, who shall take my words and contaminate my gospel.

"تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خُدا ہمارا خالق جس نے تمہیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دُنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں۔ جو دُنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔ جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برنا باس ص۵۴ باب ۷۲)

بادل کا سایہ کرنا

سیدنا عیسٰے علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارت سنائی اور جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسٰے علیہ السلام کے ایک حواری اندریاس نے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

marfat.com

کا ذکر یوں ہے کہ:

THEN said andrew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it regoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

"تب اندریاس نے کہا اے استاد! ہمیں کوئی نشانی بتا کہ ہم اسے جان لیں۔ یسوع نے جواب دیا: وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا بلکہ تم سے چند سال بعد آئے گا، جب میری انجیل کالعدم کر دی جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تیس ایمان دار رہ جائیں گے۔ اس وقت خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا جس کے سر پر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جانا جائے گا۔ اور خدا اسی کے ذریعے دنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دینوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور بت پرستی کو زمین سے مٹا دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے کیونکہ اسی کے ذریعے ہمارے خدا کی معرفت اور تمجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔" (انجیل برنباس فصل باب ۷۲)

چاند کا کلام کرنا

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا ذکر بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکار عیسیٰ علیہ السلام علامات مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ:

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

marfat.com

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کے بچپن میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلایا کرے گا۔ اور جب وُہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔

(انجیل برناباس ص۸۵ باب ۷۲)

مُبارک بادی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one anothor for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وُہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتتا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دُوسرے کو مُبارک کہیں گے۔ سو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دُوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے۔ تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خُدا کا رسول آگیا ہو گا۔ (انجیل برناباس ص۸۵ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

انجیل برناباس میں حضرت عیسٰے علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے۔ جس میں کاہن حضرت عیسٰے علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ؛

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH, who shall come to announce

marfat.com

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, we efore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, where upon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation

marfat.com

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHLY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسےٰ کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا۔ جو ہمیں بتانے آئے گا۔ کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دُنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا۔ سو میں منت کرتا ہوں۔ ہمیں سچ بتا کیا تو ہی خدا کا وُہ مسیح ہے۔ جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خُدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وُہ نہیں ہُوں کیونکہ وُہ مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے کہ تو خُدا کا نبی اور قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں۔ کہ خدا سے محبت کی خاطر ہمیں بتا کہ مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خُدائے زندہ کی قسم جس کے حضور میری رُوح قائم ہے۔ میں وُہ مسیح نہیں ہوں جس کا انتظار دُنیا کی تمام قوموں کو ہے۔ جیسا کہ خُدا نے ہمارے باپ ابرہام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خُدا مجھے دُنیا سے اُٹھائے گا۔ تو ابلیس ناپرہیزگاروں کو یہ یقین دِلا کر کہ میں خُدا اور خُدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اُٹھائے گا۔ جس سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ بمشکل تیس ایک صاحبِ ایمان رہ جائیں گے۔ جس پر خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے لیے اُس نے سب چیزیں بنائی ہیں۔ جو دکھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور بتوں کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔ جو ابلیس سے وُہ غلبہ چھین لے گا۔ جو اُسے انسانوں پر ہے۔ وُہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے لائے گا۔ جو اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وُہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ گو میں اُس کے موزے کھولنے کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل برنباس صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳ باب ۹۶، ۹۷)

marfat.com

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسےٰ علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ :

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall takee hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

"تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی اُمید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین پھیل کر تمام دُنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خُدا نے ہمارے باپ ابرہام سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وُہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناشکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

(انجیل برناباس ص ۱۱۳،۱۱۲ باب ۹۷)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude o f creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose aball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send the into the world I shall sbend thee as my messenger of salvation, and thy word shall bə true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!'

تب کاہن نے کہا۔ وُہ مسیح کیا کہلاتے جاتے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے کیونکہ خود خُدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی رُوح پیدا کی۔ اور اُسے ملکوتی شان میں رکھا۔ خُدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مُبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کوسے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسول نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔ پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔

(انجیل برنا باس ص۱۱۳ باب ۹۷)

marfat.com

دینِ محمدی کا فائدہ

حضرت عیسٰے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وُہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برناباس ص۱۶۱ باب ۱۳۸)

میرا رسول چاند ہے

حضرت عیسٰے علیہ السلام اپنے شاگردِ رشید برناباس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سُناتے ہیں کہ :

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں۔ جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برناباس ص۲۰۱، ۲۰۲ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات! انجیل برناباس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔ جن میں سیدنا داوٗد علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

marfat.com

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک بنی آخر الزماں، شاہِ مرسلاں محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی درج ہیں۔

"میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے۔ تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے حمائل کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ امتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابدالاباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسروں سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے۔ ہاتھی دانت کے محلوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ اوفیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ دادا کے جانشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام روئے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل در نسل قائم رکھوں گا۔ اس لیے امتیں ابدالاباد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵)

قارئین کرام:۔ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

marfat.com

ہونا۔ (۴) فصیح ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدانِ سپاہ کا شہسوار ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپکے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا زیں اور سردار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد دلانا۔ (۱۴) ابدالاباد اور ہمیشہ ان کا ذکرِ خیر جاری وساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرورِ دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنار کی واحد ذاتِ بابرکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حُسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری !
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری !

اعلیٰحضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضاخان بریلوی علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ بیکس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی

امام اجل جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

یَادَاوٗدُ اِنَّہٗ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِکَ نَبِیٌّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ صَادِقًا نَبِیًّا۔

اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرماؤں گا۔ اس کی اُمت اُمتِ مرحومہ ہے۔ ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیتے تھے۔ اور

marfat.com

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کو حکم فرمایا۔

یَا دَاوٗدُ اِنِّیْ فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَّ اُمَّتَہٗ عَلَی الْاُمَمِ کُلِّهِمْ۔ (خصائص الکبریٰ صـ۳۷ ج ۱) حجۃ اللہ صـ۱۳۲)

اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْ مُقِیْمَ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْرَتِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت وسنت توریت کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسولِ کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کوئی نہیں ہوا۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوۃ فارسی صـ۹)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یَا دَاوٗدُ اسْمَعْ مَا اَقُوْلُ وَمُرْ سُلَیْمَانَ فَلْیَقُلْهُ لِلنَّاسِ مِنْ بَعْدِكَ اِنَّ الْاَرْضَ لِیْ اُوْرِثُهَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اُمَّتَهٗ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سُن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُس کی امت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صـ۱۳۲، خصائص الکبریٰ صـ۳۷ ج ۱)

علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ اَظْهَرَ

marfat.com

مِنْ صَيْفُوْنٍ اَكْلِيْلاً مَحْمُوْدًا۔ صیفون (عرب) سے اکلیل (نبوت) محمود ًا (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۰۴)

حضرت داوٗد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک ظاہر ہوتا ہے۔ جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ نور سے منوّر اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور در و دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اے پروردگار یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا:۔ لِاَجْلِهٖ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَاٰدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ اُنہیں کے لیے میں نے دُنیا و آخرت آدم و حوا جنت اور دوزخ کو پیدا فرمایا ہے۔ (معارج النبوت صفحہ ۱۳ رکن دوم)

ناظرینِ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبیِّ اکرم، شفیعِ معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحائف میں جو رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکرِ خیر موجود ہے۔ وُہ پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیئے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منوّر فرمائیے۔

ابوالحسن قابسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخرِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو جس فضیلتِ عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ بعض مفسّرین کا قول ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاتے تو ان پر ایمان لانا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائلِ مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیبِ پروردگار کے خطبے پڑھتے رہیں گے۔

(جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صفحہ ۱۱ ج ۱)

marfat.com

انبیاء کرام علیہم السّلام کا ذکرِ مصطفےٰ کرنا

شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی توریت انجیل اور زبور میں سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبیؑ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی

عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام ’رسولوں کے اعمال ہے‘ میں درج ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسےٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے۔ جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں۔ جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دُنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسےٰ نے کہا کہ خداوندِ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وُہ تم سے کہے اُس کی سُننا اور یُوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سُنے گا وُہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب ۳ آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت آدم علیہ السلام

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ بَیْنَ کَتِفَیْ آدَمَ مَکْتُوْبٌ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلمِ قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ص ۹ ج ا کتاب الوفا ص ۳ ج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں مکہ کا خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وُہ میری عنایت وحمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

marfat.com

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں سے لبیک پکارتے، تکبیر بلند آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس خانۂ کعبہ کی زیارت کو آتے گا۔ اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہو گا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا مہمان ہو گا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تکریم کروں گا۔ اور محروم نہ چھوڑوں گا۔ اور اس خانۂ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کردوں گا جسے ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حُرمت و حل اس کی میراث میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الحرام اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔ اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلۂ نبوت کو ختم کرنے والے ہوں گے اور اُسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظموں، متولیوں اور حاجیوں میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور نذروں کو پُورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی صـ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکرِ خاتم الانبیاء

ابن مسعود عامر شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّہٗ کَائِنٌ مِّنْ وَلَدِکَ شُعُوْبٌ حَتّٰی یَاْتِیَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ

بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی اُمّی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوت، خصائص الکبریٰ صـ ۲۴ ج ۱) حجۃ اللہ صـ ۱۱۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

marfat.com

نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر ہجرت کی تو جب مکہ مکرمہ کی سرزمین پر پہنچے تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی اَنْزِلْ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اُترو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ حَیْثُ لَا زَرْعَ وَلَا ضَرْعَ یہاں تو کھیت بھی نہیں اور دُودھ بھی نہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ھُھُنَا یَخْرُجُ النَّبِیُّ الَّذِیْ مِنْ ذُرِّیَّۃِ اِبْنِکَ الَّذِیْ تَتِمُّ بِہِ الْکَلِمَۃُ الْعُلْیَا۔ یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مبعوث ہوں گے۔ جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دینِ اسلام) مکمل ہوگا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۱۶)

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ

محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:۔

اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی یَعْقُوْبَ اِنِّیْ اُبْعِثُ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ مُلُوْکًا وَ اَنْبِیَاءَ حَتّٰی اُبْعِثَ النَّبِیَّ الْحَرَمِیَّ الَّذِیْ تَبْنِیْ اُمَّتُہٗ ھَیْکَلَ بَیْتَ الْمَقْدِسِ وَھُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ (خصائص الکبریٰ ص۲۵ ج ۱)

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیا بھیجتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وُہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

محدّث ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

مَنْ لَقِیَنِیْ وَھُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُہُ النَّارَ۔

جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ وُہ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انکار کرنے والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کردوں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے ربِ کریم مَنْ اَحْمَدُ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ عَلَیَّ مِنْہُ کَتَبْتُ

marfat.com

اِسْمَهٗ مَعَ اِسْمِیْ فِی الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ حَتّٰی یَدْخُلَهَا هُوَ وَاُمَّتُهٗ.
اُس سے زیادہ میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرش معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں داخلہ حرام دیا ہے۔ جب تک کہ وُہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہولے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ اُمَّتُهٗ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وُہ چلتے پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۶ خصائص الکبریٰ ص۲۳ ج ۱)

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رَاَیْتُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَخْبَرَ مُوْسٰی عَنْ وَقْتِ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَمُوْسٰی اَخْبَرَ قَوْمَهٗ اَنَّ الْکَوْکَبَ الْمَعْرُوْفَ عِنْدَکُمْ اِسْمُهٗ کَذَا اِذَا تَحَرَّكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهٖ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوْجِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَارَ ذَالِكَ مِمَّا یَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.
میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دُنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکم اطہر سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ فرما دیا کہ بلاشبہ وُہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلاں ہے جب یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وُہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔
اَنْ صَدِّقْ بِمُحَمَّدٍ وَمُرْ اُمَّتَكَ
کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

marfat.com

مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْهُمْ اَنْ يُؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْ لَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ ۔

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمّت کو حکم فرما دو کہ ان میں سے جو کوئی ان کو پائے وُہ اُن پر ایمان لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نہ ہوتے تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنّت اور دوزخ کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا فرمایا تو وُہ متحرک ہوا پس عرشِ معلیٰ پر میں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہوگیا۔

(کتاب الوفا لابن جوزی صفحہ ۶ ج ۱، شواہد الحق للنبہانی صفحہ ۱۳۹، خصائص الکبریٰ صفحہ ۱۹ ج ۱)

حضرت محمد بن زبال رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسےٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا عِيْسٰى اِسْمَعْ قَوْلِيْ وَاَطِعْ يَا ابْنَ الطَّاهِرَةِ الْبِكْرِ الْبَتُوْلِ فَاِنِّيْ خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ فَحْلٍ وَجَعَلْتُكَ آيَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَاِيَّايَ فَاعْبُدْ وَعَلَيَّ فَتَوَكَّلْ وَخُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ فَسِّرْ لِاَهْلِ سُوْرِيَا وَبَلِّغْ مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاَخْبِرْهُمْ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ الْبَدِيْعُ الدَّائِمُ وَالَّذِيْ لَا يَزُوْلُ صَدِّقُوْا النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ اَبْعَثُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ ۔

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۲۶، دلائل النبوت

اے عیسےٰ علیہ السلام! میرے فرمان کو سُن اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔ اور اہلِ سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے بتاؤ۔ اور اپنے ہمعصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کرو کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو زوال نہیں اور ان کو یہ بھی خبر دو کہ وُہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

marfat.com

بیہقی ۲۸۱-۲۸۲ ج۱) وسلم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو بتایا کہ سونے کا ایک مینارہ دیکھا ہے جس کو اُوپر ہاتھ کے اُس ہتھیلی کے اوپر سات چراغ تھے اور ہر چراغ کے سات مُنہ تھے۔ ہتھیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے۔ میں نے اس فرشتہ سے پُوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هٰذَا قَوْلُ رَبِّ فِیْ زَرْدِیَا بَالُ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا وَهُوَ یَدْعُوْا بِاسْمِیْ وَاَنَا اَسْتَجِیْبُ لَهٗ لِلتَّضحِ وَالتَّطْهِیْرِ وَاَصْرِفُ عَنِ الْاَرْضِ اَنْبِیَآءَ الزُّوْرِ وَالْاَرْوَاحَ النَّجِسَةَ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۳)

رب تعالیٰ کا زریا بال یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمان ہے۔ اور وُہ میری بارگاہ میں دُعا کرتا ہے۔ اور میں اُس کی دُعا کو اُسے پاک کرنے کے لیے قبول کرتا ہوں۔ اور روئے زمین سے میں جھوٹے نبی اور نجس رُوحیں ختم کردوں گا۔

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَآءَ اللّٰهُ بِالْبَیَانِ مِنْ جِبَالِ فَارَانَ اِمْتَلَأَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ مِنْ تَسْبِیْحِهٖ وَتَسْبِیْحِ اُمَّتِهٖ۔ اللہ تعالیٰ بیان (سرِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمّت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے۔ فَجِبَالُ فَارَانَ هِیَ جِبَالُ مَكَّةَ فاران کے پہاڑ مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۶)

حضرت حزقیال علیہ السلام کی کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِیْ یَظْهَرُ مِنَ الْبَادِیَةِ فَیَكُوْنُ فِیْهِ حَتْفُ الْیَهُوْدِ۔ بے شک وُہ نبی جو بادیہ (عرب) سے ظاہر ہوگا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہوگا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین لعلامۃ النبھانی ص۱۰۲)

marfat.com

حضرت ارمیاء علیہ السلام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ جب حضرت ارمیاء علیہ السلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیاء علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت معد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ فِيْ صُلْبِ هٰذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ اللّٰهُ بِهِ الْاَنْبِيَآءَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ۔

تو نبی ارمیاء علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مت قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہو گی۔ اُس پر اللہ تعالیٰ انبیاء کی آمد ختم کر دے گا۔

پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت معد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت معد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت معد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت معد کی نسل پیدا ہوئی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۸ مطبوعہ مصر)

سلیمان علیہ السلام

کی کتاب غزل الغزلات میں حضور پُر نور نورٌ علیٰ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ اور کوے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دُودھ میں نہا کر لب دریا تمکنت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرجد سے مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا منہ ازبس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ص۴)

ناظرین! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حلیہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان قریباً قریباً اسی طرح مروی ہے۔

marfat.com

اِک ماہ مدن گورا سا بدن نیچی نظریں کل کی خبریں!
دکھلا کے پھبن وُہ سُنا کے سُخن مورا ابھونک گئے سب تن من دھن

واقفِ اسرارِ خفی وجلی، غوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گولڑوی قدس سرہ القوی نے کیا خوب کہا ہے۔

سُبحَانَ اللّٰہِ مَا اَجْمَلَکَ مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ
کِتھے مہر علی کِتھے تیری ثنا گُستاخ اکھیاں کِتھے جا لڑیاں

علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیوۃ الحیوان میں عربی شعر لکھا ہے۔

لَمْ یَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
اَبَدًا وَّ عِلْمِیْ اَنَّہٗ لَا یَخْلُقُ!

میرے اعلحضرت، عظیم البرکت، حضرت فیض درجت فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا
کوئی تجھ سا ہوا نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حسن وادا کی قسم
وُہ خدا نے ہے مرتبہ تجھکو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو مِلا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر وکلام وبقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلحضرت مجددِ دین وملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے فنِ شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وشوکت، عزت وعظمت اور حسن وجمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَمْ یَاْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الکبرٰی میں درج کی ہے اور اس روایت کے راوی حضور پُر نور آقائے یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

marfat.com

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبرٰی صفحہ ۲ ج ۱)

حضرت شعیا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی

امام المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہٗ نے حضرت شعیا علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

اِنِّیْ بَاعِثٌ نَبِیًّا اُمِّیًّا اَفْتَحُ بِهٖ آذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا وَاَعْیُنًا عُمْیًا مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهٗ بِطَيْبَةَ (اِلٰى اَنْ قَالَ) بِكُلِّ جَمِيْلٍ وَاَهَبُ لَهٗ كُلَّ خُلُقٍ كَرِيْمٍ اَجْعَلُ السَّكِيْنَةَ لِبَاسَهٗ وَ اَلْبَسَ شِعَارَهٗ وَالتَّقْوٰى خَمِيْرَهٗ وَالْحِكْمَةَ مَعْقُوْلَهٗ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيْعَتَهٗ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَ الْمَعْرُوْفَ خُلُقَهٗ وَالْعَدْلَ سِيْرَتَهٗ وَالْحَقَّ شَرِيْعَتَهٗ وَالْهُدٰى اِمَامَهٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَهٗ وَاَحْمَدَ اِسْمَهٗ اَهْدِيْ

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرمانے والا ہوں۔ جس کے ذریعے سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ اور جائے ہجرت (مدینہ) طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازوں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خمیر، حکمت کو ان کا بھید اور راز، صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت، اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

ؔ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ بچھتر مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبرٰی صفحہ ۴۴)

سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے مشہور و معروف اخبار "اہل حدیث" میں علامہ سیوطی کو "قدوۃ الانام امام الہمام" کے القاب لکھے ہیں۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ ۱۶ ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

marfat.com

بِهٖ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَ اُعْلِمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ وَ اَرْفَعُ بِهٖ بَعْدَ الْخَمَالَةِ وَ اُسَمِّيْ بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ وَ اُكَثِّرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ وَ اُغْنِيْ بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ وَ اَجْمَعُ بِهٖ بَعْدَ الْفُرْقَةِ وَ اُؤَلِّفُ بِهٖ بَيْنَ قُلُوْبٍ وَ اَهْوَاءٍ مُتَشَتِّتَةٍ وَ اُمَمٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ اَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَ اُمَّةٍ۔

(خصائص الکبرےٰ صـ ۲۳، ۲۴ ج ۱، کتاب الوفا صـ ۶ ج ۱، شواہد النبوت فارسی صـ ۱۳)

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمنامی کے بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور اُنہیں کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عنایت کروں گا۔ اور اُنہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگائیے تیری ہی داستان ہے

حضرت شعیا علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروشلم والوں کو فرمایا اے یروشلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یَاْتِیْکَ الْاٰنَ رَاکِبُ الْحِمَارِ یَعْنِیْ عِیْسٰی وَ یَاْتِیْکَ بَعْدَہٗ رَاکِبُ الْبَعِیْرِ یَعْنِیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا صـ ۶ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار سیدنا عیسےٰ علیہ السلام تھے اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح اُنہوں نے فرمایا' اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اُونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی ضو فشانی میں

marfat.com

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص۴۸)

حضرت حبقوق علیہ السلام

حضرت حبقوق علیہ السلام کے اس بیان کی تورات نے تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوتِ بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمندروں پر تصرف ایسا ہو گا۔ جیسا خشکی پر۔ وُہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا۔ جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہو گا۔ (شواہد النبوت فارسی ص۴۸، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۰۲)

حضرت دانیال علیہ السلام

کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور ساحروں کو بُلا کر خواب اور تعبیرِ خواب دریافت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تا کہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وُہ غصہ میں آ کر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مدت مدید تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور ساحروں کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ اُنہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جا سکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بُلایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تُو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر رؤیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترکِ سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہو گا۔ لہٰذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی معتمد نہیں جس نے خدا کے لیے ایفاءِ عہد کیا ہے۔ اور میرے

marfat.com

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایفاء عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ اُنہوں نے کہا۔ ہاں! تُو نے ایک بُہت بڑا بُت دیکھا ہے۔ جس کی آنکھ سونے کی۔ کمر چاندی کی۔ چوتڑ تانبے کے۔ پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں سُرین کے درمیان بیٹھ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گرا جو اُس کے سر کے درمیان حصے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وُہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح باہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن و انس مل کر علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وُہ بکھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وُہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اُوپر اُٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخاست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر بولا کہ بالکل درُست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتلایئے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بُت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وُہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وُہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تانبے کا اطلاق اہلِ روم پر ہوتا ہے اور لوہے سے مُراد ملکِ فارس ہے۔ اور مٹی سے مُراد وُہ دو عورتیں ہیں جو رُوم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وُہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وُہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص۲۱۴)

اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ؎

ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بُتوں اور جنّوں کی گواہی

سواع نامی بُت کی گواہی

کفار جن بتوں کی پُوجا کرتے تھے۔ اُن بتوں نے بھی نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی چند ایک واقعات پیشِ خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوبِ ربِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دُنیائے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بُت کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھا آؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بُت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

اَلْعَجَبُ کُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوْجِ نَبِیٍّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یُحَرِّمُ الزِّنَاءَ وَالرِّبَاءَ وَ ذَبْحَ الْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ السَّمَآءُ وَرُمِیْنَا بِالشُّهُبِ اَلْعَجَبُ کُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے۔ جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں کے ساتھ شیاطین کو مار اکیا۔ بڑا تعجب ہے۔

اس کے بعد ایک اور بُت سے آواز آئی۔ تُرِکَ الضِّمَادُ وَ کَانَ یُعْبَدُ مَرَّۃً اُخْرِجَ نَبِیٌّ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ وَیَاْمُرُ بِالزَّکٰوۃِ وَ الصِّیَامِ جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بُت سے آواز آئی۔

اِنَّ الَّذِیْ وَرِثَ النُّبُوَّۃَ وَ الْھُدٰی
بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ مِنْ قُرَیْشٍ اَحْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے عیسٰے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

marfat.com

ہیں وُہ قریش سے حضرت احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۰۱)۔
(شواہد النبوت فارسی ص۱۰۱، حجۃ اللہ ص۱۹۴، کتاب الوفا ص۱۵۴ ج ۱)

غسان عامری رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر نیند اور تھکاوٹ کے آثار نظر آرہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے وُہ آپ بتلاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وُہ میں بتاؤں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اسلام پیش کیا۔ وُہ کہنے لگا۔ میرا نام غسان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

یَاعِصَامُ یَاعِصَامُ بَلَغَ الْاَنَامَ جَاءَ الْاِسْلَامُ بَطَلَتِ الْاَصْنَامُ وَحَقَنَتِ الدِّمَاءُ وَصَلَتِ الْاَرْحَامُ وَظَهَرَتِ الْحَنِيْفِيَّةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام اے عصام۔ یہ اعلان کردے کہ اسلام آگیا بُت باطل ہوگئے اور خون محفوظ ہوگیا صلہ رحمی کا دور آگیا حنیفیت اور صراطِ مستقیم واضح ہوگئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی انہی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

یَاطَارِقُ یَاطَارِقُ بُعِثَ النَّبِیُّ الصَّادِقُ
جَآءَ بِوَحْیٍ النَّاطِقِ مِنْ عَزِیْزِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہوچکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر تشریف لائے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سُنی تو تکبیر خداوندی کہنے لگے۔ اس کے بعد غسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ضمن میں مَیں نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سُنائے۔

marfat.com

(شواہد النبوت فارسی ص۱۰۱) (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۹۶)

ضمار نامی بُت کی گواہی عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرسگاہ اُونٹ چرا رہا تھا ناگاہ ایک سفید شتر مُرغ نمودار ہوا۔

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالتُّقٰی۔ کیا تو نے اس ہستی کو نہیں دیکھا جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آگیا اور ایک بُت کے پاس آگیا جسے میں پُوجا کرتا تھا۔ اس کا نام ضماد تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چُوما۔ ناگاہ بُت سے آواز آئی۔ قُلِ الْقَبَائِلَ مِنْ سُلَیْمٍ کُلِّھَا + ھَلَکَ الضِّمَادُ وَفَازَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ

ھَلَکَ الضِّمَادُ وَکَانَ یُعْبَدُ مَرَّۃً قُلِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ الْمُحَمَّدِ

اَنَّ الَّذِیْ جَآءَ بِالنُّبُوَّۃِ وَالْھُدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ قُرَیْشٌ مُھْتَدٌ

سُلَیم کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضماد ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد والے کامیاب ہو گئے۔ ضماد ہلاک ہو گیا۔ اور وُہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبیٔ پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی ہے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈرتا ڈرتا باہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سُنایا۔ اور تین ہزار آدمی لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تُم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب مِل کر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص۱۰۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۹۶، کتاب الوفا ص۱۶۵ ج ۱)

وائل بن حجر کے آنے سے حضور کا اطلاع دینا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبیٔ غیب داں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

marfat.com

اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضر موت سے آ رہا ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وُہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی۔ جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرحبا فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ وَلَدِہٖ وَ وَلَدِ وَلَدِہٖ۔ اے اللہ تعالیٰ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد در اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ وائل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضر موت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی۔ اور میں اپنے مُلک میں باوقار شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وُہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الٰہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَ وَلَدِہٖ وَ وَلَدِ وَلَدِہٖ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیق کا بُت تھا۔ میں دوپہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اِس دیوار کے جس کے ساتھ وُہ بت تھا ایک آواز سنی۔ میں بت کے پاس آیا اور بت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ وائل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں۔ حالانکہ وُہ نہیں جانتا۔ اس تراشے اور اپنے ہاتھ سے بناتے ہوئے بُت سے کیا اُمید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرے۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

marfat.com

میری آواز کو سنتا ہے؟ تو اُس نے جواباً کہا۔

اِذْحَلْ اِلٰی یَثْرُبَ ذَاتِ النَّخَلِ   تَدِیْنُ دِیْنَ الصَّائِمِ الْمُصَلِّ!
مُحَمَّدِ النَّبِیِّ خَیْرِ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ یثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس ہستی کا دین اپناؤ جو نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے ہیں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وُہ بت منہ کے بل گر گیا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بُت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجدِ نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۹۷)

نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے ایک ماہ پہلے ہم ایک بُت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بُت کے پیٹ سے ایک چیخنے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سُننا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ لِنَبِیٍّ بِمَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ مُہَاجِرُہٗ اِلٰی یَثْرُبَ۔ سب کچھ اس نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ مکرمہ میں تشریف لانے والے ہیں۔ ان کا نامِ نامی اسمِ گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ یثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیئے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ہوئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۹۶)

نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی

خویلد الضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بُت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک اُس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَھَبَ اِسْتِرَاقُ الْوَحْیِ وَرُمِیَ بِالشُّھُبِ لِنَبِیٍّ بِمَکَّۃَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ وَمُہَاجِرُہٗ اِلٰی یَثْرُبَ یَأْمُرُ بِالصَّلٰوۃِ وَصِیَامٍ وَالْبِرِّ وَصِلَۃِ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا۔ جنوں پر شہاب

marfat.com

ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا اسم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں ہم اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ خَرَجَ بِمَكَّةَ نَبِیٌّ اِسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ وہ نبی مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے

(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۹۷)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی

حضرت سعید بن عمرو الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سُنی۔ اَلْعَجَبُ كُلَّ الْعَجَبِ خَرَجَ نَبِیٌّ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُحَرِّمُ الزِّنَا وَيُحَرِّمُ الذَّبْحَ لِلْاَصْنَامِ وَحُرِسَتِ السَّمَآءُ وَرُمِيْنَا بِالشُّهُبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے۔ کہ بنی عبد المطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمانی خبریں نہیں لا سکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ ۱۹۸)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم والے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

مِنْ سَاطِعٍ يَجْلُوْ دُجَى الظَّلَامِ ۔۔۔ هٰذَا نَبِیٌّ سَيِّدُ الْاَنَامِ
مِنْ هَاشِمٍ فِیْ ذُرْوَةِ السَّنَامِ ۔۔۔ يَصْدَعُ بِالْحَقِّ وَبِالْاِسْلَامِ
اَعْدَلُ ذِیْ حُكْمٍ مِنَ الْاَحْكَامِ ۔۔۔ مُسْتَعْلِنٌ بِالْبَلَدِ الْحَرَامِ
فَدْ طَهَّرَ النَّاسَ مِنَ الْاٰثَامِ ۔۔۔ جَآءَ بِهَدْمِ الْكُفْرِ بِالْاِسْلَامِ

marfat.com

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہیں۔ جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دُور کر دیا ہے۔ وُہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سردار ہیں۔ وُہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں۔ جو حق اور اسلام کی دعوت دینے میں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلد الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے والے ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وُہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے۔ قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل دیئے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین نبہانی صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھرتھرا کر گر پڑا

امام جلال الدین السیوطی اور امام یوسف النبہانی قدس سرھما الربانی فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ ورقہ بن نوفل۔ زید بن عمرو بن نفیل۔ عبد اللہ جحش۔ عثمان بن حویرث رات کو ایک بُت کے پاس آئے تو اُنہوں نے بُت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر متعجب ہوئے۔ اور اُس بُت کو اُٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وُہ اوندھا گر پڑا۔ عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اوندھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات و التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بُت سے آواز آئی۔

تَرَدّٰی لِمَوْلُوْدٍ اَنَارَتْ بِنُوْرِہٖ	جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
وَخَرَّتِ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَاُرْعِدَتْ	قُلُوْبُ مُلُوْكِ الْاَرْضِ طُرًّا مِنَ الرُّعْبِ
وَنَارُ جَمِیْعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَاَظْلَمَتْ	وَقَدْ بَاتَ شَاہُ الْفُرْسِ فِیْ اَعْظَمِ الْکُرْبِ
وَصُدَّتْ عَنِ الْکُھَّانِ بِالْغَیْبِ جِنُّھَا	فَلَا مُخْبِرٌ مِّنْھُمْ بِحَقٍّ وَلَا کِذْبِ
فَیَاآلَ قُصَیٍّ اِرْجِعُوْا عَنْ ضَلَالِکُمْ	وَھُبُّوْا اِلَی الْاِسْلَامِ وَالْمَنْزِلِ الرَّحْبِ

بُت اُس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب بُت تھرتھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دِل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وُہ

marfat.com

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔ کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رُک گئے ہیں۔ اب اُن کو کوئی سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور اپنی واضح منزل کی طرف آجاؤ۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۲۱ ۱۲۲ جلد اول حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا!
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اصنامِ حرم ٹوٹ گئے

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرھہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا۔ ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب اُس کا انتقال ہوا تو اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سُنی۔

وُلِدَ النَّبِيُّ فَذَلَّتِ الْأَمْلَاكُ
وَنَاىَ الضَّلَالُ وَاَدْبَرَ الْإِشْرَاكُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔ گمراہی و ضلالت دُور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

؏ جتھے بدر منیر دا نور چمکے اوتھے رہندیاں کدوں سیاہیاں نیں

پھر وُہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں۔ کہ زید جو میرے ساتھی تھے۔

marfat.com

اُنہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابو قبیس پر آیا۔ اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے۔ وُہ جبلِ ابو قبیس پر اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے جھانک کر کہا۔ ذَلَّ الشَّیْطَانُ وَبَطَلَتِ الْاَوْثَانُ وَ وُلِدَ الْاَمِیْنُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا۔ بُت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص۱۳۱ ج ا، حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۰)

ع تیری آمد تھی کہ اصنامِ حرم ٹوٹ گئے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے اولاد ملنا: حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قریۂ عمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا بُت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بُت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سُنی۔

یَا مَازِنُ اِسْمَعْ تُسَرَّ ظَهَرَ خَيْرٌ وَبَطَنَ شَرٌّ بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مُضَرَ بِدِيْنِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ فَدَعْ نَحِيْتًا مِنْ حَجَرٍ تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرٍ۔

اے مازن بشارت سُن اور خوش ہو خیر البشر کا ظہور ہونے والا ہے۔ قبیلہ مضر سے ایک نبی ظاہر ہوں گے۔ دینِ حق لے کر آئیں گے یہ پتھر کھدے ہوئے بُت ہیں۔ انہیں چھوڑ تاکہ سقر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز آئی اَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ تَسْمَعْ مَا لَا تَجْهَلْ۔ هٰذَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ جَآءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٍ فَاٰمِنْ بِهٖ كَیْ تَعْدِلْ۔ ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حقہ لے کر نازل ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سُن کر میں نے خیال کیا کہ حجازِ مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دینِ حق کی طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آ کر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ اُن سے حجازِ مقدس کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے۔ جن کا نام نامی

marfat.com

اسمِ گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وُہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دینِ حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آگیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سُنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامانِ سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیبِ کبریا، رازدارِ ربِ العلا نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطَّرَبِ قِرَاۃَ الْقُرْاٰنِ وَبِالْحَرَامِ الْحَلَالَ وَاٰتِهٖ بِالْحَیَاءِ وَهَبْ لَهٗ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۳۴ تا ۳۶ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۴، کتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۱۶ ج ۱، طیب الورد ص ۱۶۱)

نورِ محمدی سے بتوں کی تباہی

تاریخ الخمیس میں ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدِ ماجد سرکار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزیٰ بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بت پکار اُٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دُور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نورِ مبارک کے ہاتھوں ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہو گی۔ (تاریخ الخمیس ص ۱۸۲ ج ۱)

marfat.com

نبی آخر الزماں جلوہ گر ہو گئے

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب ولادت کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقام ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور تکبیر کہی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کیے ہوئے تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب ہبل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارج النبوۃ فارسی ص ج ، شواہد النبوۃ فارسی ص ۲۲)

لات اور عزیٰ کا بشارت دینا

نبی آخر الزماں، سیاح لامکاں، سید مرسلاں جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب ظلمکدۂ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقعۂ نور بنایا تو نَکَسَتِ الْاَصْنَامُ کُلُّهَا وَ اَمَّا اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَاِنَّهُمَا خَرَجَا مِنْ خَزَائِنِهَا وَهُمَا یَقُوْلَانِ وَیْحَ قُرَیْشٍ جَآءَهُمُ الْاَمِیْنُ جَآءَهُمُ الصِّدِّیْقُ ۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے، لات اور عزیٰ اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص الکبریٰ ص۱۱ ج ۱)

قارئینِ کرام :- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنات کا سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلےٰ کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :-

گستاخِ رسول کو قتل کرنا

علامہ رہاوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ولید نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ (تعالیٰ) کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سنکر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور اُنہوں نے بت کو یہ جملے دُہراتے

marfat.com

سُنا۔ جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز اُنہوں نے ایک جلسۂ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بُت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر امام الانبیاء۔ احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنا بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اُٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جانو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان سچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جھوٹے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسولِ برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہٰذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس سچے رسول کی غلامی اختیار کرلو۔ بُت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بُت کو غصے سے زمین پر دے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضورِ پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آرہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑسوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام معین بن العبہر ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مسفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے۔ آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بُت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بکواس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سُنکر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

marfat.com

بُت میں خود داخل ہوکر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمتِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ قصہ سُن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعائے مغفرت

(جامع المعجزات ص۷ مطبوعہ مصر)

جن کی شہادت

خلیفۂ دوم خلیفۂ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بُلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کاہن ہو؟ وُہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفا نہ ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دِن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اُٹھو اور باہوش ہوکر میری چند ضروری باتیں سُن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وُہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں تو آپ نے مجھے وہی اشعار سُنائے جو میں خواب میں سُن چکا تھا۔

(شواہد النبوۃ فارسی ص۲۰۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوۃ بیہقی)

شیطان کے پوتے ھامہ کا بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا

علامہ یوسف نبہانی اور علامہ کمال الدین دمیری علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکۃ مکرمہ کے

marfat.com

پہاڑوں سے باہر حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں موجود تھا کہ اچانک ایک بڈھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا لیے ہوئے ہماری طرف آرہا تھا تو حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آکر سلام کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابلیس کے درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا لڑکا تھا اور میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ جب وُہ آگ میں ڈلے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسےٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِيْ اِنْ لَقِيْتَ مُحَمَّدًا فَاَقْرَءْ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةُ مَا حَاجَتُكَ

اے ہامہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر اور تجھ پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

اِنَّ مُوْسٰى عَلَّمَنِيَ التَّوْرَاةَ وَاِنَّ عِيْسٰى عَلَّمَنِيَ الْاِنْجِيْلَ فَعَلِّمْنِيَ الْقُرْاٰنَ

بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے تورات سکھائی اور عیسےٰ علیہ السلام نے انجیل

marfat.com

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

تو حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنِ پاک کی سُورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۸۳-۱۸۴ حیوۃ الحیوان ص۱۶۷ ج ۱)

مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وُہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اُتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّہٗ قَدْ بُعِثَ بِمَکَّۃَ نَبِیٌّ مَنَعَ الْقَرَارَ وَحَرَّمَ عَلَیْنَا الزِّنَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبیٔ پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۸۳ مطبوعہ مصر)

تمیم داری کو جنّ کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت کی خبر دینا

امام اجل علامہ ابو یوسف نبہانی قدس سرہ الانوار میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے رات گزارنی پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی کرنے والے نے یہ مجھے ندا دی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا خَلْفَہٗ بِالْحَجُوْنِ وَاَسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاہُ وَذَھَبَ کَیْدُ الْجِنِّ وَرُمِیَتْ بِالشُّھُبِ فَانْطَلِقْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَسْلِمْ۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام حجون پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

marfat.com

مکر و فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لو۔

صبح ہوئی تو میں دیرِ ایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے نَجِدُہٗ یَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ اَیْ مَکَّۃَ وَمُھَاجِرُہٗ اَلْحَرَمُ اَیِ الْمَدِیْنَۃُ وَھُوَ خَیْرُ الْاَنْبِیَآءِ فَلَا تَسْبِقْ عَلَیْہِ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف مکۃ المکرمہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینۃ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ ان پر کسی کو فوقیت اور بزرگی نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص۱۸۴)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے ؎

وَالْجِنُّ تَھْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَۃٌ
وَالْحَقُّ یَظْھَرُ مِنْ مَعْنًی وَّمِنْ کَلِمِ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور قرآنِ کریم سے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔

(قصیدہ بردہ شریف)

میلادِ مصطفیٰ پر جنات کی مبارک

علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی آوازیں سنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ جِنُّ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبِ اِلَی الْمَشْرِقِ یُبَشِّرُوْنَ بِوِلَادَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ (عصیدۃ الشہدہ ص۱۱۹) اس وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص۱۱۹)

marfat.com

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومۃ دارین والی جنت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیَّ جَعَلْتُ لَا اَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہتا۔

(خصائص الکبریٰ ص۲۴۵ ج ا، دلائل النبوۃ لابونعیم)

حضرت برّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا۔ تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاءِ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔

فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَخَلْفِهٖ فَلَا يَرٰى اَحَدًا۔

پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الکبریٰ ص۲۴۵ ج ا، جواہر البحار ص اعلام النبوۃ لقاضی الوالحسن ماوردی)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسّلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں

(سیرت حلبیہ ص۳۶۱ ج ا)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔

میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(طبرانی شریف ص۶۲، مشکوٰۃ المصابیح ص۵۲۴، خصائص الکبریٰ ص۲۴۴ ج ا، صحیح مسلم ص، کتاب الوفا ص۱۶۱ ج ا، سیرت حلبیہ ص۵، اشعۃ اللمعات فارسی ص۵۴۲ ج ۴، حجۃ اللہ علی العالمین ص، القول البدیع ص۶۶)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَمَّا اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیَّ جَعَلْتُ لَا اَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہتا۔

(خصائص الکبریٰ ص۲۴۵ ج ۱، دلائل النبوۃ لابونعیم)

حضرت برّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو منصبِ نبوت مرحمت فرمایا۔ تو اس زمانہ میں جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاءِ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔ فَلَا یَمُرُّ بِحَجَرٍ وَّ لَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَکَانَ یَلْتَفِتُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ وَخَلْفِہٖ فَلَا یَرٰی اَحَدًا۔

پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص الکبریٰ ص۲۴۵ ج ۱، جواہر البحار ص اعلام النبوۃ لقاضی ابوالحسن ماوردی)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں (سیرت حلبیہ ص۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنِّیْ لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَکَّۃَ کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْآنَ۔

میں مکہ مکرمہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(طبرانی شریف ص۶۲ مشکوٰۃ المصابیح ص۵۲۴، خصائص الکبریٰ ص۲۴۴ ج ۱، صحیح مسلم ص، کتاب الوفا ص۱۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص۵، اشعۃ اللمعات فارسی ص۵۴۲ ج ۴، حجۃ اللہ علی العالمین ص، القول البدیع ص۶۶)

marfat.com

شیخ المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعضے گویند کہ مراد حجر اسود ست واکثر برآنند کہ آں حجر یست کہ بازار است درکوچہ کہ درآنجا اثر مرفق آنحضرت ست در طریق بیت خدیجہ یزار و یتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متوارث آمدہ از اہلِ مکہ خلفاً عن سلف وآں کوچہ را زُقاق الحجر مے گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابنِ حجر مکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اہلِ مکہ خلفاً سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو زُقاق الحجر کہتے ہیں۔

(اشعۃ اللمعات فارسی صـ۲۴۲ ج ۴، سیرت حلبیہ صـ۲۶۱ ج ۱)

حضرت علی المرتضےٰ، شیرِ خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ[1]

میں نبیٔ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ اور درخت سامنے آتا تو کہتا السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف صـ۵۴۰، ترمذی شریف صـ، دارمی شریف صـ۲۰، کتاب الوفا صـ۱۶۱، خصائص الکبریٰ صـ۲۴۴ ج ۱، دلائل النبوت صـ)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلی بن مُرّہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جارہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نیند فرمائی:۔

---

[1] یہی روایت فخر الوہابیہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اہلحدیث امرتسر صـ۱۷ ۱۱/۱۸ فروری ۱۹۳۹ء میں بھی درج کی ہے۔

marfat.com

فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْاَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا فِيْ اَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۴۲، القول البدیع ص۶۶)

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔ پھر اپنی اصلی جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔ تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجنے کی اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اجازت مرحمت فرمائی۔

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں!
معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابوموسےٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے جب وہ بحیرۃ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو اُنہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب اُنہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان کے پاس آیا

فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ

پس اُس نے رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اُس کو کہا کہ تو نے یہ سب کچھ کیسے

marfat.com

يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَ اِنِ اِلَّا لِنَبِيٍّ وَاِنِّیْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ۔

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف لاتے وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ تو آپ پر بادل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے اُن سے کہا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی فَیْءِ الشَّجَرَۃِ مَالَ عَلَيْهِ۔

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے۔ قریش نے کہا ابوطالب راہب نے قسمیں کھا کر ابوطالب کو کہا کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقاصد الحسنہ ص۶۴ از محدث سخاوی علیہ الرحمۃ، مواہب اللدنیہ، مشکوٰۃ شریف ص۵۴۵، ترمذی شریف ص)

علامہ شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً !
تَمْشِیْ اِلَيْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ !

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ میں ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک اعرابی نے سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَۃِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ اس درخت کو کہو کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

marfat.com

کہ وُہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جُھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اُڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اُس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اعرابی نے عرض کیا اِءْذَنْ لِیْ اَسْجُدُ لَكَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِءْذَنْ لِیْ اَنْ اُقَبِّلَ یَدَیْكَ وَ رِجْلَیْكَ فَاَذِنَ لَہٗ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں آپ کے مُبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چُوموں تو ہادیٔ سُبل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفا شریف صـ ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی للسمرقندی صـ ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین صـ ج ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی صـ ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہِ اقدس میں یمن سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں۔ میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبد اللہ ہوں۔ تو اُنہوں نے عرض کیا اے ابو القاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور اُن کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسولِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دستِ مبارک زمین کی طرف بڑھا کر مٹھی مبارک میں کنکریاں اُٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

marfat.com

فَسُبِّحْنَ فِیْ یَدِہٖ وَقُلْنَ نَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص۱۴۵ ج ۱)

اعلیحضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمہارا ہے سنگ و شجر میں چرچا تمہارا!

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنٰى قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا ہے قَالَ ھٰذِہٖ السَّلَمَۃُ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیکر گواہی دیتا ہے۔

فَدَعَاھَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس درخت کیکر کو بُلایا۔ حالانکہ آپ وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

marfat.com

حَتّٰی قَامَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ فَا سْتَشْھَدَ ھَا ثَلَاثًا فَشَھِدَتْ ثَلَاثًا اَنَّہٗ کَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِھَا۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۴۱ سنن دارمی شریف ص۱۸)

زمین پھاڑتا ہوا حاضرِ خدمت ہوگیا۔ آپ نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

هَلْ رَاَیْتَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ شَیْئًا مِنْ دَلَائِلِ نُبُوَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں

بَیْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِیْ ظِلِّ شَجَرَۃٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذْ تَدَلّٰی عَلَیَّ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِھَا حَتّٰی صَارَ عَلٰی رَأْسِیْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْہِ وَاَقُوْلُ مَا ھٰذَا؟ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ الشَّجَرَۃِ ھٰذَا النَّبِیُّ یَخْرُجُ فِیْ وَقْتِ کَذَا وَکَذَا فَکُنْ اَنْتَ مِنْ اَسْعَدِ النَّاسِ بِہٖ۔

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو اس درخت سے میں نے ایک آواز سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ ان پر ایمان لانے والے سعادت مند لوگوں میں سے ہو جائیں۔

(سیرت حلبیہ ص۳۳۵ ج۱ شواہد النبوۃ فارسی ص۱۴۸-۱۴۹)

حضور پُرنور نورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

marfat.com

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ يَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۵۴۱)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت سے گر کر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا۔ پھر آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ اعجازِ مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سیر کی یہاں تک کہ ہم ایک فراخ وادی میں اُترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ کریں۔ ناگاہ آپ نے اس وادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے نکیل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر مل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس امرِ عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر اُٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آرہے ہیں اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تنے پر قائم ہے۔

(صحیح مسلم شریف۔ مشکوٰۃ شریف ص۵۳۲)

marfat.com

در و دیوار کا آمین کہنا

حضرت ابو اُسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا۔ اے ابو الفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے انہوں نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اُنہوں نے جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ نبیٔ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا۔ بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اور یوں دُعا فرمائی اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپا لینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

(دلائل النبوۃ للبیہقی، ابنِ ماجہ شریف، دلائل النبوۃ لابو نعیم اصبہانی، مواہب اللدنیہ زرقانی شریف)

غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجاء

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ الربانی اور شیخ المحدثین علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے روایت درج فرمائی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔

(مواہب اللدنیہ ص۶۲ ج ۱، مدارج النبوۃ)

marfat.com

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکارِ سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جارہے تھے۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دورانِ سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ فَقَعَدَ فِیْ ظِلِّهَا آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بحیرا نے کہا وَاللّٰهِ نَبِیٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عِیْسٰے اِلَّا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا۔ اُس دِن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزین ہوگئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱)

الحمد للہ رب العالمین! انوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ جلد اوّل اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہِ رب العالمین میں دُعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالکِ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔ نیز دوسرا حصہ بھی جلد پایۂ تکمیل کو پہنچائے۔ آمین ثم آمین

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

marfat.com

عظیم المرتبت محدّث، جلیل القدر شارح

علّامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ

کی معرکۃ الآراء کتاب

مواہبُ اللدنیہ

کا اُردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

ناشر

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ

marfat.com

مولانا محمد ضیاء اللہ قادری کی دیگر تصانیف ___!

فرقہ ناجیہ

اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کہ بہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اس کی محققانہ تشریح کی گئی ہے اور مولانا نے چالیس مستند کتابوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا ہے کہ وہ فرقہ صرف اور صرف اہلِ سنت وجماعت ہے آخر میں اہلِ سنت وجماعت کے عقائد بھی درج کیے ہیں۔

عمدہ کتابت وطباعت ____ قیمت ٢ روپے

سیرتِ غوث الثقلین قدس سرہ

اعلان

مولانا کی تصانیف میں سے کسی کتاب کا حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ ایک صد روپیہ انعام دیا جائیگا۔

ایک سو گیارہ مستند کتب کے حوالہ جات سے حضرت سیدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات، تصرفات، فیوضات، ارشادات، مجاہدات، ریاضات، مشاہدات، کمالات، سیرت، شخصیت، کردار، اساتذہ، تلامذہ، ہمعصر علماء و محققانہ تالیف ہے جس کو علماء کرام اور عوام نے یکساں بہت ہی پسند فرمایا ہے۔ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ کتابت وطباعت عمدہ آفسیٹ۔ قیمت: سات روپے صرف

ہاتھ اور پاؤں چومنے کا ثبوت

اس کتاب میں بزرگانِ دین کے ہاتھ اور پاؤں چومنے کا مدلل ثبوت نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان، محدثین، مفسرین، فقہاء عظام، سلف صالحین علیہم الرحمۃ اور مخالفین سے قریباً ایک سو پچاس مستند کتابوں سے حوالہ جات سے دیا گیا ہے۔ قیمت: ٥٠ء٥ روپے

وہابی مذہب

اس کتاب میں وہابی مذہب کی تاریخ، ان کے مولویوں کی سیرت، کردار، ظلم، تشدد اور اکابرین کے حالات درج کیے ہیں نیز ان کے اللہ تعالیٰ، نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان اور بزرگانِ دین علیہم الرحمۃ کی ذات و صفات کے متعلق عقائد باطلہ اور وہابی مولویوں کی تفسیر قرآن میں تحریفات انہیں کی ٥٠ مستند کتابوں کے حوالہ جات سے درج ہیں قیمت ٤.٠ روپے

قادری کتب خانہ جامع مسجد علامہ عبد الحکیم تحصیل بازار سیالکوٹ

marfat.com